غزل آرای لطف ادا و ادای

۱۳۱۶ھ

بحمد اللہ کہ درین ایام سعادت التیام کلام مطبوع طبائع جدید و کہن مقبول دلہای شاعران
زمن شیرین سخن جناب منشی محمد حسن صاحب الحسن مقیم بمبئی اعظم کمپنی دام فیضہ السامی

دیوان حسن

باہتمام خادم الحفظاء والحکماء سید محمد عبد الرؤف المتخلص بہ طبیب قادری خلف مرحوم و مغفور عالم باعمل
فقیر باخدا اہل اللہ جناب مولوی سید اللہ والہ قادری و نقشبندی ثم چشتی و سہروردی قدس سرہ

در مطبع احمدی بمبئی منشی شیخ علی زیور طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمدِ خدای عالم و نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ ناظرین روشن قیاس وسامع
سخن شناس پر واضح ولایح ہو کہ اس بندۂ حقیر وضعیف وبردۂ زار ونحیف خاکپای مدّاحانِ رسولِ فی والمنن
کمین کمترین محمد حسن المتخلص بہ احسن بن مغفور منشی شیخ احمد صاحب بن مرحوم میر منشی شیخ مح
ابراہیم صاحب مقیم دیپی عرف وادا مقیم کو شوق ثناگوئی نبیِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی
آلہ الکرام واصحابہ العظام چودہ برس کی عمر مین ۱۳۰۰ھ سے دامنگیر ہوا اور رفتہ رفتہ ایک دیوان کلان تح
ہوا مگر مدّت مدید وعرصۂ بعید تک اوسی طرح دھرا رہا اور چونکہ الشعراء تلامیذ الرحمٰن کو بجا سمجھکر فنِ شاع
مین کوئی اوستاد نہین کیا تھا لہٰذا آخرش اوستادِ عصر وقافیہ دانِ دہر افصح الفصحا افضل الشعرا سرآمد مداح
رسولؐ زمان وشاعر معجز بیان صاحب تلامیذ وتصانیف وتالیف مالک گلدستۂ منثور شفاعت مسند نشین
ایوان براعت رفیق صادق راسخ الاعتقاد ومحب واثق الوداد جناب سیّد فقیر محمد صاحب فدا
حسینی وچشتی کو برای اصلاح وانتخاب دکھلایا پس جب جناب موصوف وحضرت معروف نے نگاہ غور
تعمق اور نظر خوض وتحقق سے اصلاح وانتخاب فرمایا اور اگرچہ اس احقر کو اشاعت کلام وتشہیر نام کی ہوس نہین
تھی مگر اکثر دوست آشنا اور خویش واقربا کے تقاضائے قایمی اور ترغیب دایمی سے طوعًا وکرہًا بلکہ مجبورًا اس ایا
فیض التیام وزمانۂ سعادت انجام مین یہ دیوان فرحت نشان چھپوایا ورنہ کلام استادانِ دوران ہوتے ہو
طبع دیوان لہٰذا ایسا تھا گویا آفتاب کے آگے چراغ یا طاؤس کے سامنے زاغ رکھنا اور چونکہ طبایع بنی آدم تین قسم
منقسم مین۔ ذکی۔ اذکی۔ غبی۔ لہٰذا دیوان ہٰذا مین مضامین محبت آئین اور مطالب اشتیاق آگین بھی تین طرح سے
مندرج ہوئے۔ دقیق۔ ادق۔ سہل۔ تاکہ ہر کسی کو اپنی حیثیت کے موافق اور استعداد کے مطابق سمجھ مین آئے او
ہر کوئی اوسکے مطالعہ سے خوش ہو جائے اب مجھے امید واثق اور رجائے صادق ہے کہ اگر بمقتضای طبیعت انسان

بمضمون اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کہین کچھ غلطی یا سہو ہو تو ناظرین مساحمت شعار و سلیمین عفو کاری کی ہمت مردانہ سے عفو ہو۔ رباعی چو بیتی پسند آیدت از ہزار ✤ بمردیکہ دست از تعنت بدار ✤ الا ای خردمند فرخندہ خوی ✤ ہنر مند نشنیدہ ام عیب جوی۔ اور اگر کوئی صاحب مساحمت شعاری و عفو کاری نفرمائین بلکہ فضولی دکھلائین تاہم بندہ کو کچھ ہم غم نہین ✤

قطعہ

قِیْلَ اِنَّ الْاِلٰہَ ذُوْ وَلَدٍ		قِیْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَھَنَا
مَا نَجَا اللهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا		مِنْ لِسَانِ الْوَرَا فَکَیْفَ اَنَا

تمت بالخیر۔ شعر

صد ہزاران درود بے پایان		باد بر مصطفےؐ و بر یاران رضؓ

تقریظ مختصر از مہتمم عفی عنہ

خدا کو ہزار ہزار سجود اور ختم الانبیا کو بعید و بیشمار درود و علی آلہٖ و صحبہ وسلم اما بعد جرعہ کشان جام سخنوری کو مژدۂ بی اندازہ اور زلہ ربایان خوان نظم گستری کو صلاے تازہ ہو کہ اندنون جناب فیض انتساب مظہر مکارم اخلاق مصدر مراحم اشفاق منشی محمد حسن صاحب ابن خلف المرحوم جناب منشی شیخ احمد صاحب مقبہ کا کلام فارسی اردو نعتیہ و مجازیہ باہتمام سے فقیر خادم السادات محمد عبد الرؤف طبیب قادری ابن المغفور جناب مولوی سید اللہ صاحب قادری نقشبندی ثم چشتی و سہروردی نور مرقدہ۔ کی زیور طبع سے آراستہ ہو کر نور افزاے دیدۂ ناظرین و سرور بخش گوش سامعین ہوا۔ کلام نہایت دلچسپ و دلپسند خوش اسلوب لبسا ارجمند ہے کہ ہر بنا میر جسکے نازک خیالی و مضمون آفرینی پر فدا اور ہر اصغر و اوسط و اعلی جسکی ادا بندی و شیرین کلامی پر شیدا۔ کیون نہو کلام طبعزاد و سراپا کمال ہے جسکی تعریف مین زبان ناطقہ لال ہے ؎ خاموشی از ثنای تو حد ثنای اوست۔ کہاں ہین اہل ذوق آئین شہر ہین ارباب شوق دوڑین اور اس تر و تازہ باغ کی سیر سے دیدۂ دل کو منور اور اسکی بھینی بھینی خوشبو سے مشام جان کو معطر کرین اور اس گوہر بے بہا کو اپنی ذہانت و فہم کی کان کا زیور بنائین۔ خدایا اس پاکیزہ کلام کو اسم با مسمی کر۔ اور صاحب کلام اپنی ہمثیل صفات حسنہ کی طرح نیکنام و احسن مشہور رہے آمین ؎ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد بالنبیؐ و آلہ الامجاد

دیوانِ احسن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے جامِ خمِ الست نے ترا مست ایسا بنا دیا
کہ خمار و کیفِ بلا ہی ہین ترے در پہ سر کو جھکا دیا

جو گلیم تو نے کسی کو دی تو کسی کو تاج و لوا دیا
جو فقیر تو نے کیا کسے تو کسی کو شاہ بنا دیا

یہی شمع و گل سے تو ہو عیان کرون اس عیانکا مین کیا بیان
کہ کسی کو تو نے رلا دیا تو کسیکو تو نے ہنسا دیا

ترا شکر مجھسے ہو کیا ادا تو نے مجھپہ لطف و کرم کیا
کہ چھڑا کے فکرِ جہان سے سب مجھے شیدا اپنا بنا دیا

ترے صنع ابرِ کرم سے گل ہوے رنگ و بو مین جدا جدا
ہوئی عقل اہلِ نظر ہوا چمن ایسا تو نے کھلا دیا

جو کسی کو تو نے تقی کیا تو کسیکو تو نے شقی کیا
جو کسی کو تو نے غبی کیا تو کسیکو ذہن رسا دیا

شب و روز احسن کمترین ہے تری ہی یاد و خیال مین
کبھی کوئی ایسی گھڑی نہین کہ خیال تیرا بھلا دیا

خدا کے حمد سے آغاز ہے احسن کے دیوان کا
تصور تھا دمِ تصنیف قولِ شاہِ دوران کا

جہان مین نور پھیلا جس گھڑی اس مہرِ ایمان کا
اندھیرا ہو گیا کافور کفر و شرک بطلان کا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کی ثنا کیا ہو
قیام ان چار رکنون کے سبب ہے قصر ایمان کا

دلِ پر داغ دیکھے گر نبیؐ کے ابر گیسو کو
گمان اوس پر نہ کیون عالم کو ہو طاؤس رقصان کا

نہ چھوڑا طوطیِ خط نے کبھی پیچھا سے یا احمدؐ
مزہ ایسا لگا میٹھا ترے سیبِ زنخدان کا

عناصر ایک ہی اشجارِ انسان کے حکیمون ہین
مگر حضرتؐ کے باعث مرتبہ اعلیٰ ہو انسان کا

گلِ نعتِ نبیؐ اسمین کھلے ہین اس سبب اے دل
طرب افزائے عالم ہی گلستان میرے دیوان کا

میرے دیوان پہ ہی تاریخ روم و شام کا دھوکا
کہ ہے تحریر وصف زلف و رخ محبوب یزدان کا

بجاے اجتماع مورِ خط گردِ لبِ شیرین
ہے لازم گرد شیرینی کے ہونا جمع موران کا

سر دستِ نبیؐ کے تھے سکندر سے سوا طالع
کہ دیکھا بارہا اوس نے وہ چشمہ آبِ حیوان کا
یعنے دہن شریف

کرون جو فخر ای احسن مجھے زیبا و شایان ہو
کیا مدّاح خالق نے مجھے شاہِ رسولانؐ کا

تعالی اللہ مین واصف ہوا شانِ محمدؐ کا
بنا وارث زہے تقدیر حسّانِ محمدؐ کا

نہین کچھ حصر و پایان فیض و احسانِ محمدؐ کا
دو عالم اک ہے پرتو نورِ تابانِ محمدؐ کا

محب ہون مین محب ہون مین محبانِ محمدؐ کا
عدو ہون مین عدو ہون مین عدوّانِ محمدؐ کا

نہین طوبی بھی ہمسر ہو مغیلانِ محمدؐ کا
سوا جنت سے ہے رتبہ بیابانِ محمدؐ کا

الٰہی رحم کر مجھ پر ضعیف و ناتوان ہون مین
اٹھاؤن کس طرح مین بار ہجرانِ محمدؐ کا

در و دیوار روشن ہوتے تھے جس وقت ہنستے تھو
بیان کیا وصف ہوگا نورِ دندانِ محمدؐ کا

یہ ممکن ہے کسی صورت کہ جائے پیچ و تاب اپنا
نہ دیکھین پیچ جب تک زلف پیچانِ محمدؐ کا

سوا وصلِ محمدؐ کے طبیب دونو عالم مین
نہین کوئی مداوا ہے مریضانِ محمدؐ کا

ہمہ ہے عہدِ باران کیون نہو دھوکا مجھے اے دل
تصور رونے مین ہے روئے تابانِ محمدؐ کا

الٰہی فضل سے اپنے مرا جلدی مداوا کر
سہون دن رات کب تک دردِ ہجرانِ محمدؐ کا

شبِ ہجران کی ظلمت کا بہت اندھیر ہو یارب
ادھر بھی کوئی جلوہ روئے تابانِ محمدؐ کا

نہین جائے تعجب ہے کہ جائے رنج و غم میرا — نظر آئے جو پرتو روئے خندان محمد کا
شعاع مہر محشر اک جھڑی برسات کی ہوگی — جو ہوگا سر پہ سایہ ابر دامان محمد کا
پریشان ہجر مین ہون زلف ساکب چار آنکھین ہون — مجھے سلجھائے کس دن شانہ مژگان محمد کا
تن اقدس ہے کعبہ تو غلاف کعبہ کمل ہے — خم محراب کعبہ خم گریبان محمد کا
زمین پر ای فلک پیدا ابھی مہر درخشان ہو — جو سمٹے سایہ دیوار ایوان محمد کا

رہین کیونکر نہ لب پر زمزمے مدحت کے ای احسن
کہ مین ہون بلبل خوش لہجہ بستان محمد کا

تری فرقت سے ہون مضطر یا محمد مصطفیٰ — مجھکو بلوا اپنے در پر یا محمد مصطفیٰ
گر خدا دیتا مجھے پر یا محمد مصطفیٰ — اوڑ کے آتا تیرے در پر یا محمد مصطفیٰ
کون ہے تیرے سوا دنیا و عقبیٰ مین مرا — مونس و غمخوار و یاور یا محمد مصطفیٰ
تیرے محتاجون کو تیری خاک در اکسیر ہے — سنگ در ہے پارۂ زر یا محمد مصطفیٰ
صدمہ فرقت سے تیرے جان بلب ہون وادریغ — لے خبر میری تو آکر یا محمد مصطفیٰ
جن و انسان و ملک ہی کچھ نہین واصف ترے — ہے ترا مداح داور یا محمد مصطفیٰ
باغ عالم مین قد رعنا کے آگے آپ کے — خشک کانٹا ہے صنوبر یا محمد مصطفیٰ
عمر تو ساری میری عصیان شعاری مین کٹی — خاتمہ میرا ہو بہتر یا محمد مصطفیٰ
لاغری سے جامہ تن کا بنا ہون تار مین — یون کیا فرقت نے لاغر یا محمد مصطفیٰ
کبتک ایسا آپ کی فرقت مین کیسے مین رہون — غمزدہ و بیتاب و مضطر یا محمد مصطفیٰ
جب میرے اعمال تولینگے تو پلہ مین تو رکھ — یہ تیری مدحت کا دفتر یا محمد مصطفیٰ
خوبرویان جہان مین کب کوئی ثانی ترا — ہے حسین سب سے تو بڑھکر یا محمد مصطفیٰ
جب میرے اعمال تولینگے تو پلہ مین تو رکھ — یہ تیری مدحت کا دفتر یا محمد مصطفیٰ

احسن گنہگر کی جانب لطف کی رکھیو نظر — بہر داور روز محشر یا محمد مصطفیٰ

ایضاً

کیون نہین عاصی تکین سوئے دہانِ مصطفیٰ
بخششِ عصیان ہی موقوفِ زبانِ مصطفیٰ

اللہ اللہ کیا ہے عالی عزّ و شانِ مصطفیٰ
عرشِ اعلیٰ کبریا کا ہے مکانِ مصطفیٰ

ق
آسمان ہے ایک تنورِ مکانِ مصطفیٰ
اور قرصِ مہرِ رخشندہ ہے نانِ مصطفیٰ

سرزمینِ عالمِ دنیا ہے خوانِ مصطفیٰ
اور سب خلقِ خدا ہے میہمانِ مصطفیٰ

نغمہ سنجان ہین یہی سب بلبلانِ مصطفیٰ
باغِ عالم مین نہ کوئی گل بسانِ مصطفیٰ

سالکِ راہِ خدا ہین رہروانِ مصطفیٰ
واصلِ حق بیگمان ہین واصلانِ مصطفیٰ

گوہرِ شہوار ہین دندانِ تابانِ نبی
فی الحقیقت درجِ گوہر ہے دہانِ مصطفیٰ

کیون نہو رتبہ ہمارا زاہدون سے بھی سوا
حور کے شیدا وہ ہین ہم عاشقانِ مصطفیٰ

واہ کس عزت سے بلوایا نبی کو عرش پر
جز خدا کوئی نہین ہے رتبہ دانِ مصطفیٰ

کیون نہ ہو آئینۂ عالم کو حیرت دیکھکر
صاف نورِ کبریا ہے جسم و جانِ مصطفیٰ

حشر مین حق سے کہونگا واہ کیا انصاف ہے
آتشِ دوزخ مین جائے مدح خوانِ مصطفیٰ

یوسفِ کنعان نبی ہین چاہِ کنعان ہے لحد
زائرون کا طائفہ ہے کاروانِ مصطفیٰ

کافرون کا کوئے حضرت مین نہونا ہی بجا
کب ہے ممکن خلد مین ہون دشمنانِ مصطفیٰ

ق
عشق حضرت سے سراپا ہون مجسم بیگمان
جملہ اعضا ہین میرے شیدائیانِ مصطفیٰ

سر مین ہے سودا مرے زلفِ رسول اللہ کا
ہے جبین کو اشتیاقِ آستانِ مصطفیٰ

شوق ہے آنکھون کو دیدارِ نبی کا رات دن
کان ہین مشتاقِ آواز و بیانِ مصطفیٰ

ناک کو ہے آرزوئے بوئے جسمِ شاہِ دین
خواہشِ لب ہے کہ چومے آستانِ مصطفیٰ

ہے زبان کو اشتیاقِ ہمکلامیِ نبی
ہے دہن کو شوقِ اوصاف و بیانِ مصطفیٰ

شوق ہاتھون کو ہے تھامین دامنِ پاکِ نبی
پاؤن ہین خواہان چلین سوئے مکانِ مصطفیٰ

دشمنِ احسن ہین سارے دشمنانِ شاہِ دین
دوستِ احسن ہین سارے دوستانِ مصطفیٰ

ایضاً

بیان کر وصف اے احسن کچھ ابروئے محمدؐ کا
دکھا عالم کو جوہر اپنی شمشیر مہنّد کا

مزہ دینا بجا ہے میرے اشعار مجدّد کا
اسی کا مقتضی ہے قول اُس محبوب سرمد کا

گوارا تھا نہ بیجانون کو بھی کچھ ہجر احمدؐ کا
دلیل ادّعا ہے واقعہ چوب مسند کا

لکھا ہے قافیہ جو جابجا مین نے محمدؐ کا
نکالا ہے فقط ارمان اپنے شوق بیحد کا

ہوا رستہ مجھے معلوم عشق قد احمد کا
نصیب اس راہ کا گویا الف تھا میرے ابجد کا

دکھائی دیتی تھی کمل مین بھی وہ چاند کی صورت
بیان کیا وصف ہوگا جامہ زیبی محمدؐ کا

مطلع

زمانہ دل سے ہو شیدا سراپائے محمدؐ کا
کوئی مہر کا کوئی خط کا کوئی تل کا کوئی خد کا

جو رہنا ہو کسی ساعت مدینہ مین غنیمت ہے
کرنا حاصل مزہ ہو خلد کے عیش مخلد کا

الٰہی فضل سے تیرے کوئی تو روز ایسا ہو
کہ ان آنکھون سے دیکھون روضہ اقدس محمدؐ کا

بچینگے اہل عصیان حشر مین یاجوج دوزخ سے
شفاعت کام دیگی تیری ذوالقرنینؓ کی سد کا

الٰہی جب میری قسمت مین یہ سوز و گدازی تھی
بنانا تھا چراغ سوم ہی حضرتؐ کے مرقد کا

یقین کس طرح آئے انقلاب دہر کا مجھکو
کہ ہے روز ازل سے آجتک غم ہجر احمدؐ کا

سلاطین زمن اونکے قدمبوس آکے ہوتے ہین
بڑھایا حق نے کیا رتبہ غلامان محمدؐ کا

گنہگارون کو ہوگا عید کا دن روز محشر ہی
سنینگے جس گھڑی مژدہ تمھاری آمد آمد کا

لیا کرتے ہین بوسہ اتباعاً امتی سارے
بڑھا رتبہ یہ بوسے سے تمھارے سنگ اسود کا

بغل مین ہاتھ رکھین حضرت موسیٰؑ خجالت سے
اوجالا دیکھ پائین گر رسول اللہ کے ید کا

شعاع مہر سے ہے آسمان جاروب کش اوسکا
بیان کیا رتبہ والا ہو مجھسے تیری مشہد کا

رہے امت کا مجمع متفق آپس مین تا محشر
اشارہ ہے محمدؐ کے یہی میم مشدّد کا

شکوہ سرور دین سے ہر اک بیجان بھی تھرایا
گرا ہر کنگرہ نوشیروان کے قصر شید کا

یہودی ہوگیا بینا لگا کر اپنی آنکھون کو
نہ ماہیران بھی ہمسر ہوگا خاک پائے احمدؐ کا

ملک محشر مین مجھکو دیکھکر باہم کہینگے یہہ
وہ آتا ہے وہ آتا ہے ثنا گستر محمدؐ کا

کرامت سے تمہارے امتی کے ڈھنگ عیسیٰ مین
نہ تھا مردے جلانا غوث سا روح مجرد کا

شہیدی کی طرح یا مصطفیٰ میرا بھی دم نکلے
نظارہ کرتے کرتے آپکے روضہ کے گنبد کا

مرے ہر شعر کا نقطہ فزون شعری سے چمکے گا
اگر مین کچھ لکھونگا وصف دندانِ محمد کا

جو خط جدول تو شیرازہ بروت اور خال چھپے ہین
گمان رخسار احمد پر ہے قرآنِ مجلد کا

ز بروت و خط شیرازہ ہو خال پاک چھپے ہین

[نام ستارہ ۱۲]

سلیمانؑ عالمِ بالا کے تھے حضرت شبِ معراج
بنا تختِ روان تھا اونکا تب تختہ زبرجد کا

فرشتون سے کہونگا حشر مین بردہ نبیؐ کا ہون
غلامی کی نشانی ہے جبین پر کلمہ احمد کا

نہین پروا پریشان زلف آسا گو مرا دل ہو
کہ شانہ ہے مرے نزدیک تشدیدِ محمد کا

مرے زائر کی واجب ہے شفاعت مجھپہ فرمایا
ادا کیا زائرو ہو شکر اس احسانِ بیحد کا

شب دیجور بھی میری نظر مین چودھوین شب ہے
اگر مجھکو تصور آئے بدرِ روئے احمد کا

محمدؐ کے سبب دنیا و مافیہا ہوئے پیدا
یہی مسند ہے ہر مسندالیہ اور مسند کا

کوئی جھونکا نسیم جذب کا یثرب سے آجائے
کہ تا کھلجائے غنچہ یا الٰہی میرے مقصد کا

ازل مین رکھدیا سر پر خدا نے تاج میم ایدل
ہوا سلطانِ اسما اسم ذی توقیر احمدؐ کا

غزل اس قافیہ مین اور بھی پڑھ کوئی اے احسن
کہ بیحد سلسلہ جنبان ہے سودا زلف احمدؐ کا

ازل مین مجھکو دیوانہ جو پایا حق نے احمد کا
تو بس قیدی کیا زنجیر گیسوئے محمدؐ کا

دو عالم ہے سرابستان تمہارے قصرِ امجد کا
فلک اک سبز پتا ہے تمہارے باغ مسند کا

ازل کے دن سے شیدا ہون سراپائے محمدؐ کا
نہ خوبانِ جہان کے فرق و پاؤ گیسو و خد کا

نظر کو تیز کرتا ہے نظارہ سبز گنبد کا
بنا ہے یا محمدؐ مصطفیٰ کیا وہ زبرجد کا

مجھے کیا غم منافق گر ستارہ ہے عطارد کا
نبیؐ اختر شناسو جب ہے یاور نیک کا بد کا

اہانت ہوتی گر سایہ زمین پر آپ کا گرتا
اسی باعث نہین اللہ نے سایہ کیا قد کا

مرے دل اور داغ عشق احمدؐ کی سنو یہ شان
اُسے کعبہ کا رتبہ ہے اسے ہے سنگ اسود کا

ق [illegible]

گری ٹوپی فلک کی کیون نظر کیون جبکہ شب آئی ۔ کیا نظارہ اوسنے کیا تمھارے اوج گنبد کا

جو آدم نے فرشتونکے (یعنے خورشید) تعاقب کا سبب پوچھا ۔ بتایا حق نے ہو نا صلب مین نورِ محمدؐ کا

ہوا تب شوقِ رویت کی دعا آدمؑ نے رویت کی ۔ تو ابہامین مین حق نے دکھایا نور احمدؐ کا

دوبارہ کی دعا باقی رہا ہو کچھ تو دکھلا دے ۔ دکھایا انگلیون مین دوسرے اصحاب امجد کا

محبت سے اونھین چوما لگایا اپنی آنکھون کو ۔ انگوٹھے چومتے ہین تب سے سُنکر نام احمدؐ کا

تراُمتِ محبت تو کسیکا بھی نہین ممنون ۔ صراحی کا نہ ساقی کا نہ ساغر کا نہ موبد کا

نہین پاتے ہین جانے اسلیے کافر مدینہ مین ۔ کہ جنت مین گذر ممکن نہین زندیق و مرتد کا

فضیلت زاہد و عابد سے رکھتے ہین مجاور وہ ۔ برابر روضہ کے رتبہ نہ مسجد کا نہ معبد کا

خدا قاصد کسے بھیجے نہین محبوب ہی جب سے ۔ نہین بعدِ نبیؐ آنا ہوا روح مجردؔ کا

یقین تعریف خوان عام اِس دین مبین کی ہو ۔ دخولِ غیر سے مانع ہو کب (یعنے جبرئیل) سے کام اس حد کا

گھڑ ل مین صفحہٗ کاغذ کے سُرمہ گھونٹتا ہو نہین ۔ رقم کرتا ہون یعنے وصف خاکِ پائے احمدؐ کا

بجا شیرِ خداؓ کا خوف تھا روباہ کافر کو ۔ رہا کرتا ہے ڈرا یدل ہمیشہ دام کو دد کا

بصیرت باطنی بڑھتی ہو اونکے سبز گنبد سے ۔ نظر کو تیز کرنا خاصہ گو ہے یہ زبرجد کا

لگین کیون کر نہ ضربین دیکھتے ہی قلب دشمن کو ۔ کلس گنبد ترے روضہ کا ہو اوسکو بھری گد کا

بچے کیا کوئی ضربِ تیغ ابروئے محمدؐ سے ۔ سہارا بے اثر ہے اوسکے آگے خود و چلقد کا

بنایا تمنے بیت اللہ بتخانے کو یا احمدؐ ۔ نشان تک بھی رکھا باقی نہ اصنام مشید کا

احد احمدؐ مین ہے تو رب عرب مین ای محبوب ہے ۔ عرب کا مرتبہ یہ ہے تو وہ رتبہ ہے احمدؐ کا

زمین شعر ای احسن مدینہ کی زمین ہوگی
لکھون گا وصف گر مین روضۂ پاک محمدؐ کا

از فراقت بیقرارم یا محمد مصطفےٰؐ ۔ رحم کن بر حال زارم یا محمد مصطفےٰؐ

عزم دیدار تو دارم یا محمد مصطفےٰؐ ۔ روز و شب در انتظارم یا محمد مصطفےٰؐ

مہر

مہر گفتم روئے تابانِ شما از این سبب — شرمسارم شرمسارم یا محمد مصطفےٰ
نیست بیشک با سوایت در جہان و آخرت — مونس و غمخوار و یارم یا محمد مصطفےٰ
از ازل بر شمع رخسار شما با جان و دل — ہمچو پروانہ نثارم یا محمد مصطفےٰ
در جہان رسوا شوم گر من بعشقِ تو درین — نیست اصلا ننگ و عارم یا محمد مصطفےٰ
مستفادِ نور رخسار درخشان شما — مہر انور را شمارم یا محمد مصطفےٰ
مدتی گشتہ کہ دیدہ دوختم در راہِ تو — آرزوی وصل دارم یا محمد مصطفےٰ

روز و شب من صورتِ احسن ثناگوی توام
نیست دیگر شغل و کارم یا محمد مصطفےٰ

میخوار میں ہوں عشقِ رسالت مآب کا — دل ہے کباب منکرِ خانہ خراب کا
مدحت طراز ہوں خط روئے جناب کا — لکھتا ہوں حاشیہ میں خدا کی کتاب کا
تعریف لکھتے ہیں عرقِ رخ کی آپ کے — ہم عطر کھینچتے ہیں گل آفتاب کا
لاتا ہوں کب حساب میں روزِ حساب کو — میں امتی ہوں شافع یوم الحساب کا
پیرو مدام شوق سے خورشید دین کا ہے — دل پر گمان ہے مجھکو گلِ آفتاب کا
خوش تھا میں یاد شہ سے حزیں مجھکو کر دیا — قایل ہوں اے فلک میں تیرے انقلاب کا

لبریز عشق روئے نبی کے عرق سے ہے
احسن کا دل ہے دوستو شیشہ گلاب کا

گر مقابل درِ احمد کے میرا گھر ہوتا — نگراں آٹھ پہر روضۂ انور ہوتا
بڑھکے بخشش میں نہ گر دستِ پیمبر ہوتا — پانی پانی نہ خجالت سے سمندر ہوتا
یا محمد مرا اسیدھا جو مقدر ہوتا — ہر قدم تکا ترے دیدار میسر ہوتا
شوق اعجاز اگر آپ کا ایما کرتا — گھر کشتی میں سمندر میں سمندر ہوتا
ہند میں تیری جدائی میں نہ پھرتا ہر سو — گر نہ گردش میں مرے بخت کا اختر ہوتا

ابرون کی ترے تعریف جو لکھنے سکتا دو زبان کلک مرا تیغ دو پیکر ہوتا
وہ زبردست ہے یاجوج جدائی بنیؐ روک سکتا نہ کبھی گو مین سکندر ہوتا
نارِ فرقت سے تری دل وہ ہوا جالگے کباب بو بھی آتی نہ اگر سینہ کے اندر ہوتا
لب سے لب فرط حلاوت سے (یعنی اسقدر) چمٹا نہ کبھی نام شیرین نہ تمھارا جو پیمبر ہوتا
میل رکھتا نہین دندان محمدؐ سے اگر قیمتی ایسا جہان مین نہین گوہر ہوتا
بڑھتی بینائی مری ہوتی سعادت حاصل نگران آپ کا گر گنبدِ اخضر ہوتا
گر نہ دیتا الم بوقلمون ہجرِ بنیؐ کیون مین حیران و جگر خستہ و مضطر ہوتا

دولتِ نعت جو آسانی سے ملتی احسن
ہر کوئی پھر اسی دولت سے تونگر ہوتا

مین ہون عاشق سروِ قد باعثِ ایجاد کا قمریو تمکو مبارک عشق ہو شمشاد کا
قدِ بالائے بنیؐ کے ہجر مین نالان ہون مین عالمِ بالا پہ غوغا ہے مری فریاد کا
سرورِ دین کے لب شیرین کا اسمین عشق ہے ساغرِ دل پر گمان ہے کوزۂ قناد کا
مدح گوئی بنیؐ مین جسطرح مشہور ہون نام کب مشہور ہے ویسا کسی استاد کا
ثانیِ گلزار یثرب جب نہ تھا منظور حق باغ غائب کر دیا اللہ نے شداد کا
مائلِ گندم ہوئے شاید کہ آدمؑ اس سبب گندمی تھا رنگ بھی اوس باعثِ ایجاد کا
کیا خطر رسوائیِ زلفِ محمدؐ ہون اگر عشق مژگان کام دیگا نشترِ فصاد کا
قمریون کو ہے رقابت کا گمان مجھپر بجا مین ہون شیدا اونکے قدِ غیرتِ شمشاد کا

لیلیِ زلف و لبِ شیرین پہ تیرے ہے فدا
کیون نہ احسن پر گمان ہو قیس کا فرہاد کا

کاش کب خاکِ مدینہ بنے بستر اپنا سنگِ درِ پر شہؐ والا کے ہو کب سر اپنا
مالکِ ملکِ شفاعت ہے پیمبر اپنا کس لئے حال قیامت مین ہو ابتر اپنا

کیون نہ صدمہ سے قیامت کے بچین ای ہمدم
جب ہے محبوب خدا شافع محشر اپنا

لاکھہ فریاد جدائی محمد مین کی
نہین بیدار ہوا تو بھی مقدر اپنا

قصد رفتار براق نبوی کا جو کرے
بھول جائیگی چلن توسن صرصر اپنا

شان والائے پیمبر کے ثناخوان ہم ہین
اندنون اوج پہ ہے ہمد مواختر اپنا

راستہ دین کا کسطرح بھلائے شیطان
جبکہ ہے ختم رسل ہادی و رہبر اپنا

برق و سیماب سے بھی بڑھکے ہزارون درجے
دل جدائی محمد مین ہے مضطر اپنا

مہ و خورشید خجالت سے چھپین بادل مین
آپ دکھلائین اگر چہرۂ انور اپنا

نص قرآن کا گمان شعر پہ عالم کو ہو
رخ احمد کی ثنا مین ہو سخن گر اپنا

سب کی امت پہ فضیلت ہے ہمین اس باعث
سارے نبیون کا ہے سردار پیمبر اپنا

واصف ابروئے خمدار محمد ہم ہین
اہل اسلام پہ مخفی نہین جوہر اپنا

اگر ابکے ہو جانا چمن یثرب مین
آتش ہجر سے دل خاک ہو جلکر اپنا

دو جہان مین بخدا احمد مرسل کے سوا
حق کے بندون مین نہین کوئی بھی دلبر اپنا

شربت دید سے ہو جائینگے سیراب احسن
جب نظر آئیگا ساقی لب کوثر اپنا

لشکر غم جسقدر ہے اس دل مایوس کا
یا نبی اوتنا نہ ہرگز ہوگا شاہ روس کا

جسقدر رتبہ ہے اعلے آپکے پابوس کا
مرتبہ عالی نہین تھا اسقدر کاؤس کا

میرے سینہ مین ہو روشن شمع عشق مصطفے
کیا عجب اطلاق اوسپر گر کرین فانوس کا

حب دولت سے نجائے جو زیارت کو تیری
ہے بجا دوزخ مین گھر ہوگا جواُس کنجوس کا

ابر گیسو کا تمھارے عشق ہو اوسکو مدام
طائر دل پر گمان ہے یا نبی طاؤس کا

فرق حضرت کے مقابل کیا ہے زندان فرنگ
ہے محال عقل اوس سے چھوٹنا محبوس کا

یعنے بانگ
تار زنگی سے نہین کب چونک اٹھا خواب سے
عشق خال مصطفے سے ہر مرض کابوس کا

گشتۂ ابرو جو ہم ہین تو ہرن ہے چشم کی
حال یکسان ہے یہان تو وحشی و مانوس کا

یا نبیؐ گر دیکھتی جلوہ تمھارا خواب مین
دلٗ نہ یوسف پر بھی آتا دختر [زلیخا] طموس کا

سر مرا پر ہے مئے سودائے گیسوے ترے
کیا ترا یہ معجزہ ہے ساغرِ معکوس کا

دل نہین یوسف پہ آتا دختر طموس کا

ختم اے احسن تو کر سحر البیانی اپنی اب
قافیہ ہر اک ترا محتاج ہے قاموس کا

ازل کے دن سے کشتہ ہون ابروے پیمبر کا
مجھے کیا خوف ہے مرگ و اجل کے تیغ و خنجر کا

نظارہ ہے تو یکتا دیکھنا خورشید خاور کا
ہوا ہے عشق جس دن سے مجھے روے پیمبر کا

میسر گر پسینہ ہو ترے جسم مطہر کا
نہو راغب مرا دل پھر گلاب و مشک و عنبر کا

نہوتا مستفادِ روئے تابان محمدؐ گر
نہ تھا ممکن چمکنا اسقدر خورشید خاور کا

بغیر شرط جب جائز نہین مشروط کا ہونا
بنے کیونکر وہ ناجی جو نہو پیرو ہمیشہ کا

مرا دل پارہ پارہ ہو گیا ہجرِ محمدؐ سے
الٰہی چارہ گر ہو تو دلِ بیتاب و مضطر کا

یہ ہے نورِ نبیؐ سے اور وہ ہے مقتبس اُس سے
بجا ہے مہر سے کم نور ہونا ماہ انور کا

نبیؐ کے آستانے پر مین ایسا شوق سے لوٹون
کہ دھوکا زائرون کو مجھپہ ہو لوٹن کبوتر کا

حسینؓ اسمِ مقدس صرف ہو سبطِ نبیؐ کا ہے
نہ کم سمجھون گا رتبہ مین مُکبّر سے مُصَغّر کا

ہوا ہے زرد میرا رنگ عشق سرورِ دین سے
تنِ خاکی کو اس اکسیر تو رہ کیا زر کا

شرف اور مرتبہ اوسکا رقم ہو تجسے کیا احسن
جو بلبل کیطرح شیدا ہوا اس رشکِ گلِ تر کا

سرورِ دین کا رقم جب وصف کا کل ہو گیا
ہر الف دیوان کا اپنے رشک سنبل ہو گیا

جب گلِ روئے محمدؐ کی ہوئی مدحت رقم
گلشنِ دیوان کا میرے کلک بلبل ہو گیا

میکشو ہم بھی ہین مخمورِ مئے عشق نبیؐ
کیا تمھاری بزم مین ہی شور قلقل ہو گیا

ہائے کب ہوگی جبین سائی ترے در کی نصیب
یا محمدؐ دل ہمارا بے تحمل ہو گیا

سر بزانو جب پئے وصفِ قدِ احمدؐ ہوا
عرش تک پرّان مرا مرغِ تاملّ ہو گیا

صورت فرہاد پھرتا ہون سرِ کہسار مین
ہجر آفت اس لب شیرین کا بالکل ہو گیا

جرم آدمؑ نام اقدسؐ کے سبب بخشا گیا
کیا ہے غم خود اونکا ہمکو جب توسّل ہو گیا

ہجر مین رو یا ترے جب سرزمین دجلہ ہوئی
گنبدِ چرخِ برین بغداد کا پُل ہو گیا

احسن اوسنے کیا لکھا وصف براقِ شاہ دین
توسنِ خامہ ترا جو رشکِ دُلدُل ہو گیا

برفلک طلبید خود حق احمدِ مختار را
ای کلیم اللہ بین شانِ شہؐ ابرار را

در میانِ احمدؐ و حق پردۂ حائل نبود
واہ حاصل شد چہ قرب حق شہؐ ابرار را

احمدِ مختار را دانیم مختارِ خدا
غیر عاشق کس نمیداند ہمین اسرار را

دولت عشقِ نبیؐ خواہیم ز درگاہِ خدا
جاہلان خواہند دائم درہم و دینار را

از طلوعِ شمس تا وقتِ غروبِ او ولا
یاد ہردم آورم آن روی پر انوار را

ماہ را از روی تابانت چسان نسبت دہم
ہمسرِ گل چون کنم ای مہر ملت خار را

مہرِ تابان از خجالت گم شود اندر سحاب
گر نمائی یا محمدؐ جلوۂ رخسار را

از خس و خاشاک ہم بدتر شمارم نظم خود
گر نشد مقبولیت یا مصطفیٰؐ اشعار را

در ہوائے شوقِ رویت مور سان گشتہ ضعیف
چہرہ بنمای سلیمان احسن ناچار را

دائیۂ تدبیر سے اندوہ دل کب کم ہوا
تیرا ای یوسف زلیخا سا ہی اوسکو غم ہوا

کون ثانی آپ کا یا شہؐ دو عالم ہوا
جو ہوا وہ آپ سے عزّ و شرف مین کم ہوا

آپ کی فرقت مین یاد آیا مجھے قتلِ حسینؓ
میرے دل کے غمکدہ مین اور اک ماتم ہوا

جب گلِ روئے نبیؐ کی یاد مین روئے ہین ہم
اشک کا قطرہ ہمارے قطرۂ شبنم ہوا

اشک یاقوتی روان ہین لشکرِ غم ہے بہت
دولتِ عشقِ محمدؐ سے مین رشکِ جم ہوا

جب لبِ شیرین احمدؐ یاد آیا ہجر مین
قند بھی رکھا اگر منھہ مین تو رشکِ سم ہوا

تیر مژگانِ نبیؐ کے زخمیون کے واسطے
غیرتِ آبِ نمک کافور کا مرہم ہوا

بخشدے یارب خطائین جلد وہ روضہ دکھا
گریۂ آدمؑ سے رونا کب ہمارا کم ہوا

دیکھکر تابِ در دندانِ شاہِ انبیاؑ
گوہرِ تابان مثالِ قطرۂ شبنم ہوا

قامتِ رعنائے حضرت کیا اوسے آیا نظر
باغبان سروِ سہی گلزار مین کیون خم ہوا

روبرو احسن ترے شاعر ہین سب روبہ صفت
بیشۂ نظمِ سخن کا تو وہ ہے ضیغم ہوا

گر نبیؐ کا وصف زلفِ پُر شکن ہوجائیگا
شکلِ افعی سنبلِ صحنِ چمن ہوجائیگا

معرکہ آرا جو وہ ناوک فگن ہوجائیگا
کافرو بکتر تمہارا پیرہن ہوجائیگا

گر نظر آئیگا خالِ عارضِ سرخ آپ کا
یا نبیؐ اوس سے خجل شاہِ چمن ہوجائیگا

مومنو عاشق جو اوس شیرین ادا کا دلسے ہو
کیا عجب مشہور گر وہ کوہکن ہوجائیگا

گر رقم ہوگی گلِ باغِ رسالت کی ثنا
صفحۂ دیوان مرا رشکِ چمن ہوجائیگا

گر لبِ شیرینِ حضرت کی کرونگا مدح مین
مُنھہ مین مصری کی ڈلی میرا سخن ہوجائیگا

نافۂ آہوئے چشمِ احمدِ مختار سے
کیا تعجب گر خجل مشکِ ختن ہوجائیگا

گر میری کوچہ یثرب مین لیجانا صبا
منہدم جس روز میرا قصرِ تن ہوجائیگا

یا محمدؐ آپ جب دکھلائینگے اپنا جمال
فرطِ شادی سے عدم میرا محن ہوجائیگا

مین یہ سمجھونگا کہ پہنا حلۂ خلدِ برین
جامۂ طیبہ سے گر میرا کفن ہوجائیگا

نزع مین حاجت ہوگی شہد کی اصلا مجھے
نامِ شیرین سے ترے شیرین دہن ہوجائیگا

دوک سا گریان و مضطر آپکی فرقت مین ہون
یا نبیؐ کیونکر نہ پھر لاغر بدن ہوجائیگا

تھا سحابِ رحمتِ حق سایبانِ مصطفےٰ
اونکا ہمسر کس طرح چرخِ کہن ہوجائیگا

بجاے یا نبی مضمون مگر لکھون غم کا کہ آیا ہجر مین تیرے مہینا پھر محرم کا
ہوتا عشق گر زلف مسلسل اور پر خم کا بہت مشکل تیری فرقت مین تھا رکنا مرے دم کا
شہنشہ ہون مین اقلیم ثناے فخر عالم کا رہون پھر کس لئے خواہان سریر وا فسر جم کا
وقوع مبتدا آخر مین بھی جایز ہے اس باعث وجود آخر مین تھا اوس باعث ایجاد عالم کا
ہوا ہون مین سمندر آتش فرقت کا حضرت کی مجھے کیا خوف ہے روز جزا نار جہنم کا
معماے وہان مصطفی کیا مجھسے حل ہوگا نہین یہ مسئلہ ای منطقی کچھ میر وسلم کا
نظر آئے اگر تاب در دندان آنحضرت م تو ہر تارہ ندامت سے ابھی ہو قطرہ شبنم کا
جدائی نبی نے مار ڈالا مجھکو جیتے جی جدا ہوا ای طبیبو خاصہ ہر سے اس سم کا
تعجب کیا ملی سوزن اوجالے سے جو دندان کے خدا کے نور سے نور محمد مصطفے چمکا
اگر محراب کعبے نبی کی ابروے پرخم تو ہے چاہ زنخدان بھی کنوان لاریب زمزم کا
حباب آسا مرا ہر حلقہ دیوان نظر آئے لکھون گر یا محمد حال اپنی چشم پرنم کا
دبستان نگاہ چشم حضرت سے وسیع ایسا کہ پڑھتے ہین جہان آہوے جنت بھی سبق رم کا

فسانہ حشر تک احسن رہے گا مدح خوانون مین
تری نازک خیالی کا میان شاہ عالم کا

لیلی زلف شہ عالم کا جب مفتون ہوا خلق مین مشہور تب مین دوستو مجنون ہوا
چاہ مرقد میرے حق مین قعر دوزخ ہی بنے یا نبی گر کوچہ مین تیرے گرا نہین مدفون ہوا
یا نبی جتنا تاریک دکھلائی دیا عالم مجھے دل پہ غالب جب خیال گیسوے شبگون ہوا
کوہ وصحرا تیری فرقت مین مرا مسکن بنا کوہکن گاہے بنا تو گاہے مین مجنون ہوا
لیلۃ القدر اسلئے کہتے ہین سب اس رات کو اوس مین شامل تیرا رنگ گیسوے مشکگون ہوا
بحر عالم مین ترے دندان کی سنکر ثنا پانی پانی سیپ مین ہر گوہر مکنون ہوا
کیا لگا حضرت کے عاشق کا اوسے چوگان آہ گوے غلطان کی طرح گیون گنبد گردون ہوا

تابعین کے کیا نہین ہمپلہ عشاق نبیؐ
بارہا میزان الجب مین یہی موزون ہوا

ہمعدد احمدؐ کا یعنے مادح احمدؐ کیا
ای فلک تیرا بہت مین اندلون ممنون ہوا

اوس سہی قامت کی مداحی کا مجکو شوق ہے
کیا ہی سیدھا اندلون پہ طالع واژون ہوا

جسم اطہر پہ کبھی اونکے مگس بیٹھی نہین
معجزہ ظاہر نبیؐ سے پاک سے اک افزون ہوا

اشکباری سے مرے پیدا جو دریا ہو گیا
یا محمدؐ دیکھکر اوسکو خجل جیحون ہوا

کب مئے وصل نبیؐ سے جام حسرت پڑ گیا
میکشو کیا سود ہمکو گر خم گردون ہوا

کیا تعجب گر شہادت کا ملے رتبہ اوسے
ہجر تیغ ابروئے حضرتؐ سے جسکا خون ہوا

مرد و زن یثرب کے بہتر حور او ر غلمان سے ہین
رشک جنت احسن اوسکا کوچہ میمون ہوا

ادا ہو کس زبان سے وصف ای شیرین ادا تیرا
کہ ہر اک صورت فرہاد عاشق ہو گیا تیرا

دل و جان سے ہین ایسا عاشق و شیدا ہوا تیرا
کہ رہتا ہے تصور مجکو ہر صبح و مسا تیرا

بجا ہے یا محمدؐ عرض لازم اوسکو گر جانون
نہین ممکن خیال پاک دل سے ہو جدا تیرا

قمر کو کر دیا دو ٹکڑے انگلی کے اشارہ سے
یہ ہے اک معجزہ ادنیٰ شہ ہر دو سرا تیرا

بنے ہر مرد مجنون تو زلیخا ہو گی ہر عورت
جو دیکھے خال لیلی و رخ یوسف لقا تیرا

صدف آسا مین اک محتاج بنجاتا ہون دم بھر مین
تصور باندھتا ہون جب مین ای ابر سخا تیرا

کرینگے غور خود اہل شریعت میم احمدؐ مین
کہون مین کس لئے سر حقیقت بر ملا تیرا

شب معراج صفر ماہ کا رتبہ کیا دہ چند
قد بالا ہے کیا رتبہ فزا نام خدا تیرا

صلہ مین مدح گوئی کے مزار پاک دکھلا دے
ازل سے احسن مداح ہے مدحت سرا تیرا

تمھین یا مصطفےؐ حقنے کیا سردار خلقت کا
کیا مختار تمکو دونون عالم مین حکومت کا

خدانے سارے نبیون سے بڑھایا رتبہ حضرتؐ کا
اسی باعث بڑا ہے مرتبہ بھی اونکی امت کا

کسی حیلہ سے عکاشہ کی صورت یا نبیؐ مین بھی — کبھی تو لونگا بوسہ آپ کی مہر نبوت کا
دکھادیجے مجھے حضرت تمھارا روضۂ انور — نہایت شوق رکھتا ہون دل و جان سے زیارت کا
ثنائے مصطفی کیونکر نہ ہم لکھا کرین ایدل — یہ صورت ہے رہائی کی یہ توشہ ہے قیامت کا
فدا اخلاص سے ہونگے نبیؐ کے لطف و احسان پر — سُنین ہم حشر مین مژدہ جو منشورِ شفاعت کا
جو لکھون نرگسِ چشمِ رسول اللہ کی مدحت — غزالانِ حرم کو ہو مکان رشک و ندامت کا
قدم تھا سرورِ عالم کا دوشِ غوث اعظم پر — سراپا اور اُس سے بڑھ گیا رتبہ کرامت کا
جہان توصیف ہوتی ہی نبی کے ابر گیسو کی — برستا ہے وہان باران خدا کی لطف و رحمت کا
بلالیجے مدینہ مین کہ بیمارِ جدائی ہون — نہ یہ کاف علت یا نبیؐ تا کاف صحت کا

مشابہ ہے جو قرآن روئے پیغمبرؐ کے ای احسن
رکا توسن اسی سے بوسلم کی فصاحت کا

طائرِ دل

اوسی دم یا محمدؐ مرغ دل یہ شادمان ہوگا — درختِ باغِ یثرب پر جب اوسکا آشیان ہوگا
مدینے کی زمین پر جسگھڑی اپنا مکان ہوگا — بہت ہم شاد ہونگے اور محزون آسمان ہوگا
جو وصفِ قدرِ عنائے رسول اللہ بیان ہوگا — تو شمشاد و صنوبر کو خجالت کا مکان ہوگا
دُرِ بحرِ عدن ہوگا مرے ہر شعر کا نقطہ — اگر وصفِ دُرِ دندانِ ختمِ مرسلان ہوگا
مجھے نارِ جہنم کا نہین ہے خوف ای واعظ — قیامت مین مرا شافع شفیعِ عاصیان ہوگا
جو دیکھے ناخنِ حضرت کے تاب و رونق و خم کو — خجالت سے بہت بے ضو ہلالِ آسمان ہوگا
لکھونگا وصف گر گیسوئے مشکینِ محمدؐ کا — مرے دیوان کا ہر مصرعہ نکہتون عنبر فشان ہوگا
رخ و خط یا رسول اللہ تیرا گر نظر آئے — ہوئے یکجا ہین روز و شب یہ عالم کو گمان ہوگا

تجھے کیون فکر ہے احسن علاج درد عصیان کی
قیامت مین ترا شافع مسیحائے زمان ہوگا

جب سے واصف ہون نبیؐ کی ابروئے خمدار کا — وصف سب ہندوستان مین ہے مری تلوار کا

مدح خوان مین ہون گلِ روئے شہِ ابرار کا
میرے لب پر ہے گمان بلبل تری منقار کا

زلف و رخ کا آپکے شیدا ہون جب سے یا نبیؐ
مین عزیزِ دل ہون تب سے کافر و دیندار کا

تارِ مخفی ہے ترے زنار مین او برہمن
عشق و لمین رکھہ نبیؐ کے گیسوئے تار کا

مین نہین اورنگ شاہی کا ہون طالب یا خدا
کاسہ گردان کر بمجھے کوئے شہ ابرار کا

بلبلِ جان باغِ یثرب کیطرف اوڑ جائیگا
پائیگا جسدم کشادہ دامِ جسمِ زار کا

لن ترانی کی صدا گو آئے مجھکو بارہا
کم نہوگا شوق ای نورِ خدا دیدار کا

ای زلیخا سیکھوون تجھسے وہان ہین مشتری
کوئے یثرب پر گمان ہے مصر کے بازار کا

سلکِ دندانِ حبیبِ کبریا کی یاد مین
تار کب ٹوٹا ہماری چشم گوہر بار کا

شوقِ دل بولے اوٹھا سر کو نہ اس محراب سے
سجدے مین گر آئے دھیان اس ابروئے خمدار کا

یا محمدؐ عشق مژگان آپکا جب سے ہوا
گل سے بھی رنبہ سوا مین جانتا ہون خار کا

کام ای فخر سکندر ہے نہایت استوار
سد اسکندر نے تیری شرع کی دیوار کا

بیضۂ گنبد دکھا وہ جلد او سکو ای خدا
جل رہا ہے قصر تن احسن کے جسمِ زار کا

حسن یوسف سے فزون حسن پیمبرؐ ہو گیا
چاند تھا یوسف محمدؐ مہر انور ہو گیا

مین کچھ ایسا آپ کی فرقت مین مضطر ہو گیا
برق کا دھوکا دلِ عالم کو مجھپر ہو گیا

شاعران دہر مین ہین نام آور ہو گئے
مدح خوان جسدم تمھارا یا پیمبر ہو گیا

مین جدائی نبیؐ مین ایسا مضطر ہو گیا
خلق کہتی ہے کہ تو لوٹن کبوتر ہو گیا

وقت گریہ یادِ دندان نے وہ بخشی آبرو
اشک جو آنکھون سے ٹپکا رشکِ گوہر ہو گیا

آپکے روضہ کے گرداگرد لوٹا شوق سے
کاشکی یہ عاشق نہ یا احمدؐ کبوتر ہو گیا

جسکے سر پر سایہ دیوارِ محمدؐ کا پڑا
ای ہما بیشک وہی سلطان و سرور ہو گیا

وصف کاکل مین ترے وہ ہو گیا سنبل عیان
تار خامہ سے کتابت مین جو باہر ہو گیا

زمین جہاں پہونچے وہ بالا ہوگیا

سنگ یثرب کی صبا جب دیکھتی کو یلا
آتش غیرت سے جلکر سنگ مرمر ہوگیا

وصف لکھنے اوس لب شیرین کا لایا جب قلم
نیشکر کا تب گمان بچون کو اوسپر ہوگیا

تارے جانے رہتے ہین آگے طلوع شمس کے
گذرے جب سارے نبی تب تو منور ہوگیا

رشتۂ ہجر محمد نے وہ بخشی لاغری
صفحۂ عالم مین مثل تار مسطر ہوگیا

الحذر اے آتش ہجر محمد الحذر
خاک جسم و جان ہمارا اتنو جلکر ہوگیا

ق

خلق کو حیرانی کیون حال قیامت سنکے ہے
بارہا تو دیکھتے ہی اپنے محشر ہوگیا

دھیان کب مجھکو نہین آیا تری رفتار کا
کب نہ محشر مجھپہ ظاہر یا پیمبر ہوگیا

ساقی کوثر کی فرقت مین ہوا پر آب جب
ساغر اپنی چشم کا تب جام کوثر ہوگیا

گنبد گردون ہے اوسکا ایک چھوٹا سا حباب
گریۂ احسن سے پیدا جو سمندر ہوگیا

ہون مست مے عشق شہ کون و مکان کا
اپنی نہ خبر مجھکو تو گھر بار کہان کا

ایسا نہین جوہر ہے کسی تیغ زبان کا
جو فتح کرے ملک ثنا شاہ جہان کا

دے مجھکو نشان احمد مرسل کے میان کا
رمال جو واقف ہے تو اس راز نہان کا

مرغان چمن کو نہین صحرا کا تصور
کب ساکن یثرب کوئی مشتاق جنان کا

کیون باغ مین غنچہ لیسے اڑاؤن نہین آنکھین
ہے دل مین تصور مرے حضرت کے دہان کا

دیکھا ترا نقش کف پا جب کہ زمین پر
تب شرم سے منہ ابر مین خورشید نے ڈھانکا

سوزن سی پلک آپکی تاگے سے ہین گیسو
زخم دل احسن کو لگا دیجیے ٹانکا

یا شاہ کوئی آپ کا ہمتا نہین دیکھا
حتی کہ زمین پہ کبھی سایا نہین دیکھا

محبوب خدا کوئی بھی تمسا نہین دیکھا
اصلا نہین دیکھا کبھی حاشا نہین دیکھا

افسوس ہے روے شہ والا نہین دیکھا
مومن ہون پہ قرآن مصحف نہین دیکھا

یٰلیتَ ابھی شاد مجھے وصل سے کیجے
گو یوسفِ مصری بھی حسینوں مین حسین تھے
آہوئے دلِ زار کا نکلا نہین ارمان
دجّال کا بھائی ہی یہ یکچشم فلک کیا
تیرے گلِ رخسار کا مانند عنا دل

فرقت مین الم آپکے کیا کیا نہین دیکھا
موصوف بہر وصف یہ تمسا نہین دیکھا
افسوس کہ صحرائے مدینا نہین دیکھا
اس سے بجز ایذا کبھی مولا نہین دیکھا
کسکو چمنِ دہر مین شیدا نہین دیکھا

قائل نہین احسن تیرا ای جوششِ وحشت
ابتک تری دولت سے وہ صحرا نہین دیکھا

میرا مقام کوچۂ احمدؐ مین گر ہوا
مہرِ سپہرِ دین خدا جلوہ گر ہوا
جب آمنہ کے گھر مین وہ رشکِ قمر ہوا
حسّان کے حال سے یہی مجھپر ہوا ثبوت
لکھی ثنا طلائے بدن کی جو آپکے
تیرے شرابِ عشق کا جسکو چڑھا نشہ
یا شہ شکستہ حالی ذرا میری دیکھئے
جوہر فزون تھا تیغ سے انگشتِ شاہ مین

سمجھونگا مین کہ گلشنِ جنت مین گھر ہوا
اندھیر دورِ کفر کا بس سر بسر ہوا
برجِ قمر سے نور مین افزون وہ گھر ہوا
مدّاح آپ کا جو بنا نامور ہوا
دیوان کے جدولون مین روان آبِ زر ہوا
دونون جہانکے حال سے وہ بیخبر ہوا
ٹکڑے سمِ فراق سے میرا جگر ہوا
یونہی اشارہ سے نہ دو پارہ قمر ہوا

احسن حقیر کیون ہوئے جاتے ہو اسطرح
کیا مصطفیؐ کا آپ کو عشق کمر ہوا

جو بشر کشتۂ عشقِ شہِ والا ہوگا
بعد مردن بھی نہ کم عشقِ نبیؐ کا ہوگا
طوطیِ خط کو نہ کیون جا نسے گوارا ہوگا
تیغ ابروئے شہِ دین سے جو ہوگا بسمل

وہ مسیحا سے بھی ہرگز نہین زندہ ہوگا
قبر مین لب پہ روان نامِ منزّہ ہوگا
لبِ شیرین سا ترے قند نہ میٹھا ہوگا
نوشدارو سے بھی ہرگز نہ وہ اچھا ہوگا

ماہیِ نار سا مضطر ہوں تیری فرقت میں / وصل کسروز ترا یا شہِ والا ہوگا

یا نبیؐ سوئے چمن آپکا ہوگا جو گذر / گیسو و رخ سے خجل سنبل و لالہ ہوگا

پھول پھولا نہ سماتا ہے قبا میں اپنی / اوس سے تشبیہ تجھے دیتے ہیں جانا ہوگا

مر مٹیں عشق میں گر تیرے تو پروا کیا ہے / جان نثاروں میں ترے نام ہمارا ہوگا

باغ جنت میں چلا جاؤنگا میں بے پرسش / خاک یثرب میں جو مدفون میرا لاشہ ہوگا

کیا ہے گلزار ارم گلشن رضوان کیا ہے / پر فضا اُس سے تو صحرائے مدینہ ہوگا

اخترِ بخت نہوگا کبھی روشن اُسکا / جو خمیدہ ترے در پر نہ فلک سا ہوگا

قمریاں سرو سمجھکر قدِ رعنا کو ترے / گھیر لینگی جو ترا باغ میں جانا ہوگا

کم قصیدہ سے نہیں لطف کے ہوگا احسن / لطف میں بڑھکے نہ گر میرا قصیدہ ہوگا

جب مدینے میں وہ قمر نکلا / کیا ہی تابان و جلوہ گر نکلا

وصف دندان ترا دہن سے مرے / یا نبیؐ صورتِ گہر نکلا

ظلمتِ کفر ہوگئی زائل / چرخ دیں پر جو وہ قمر نکلا

ترا اعجاز وہ ہے نام خدا / تخم کے بوتے ہی شجر نکلا

اولیارح کیا پیمبرعؑ وں میں بھی / کب کوئی تم سا نامور نکلا

جب شفاعت کا نام تیرے سنا / دل سے محشر کا سب خطر نکلا

سیکڑوں نعتیہ لکھی غزلیں / دل کا ارمان نہیں مگر نکلا

کردیا سب جہان کو روشن / مہر دیں ایسا جلوہ گر نکلا

سم فرقت سے تیرے احسن کا / ٹکڑے ہو ہو کے اب جگر نکلا

عشق گلزار مدینہ جسے ایدل ہوگا / مرتے ہی گلشنِ جنت میں وہ داخل ہوگا

وصل گر آپ کا اے ماہ شمایل ہوگا — صورتِ گنبدِ دری شاد مرا دل ہوگا
عاشق احمدؐ مرسل ہوں ازل سے یارو — کیوں دلِ زار مرا غیر پہ مایل ہوگا
واصل حق اوسے کیونکر نہ کہینگے سالک — جو بشر احمدؐ مختار سے واصل ہوگا
مین یہ سمجھونگا کہ دنیا مین نہ دیکھا کچھ بھی — گر نظارہ ترے روضہ کا نہ حاصل ہوگا
اہل ایمان اوسے ہرگز نہ کہینگے مؤمن — جو محمدؐ کی رسالت کا نہ قایل ہوگا
یاد آجائیگا جب دشت مدینہ ایدل — گلشن خلد مین رہنا بھی مجھے مشکل ہوگا
حسن یوسف ترے عاشق کو نہین بھائیگا — کبھی شیدا نہ ترا حور پہ مایل ہوگا
کھائیگا صورت فرہاد وہ سر پر تیشہ — ذکر شیرین محمدؐ سے جو غافل ہوگا
لو شیدا رہے اوسے وصل محمدؐ ایدل — تیغ فرقت سے محمدؐ کی جو بسمل ہوگا
نظر آجائے گا جب وہ گل باغ یثرب — شاد کیا کیا نہین دل مثل عنادل ہوگا
کاش کس روز بر آئے گا مرا مقصد دل — کب مکان روضۂ احمدؐ کے مقابل ہوگا

ہوگیا لاغری سے کاہ کی صورت احسن
تپ ہجر شہِ دین سا نہ دق و سل ہوگا

کسی نے گر یہ سب دار المحن دیکھا تو کیا دیکھا — محمدؐ کا نہ گر جا کر وطن دیکھا تو کیا دیکھا
نہ جسنے قامت شاہِ زمن دیکھا تو کیا دیکھا — جو قمری کیطرح سرو چمن دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا زلف مشکین نبیؐ تو کچھ نہین دیکھا — کسی نے عنبر و مشکِ ختن دیکھا تو کیا دیکھا
عرب جسنے نہین دیکھا نہ دیکھا اوسنے کچھ ایدل — اگر ترک و عجم ہند و دکن دیکھا تو کیا دیکھا
لب و دندان حضرتؐ کو نہین جس شخص نے دیکھا — در و لعلِ بدخشان و عدن دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا کوئی گل جسنے نہ دیکھا اوس گل دین کو — چمن مین نرگس و ورد و سمن دیکھا تو کیا دیکھا
گل و غنچہ ہزارون گو کہ دیکھے باغ عالم مین — ترا جسنے نہین روئے دہن دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا کچھ بھی دیکھا گو کہ روضہ تاج بی بی کا — نہ جسنے روضۂ شاہِ زمن دیکھا تو کیا دیکھا

ہزارون باغ عالم مین عجایب گو کہ مین دیکھے / محمدؐ کا نہ گر چاہِ ذقن دیکھا تو کیا دیکھا

تمھارا روضۂ اعلیٰ نہ دیکھا مین نے واحسرت / اگر تا عمر یہ چرخ کہن دیکھا تو کیا دیکھا

مطلع

نہ دیکھا جسنے تجھکو اوسنے کب کوئی حسین دیکھا / جو یوسفؑ کی طرح بھی سیمتن دیکھا تو کیا دیکھا

ایضًا

خطِ روئے درخشان ہی جسنے نہین دیکھا / اگر سو بار بھی سورج گہن دیکھا تو کیا دیکھا

ہزارون دیکھے گو دیوان نہ دیکھا کچھ حقیقت مین / نہ اے احسن ترا جسنے سخن دیکھا تو کیا دیکھا

دل کا ارمان نہین یا سیّد والا نکلا / کوچۂ پاک سے میرا نہ جنازہ نکلا

سم سے اصلا نہین کم ہجر نبیؐ کا نکلا / ٹکڑے ہو ہو کے مرا ابتو کلیجا نکلا

شب معراج سرِ عرش معلّیٰ ایدل / رنگ بدلے ہوئے حضرتؐ کا سراپا نکلا

لب پہ لب فرطِ حلاوت سے چمٹ جاتا ہی / نام احمدؐ تو سوا قند سے میٹھا نکلا

برہمن کاشی کو تو شیخ گیا کعبہ کو / عشق مین آپکے مین سوئے مدینہ نکلا

یاد آیا جو تو اے ناقہ سوارِ طیبہؐ / مین بھی مجنون کی طرح جانبِ صحرا نکلا

ترے رخ کا پسِ مردن بھی ہوا عشق عیان / خاک سے میرے درختِ گلِ لالہ نکلا

کبھی رویا مین بھی رویت نہ ہوئی تیری نصیب / خارِ حسرت نہین دلسے مرے مولا نکلا

وصفِ آئینۂ رخسار نبیؐ لکھنے سے / کیا ہی مضمون مرا صاف و مصفّا نکلا

چمنِ عشق مین تیرے کوئی اے غیرتِ گل / مجھسا ازبہار نہین بلبلِ شیدا نکلا

کب سخن تیرے سخن سا ہی کسیکا احسن / شاعرون مین کوئی ہرگز نہین تجھسا نکلا

(ردیف ب)

احمدِ پاک کا روضہ مجھے دکھلا یارب / مدتون سے یہی میری ہی تمنا یارب

عسل و قند و شکر کا نہین خواہان مین تو / تو مدینہ کا کھلا دے مجھے خرما یارب

میری آنکھون کو کہا چاہیے گنگا جمنا / بہتی ہین یادِ محمدؐ مین ہمیشہ یارب

وصل سے اوس گل رعنا کے مجھے شادان کر
جسکا تو نے ہی کیا بلبل شیدا یا رب

سیر کی گلشن عالم کی برنگ بلبل
پر کوئی گل کہیں حضرت سا نہ پایا یا رب

ابر رحمت کے تو چھینٹو نسے بجھا دے جلدی
آتش ہجر نبی نے مجھے پھونکا یا رب

اشک کے سیل سے اب مجھکو بہا دے تو وہان
ہجر احمد نے بنایا ہے مجھے تنکا یا رب

ترا ممنون ترا مشکور ہے احسن ہے مدام
کہ ثنا گو ئے نبی تو نے بنایا یا رب

جو سُور ڏيل تُنهجا گهر نبيؐ صاحب
تو ڀِري ڏيل در بدر نبيؐ صاحب

نين ڏِس خوشبو ايت آشے تبنداء
ذات آپلے زَوَر نبيؐ صاحب

سَگليا دُنياَن ناوُن تُنهجا هي
هَا تُمِين ناموَر نبيؐ صاحب

تُمدا ديکهاچي آرزو هي مَنان
يا کبهي تے نظر نبيؐ صاحب

دهار اتَيندا منان که ماشي آتان
نائي هوئے بس صبر نبيؐ صاحب

آپچانا وآنور تصدّق هي
جان و دل مال و زر نبيؐ صاحب

تهاوُ رِيچا واني اين ترپتين مين
يا کبهي گهيا خبر نبيؐ صاحب

اِيتوُن فوراً اُورُن مدِينيِن لا
گو منان آستے پر نبيؐ صاحب

جان و دل شي نثار احسن هي
آپچانا وآنور نبيؐ صاحب

ساقیا مجھکو پلا حب ہمیشہ کی شراب
تا کرے مست مجھے الفت سرور کی شراب

دخت رز جو ہے ممنوع شریعت یا رب
تو پلا مجھکو وصال شہ اکبر کی شراب

مے ممنوع سے جو باز رہا کرتے ہین
حشر مین پا ئینگے وہ چشمۂ کوثر کی شراب

عشق حضرتؐ مین دل و دیدہ بنے جام و سبو
مسکیشو میری نظر سے نہ کبھی سر کی شراب

تشنۂ دید محمدؐ وہ ہوئے ہین سیراب
یہ قدرت نے ترے سب عشق کے مقدر کی شراب

سیر جنت سے نہ حورون سے مزہ حاصل ہو
پئے زاہد نہ اگر عشق ہیمبر کی شراب

للہ الحمد کہ احسن کو ملا درد سخن
جام میا کو کہ حریفون نے پی اوپر کی شراب

عاشق روئے نبی کو کب خیال آفتاب
کس طرح بھائے اوسے حسن و جمال آفتاب

کب جمال مصطفےٰ سا ہے جمال آفتاب
کوئی دکھلا دے تو مجھکو خط و خال آفتاب

قدر کیا شمس الضحیٰ کی روسیہ کفار کو
شپرے جانینگے کیا جاہ و جلال آفتاب

کیا ہو خواہش پست ہمت کو نبی کے وصل کی
شپرہ کو کب ہوا شوق وصال آفتاب

اسطرح ہجر نبی نے مجھکو پژمردہ کیا
جیسے نیلوفر کو کرتا ہے زوال آفتاب

وہ ہے سلطان کو اکب یہ ہین سلطان جہان
کب جلال مصطفےٰ سا ہو جلال آفتاب

سر بلندی اُنکے روضہ کے مقابل ہے بری
اوج پر آتے ہی ہوتا ہے زوال آفتاب

مہر دین کے جب تصور مین مری لگتی ہے آنکھ
خواب مین دکھلائی دیتا ہے جمال آفتاب

دیکھکر روئے نبی کو منھ چھپایا ابر مین
ہو گیا ثابت اسی سے انفعال آفتاب

کیون گدائی کرتے پھرتا ہے یہ بام چرخ پر
جائے یثرب مین تو پورا ہو سوال آفتاب

دل گل خورشید سا ہو پیرو خورشید دین
باغ دنیا مین ہون گویا مین نہال آفتاب

چرخ چارم اُنکی مسند تخت اونکا عرش ہے
کیا شہ دین کے برابر ہو جلال آفتاب

ہمسری رخسار حضرت سے یہ آخر تابکے
ہو زوال اے چرخ گردان بس مآل آفتاب

گر شب غرہ کو آئین خواب مین شمس الضحیٰ
ماہ و سال ماہ ہو گا ماہ و سال آفتاب

ریش پاک مصطفیٰ ہے احسن شعاع مہر کی
چہرۂ تابان حضرت ہے مثال آفتاب

احمد نژ

یہ پھرتا ہے کیون در بدر ماہتاب
نبی کا نہ جویا ہے گر ماہتاب

نبی ہین قمر نیلوفر ماہتاب
نبی سے ہو شاداب و تر ماہتاب

اشارہ سے حضرت کی انگشت کے — دو پارہ ہوا چرخ پر ماہتاب
خوشی سے مچاؤن گا غل کبک سا — جو آئے مجھے وہ نظر ماہتاب
یہ داغ غلامی جبین پر ہے کیون — نبیؐ کا نہ پردہ ہے گر ماہتاب
جو آئے مجھے یاد بدر الدجےٰ — تو دیکھا کیا رات بھر ماہتاب
خجل آپکے رخ سے یا شاہ دینؐ — ادہر شمس ہے تو ادہر ماہتاب
عجب یا نبیؐ آپ کا نور ہے — نہین آپ سا جلوہ گر ماہتاب
ضریح محمدؐ پہ ہوتا ہے یہہ — فدا شام سے تا سحر ماہتاب
اگر وصف روئے محمدؐ لکھون — ہو کاغذ مرا ابر سر ماہتاب
ابھی جوش پر آئے بحر طرب — جو ہو جائے وہ جلوہ گر ماہتاب
عیان صاف لولاک سے ہو یہی — محمدؐ ہین بیخ و ثمر ماہتاب
مقابل رخ مہر اسلام کے — سہانہ سا آئے نظر ماہتاب
کتان سی ہو پر زے ردائے الم — جو یثرب کا آئے نظر ماہتاب
ہوا رتبہ اعلیٰ غم شاہ سے — بنا داغ غم سے جگر ماہتاب
کہان داغ مہ تیرے گھٹے کیطرح — جبین سا ترے ہے کدہر ماہتاب

رخِ پاک احسن کو دکھلائیے
نہ بھرتا ہے دل دیکھکر ماہتاب

الٰہی مجھکو احمدِ مختار کی صورت — غم فرقت سے لاغر ہین ہوا بیمار کی صورت
ثنائے انجم دندانِ آنحضرت مین موزون ہین — کہان ہو کہکشان تابان میرے اشعار کی صورت
ہو سارے مکان اور سر زمین دریا ہوئی ساری — جو مین فرقت مین رویا ابر دریا بار کی صورت
الٰہی ہے یہی خواہش یہی حسرت یہی ارمان — کبھی صورت دکھادے سید ابرار کی صورت
بقولِ مصطفیؐ جب شوق مرکب یا الٰہی ہے — تو پہنچا جلد منزل پر مجھے رہوار کی صورت

رخِ رنگین تمھارا مانی و بہزاد گر دیکھے
تو ہو حیرت سے بحسِ نقشہ دیوار کی صورت

گُلِ روئے نبی کے داغہائے رنجِ فرقت سے
ہوا ہے دل میرا اے باغبان گلزار کی صورت

وہ رویا رات بھر مین یادِ دندانِ محمد مین
بہائے چشم سے ور ابرِ گوہر بار کی صورت

ہے قبضہ ہے صارم اور وہ ہلال ہے یا احمد
ترے ابرو کے ہمسر ہوگی کیا تلوار کی صورت

گُلِ روئے محمد کی ثنا جسوقت لکھتا ہون
فدا ہوتا ہون دل سے عندلیبِ زار کی صورت

بنا ہون جب سے سودائی تمھاری زلفِ مشکین کا
ہوا ہون لاغری سے یا نبی ہین تار کی صورت

رخِ رنگین محمد کا جو یاد آتا ہے رہ رہ کر
تو اشک آنکھون مین آتے ہین مری گلنار کی صورت

دلِ ناشاد اے احسن ہے کیا ناشاد مان میرا
نہ دیکھی ہائے اتنک سیدِ ابرار کی صورت

نہین زاہد وہ مجھکو پروائے جنت
مبارک ہو تمکو ہی سودائے جنت

ہمین خود بخود کیون نہ للچائے جنت
محمد ہے مختار و آقائے جنت

نجاؤنگا مین چھوڑ کر تیرا روضہ
مدینے بلانے اگر آئے جنت

کرون کیا ثنا قامتِ مصطفےٰ کی
خجل اُسکے آگے ہو طوبائے جنت

الٰہی دِکھادے محمد کا روضہ
نہین غم مجھے گر نہ دکھلائے جنت

ثنا لکھنی ہے مجھکو قدِ نبی کی
ہے مطلوب اب شاخِ طوبائے جنت

ترے رخ سے تشبیہ کس چیز کو دون
کہ ہو یا نبی رشکِ گلہائے جنت

نہ رضوان سے بہتر فقط تیرے دربان
ہین ور بھی ترے رشکِ درہائے جنت

نہ بھولیسے بھی خلد کا نام لینگے
مدینہ جو دیکھینگے شیدائے جنت

کبھی مین نہ چھوڑونگا زاہد مدینہ
تجھے ہو مبارک تمنائے جنت

ہے مشتاق احسن کہ دیکھے مدینہ
نہین یا نبی اوسکو پروائے جنت

بزم میلاد کے شایق ہین کہان آج کی رات
دو خبر اونکو ہے مولود یہان آج کی رات

یاد آتے ہین شہنشاہ زمان آج کی رات
شمع سے اپنے بھی ہین اشک روان آج کی رات

بزم میلاد مین آئے ہین وہ شمع ملت
اسی باعث سے ہے پر نور مکان آج کی رات

وصف طوبائے قد شاہ کا ہوتا ہے بیان
کیفیت باغ جنان کی ہے یہان آج کی رات

آسمان پر سے ملائک بھی اوتر کے نیچے
سننے آتے ہین محمدؐ کا بیان آج کی رات

ہجر ہین نام محمدؐ کا سنا جاتا ہے
کیون ہنو لب پہ میرے آہ و فغان آج کی رات

ہے بیان اپنا سزاوار درود او رسلام
نام احمدؐ ہے مرے ورد زبان آج کی رات

یاد ہین باغ مدینہ کے میرا طائر جان
قفس تن مین نہایت ہے طپان آج کی رات

یاد کیا اوس مہ دین کی تمھین آئی احسن
گنبک سا کرتے ہو کیون شور و فغان آجکی رات

ملک و جن و بشر کے تمھین سردار ہو حضرتؐ
بلکہ سب خلق خدا کے تمھین سالار ہو حضرتؐ

تمھین سرکار ہو سرکار ہو سرکار ہو حضرتؐ
جز و کل کے بخدا مالک و مختار ہو حضرتؐ

ہر سر مو بھی زبان ہو تو بھی مدحت نہ بیان ہو
تم شہ کون و مکان ہو سرور پیر و جوان ہو

تم زر کان جہان ہو تم در بحر زمان ہو
بلکہ خود معدن و خود قلزم زخار ہو حضرتؐ

وصف ابرو کا لکھون گر تو عجب لطف ہو سرور
منکرین قتل ہون یکسر خون مین ہون غرق مقرر

شعر دکھلائے یہ جوہر اسمین کیا شک ہی ہمیرؐ
منکرونکے لئے بس شعر وہ تلوار ہو حضرتؐ

منہ سے برقعہ کو اوٹھاؤ رخ پرنور دکھاؤ
ثناؤ
شہر طیبہ مین بلاؤ روضہ پاک دکھاؤ

اب نہ فرقت سے رلاؤ رحم اس زار پہ لاؤ
کیونکہ عالم کے لئے رحمت غفار ہو حضرتؐ

آپ ہو حسن مین یکتا نہین ثانی کوئی اصلا
حسن کا آپکے چرچا مصر و دنیا مین ہو برجا

گر کہین آپ کا جلوہ دیکھ پائیگی زلیخا
کھوٹے دامون سے نہ یوسفؑ کی خریدار ہو حضرتؐ

جز تمھارے شہ ذیشان ہین کسیکا بھی نہ خواہان
جان و دل تمپہ ہے قربان بلکہ یہ ملت و ایمان

ہوں بہت غم سے پریشان جلد کیجے مجھے شادان
میرے مالک میرے مولا میرے غمخوار ہو حضرتؐ

روز و شب یا شہ والا احسنؔ زار ہے گویا
ہے بجا میرا اثر سنا اسمیں کچھ شک نہیں اصلا

رخ میرے مقصد دل کا نظر آئے مجھے کیسا
جب نہان آپ کا آئینہ رخسار ہو حضرتؐ

(ردیف ث)

الغیاث ای خاتم جملہ رسولان الغیاث
الغیاث ای آفتاب چرخ ایمان الغیاث

روز افزون ہے تمہارا درد ہجران الغیاث
الغیاث ای چارۂ درد مریضان الغیاث

وحشت دل کا نہ نکلا میرے ارمان الغیاث
ملک یثرب کا نہیں دیکھا بیابان الغیاث

برسے گا کب آپ کے احسان کا باران الغیاث
سبز کب امید کا ہوگا گلستان الغیاث

دستگیری کیجے میری دستگیر عاصیان
کوئے عصیان میں پڑا ہوں زار و نالان الغیاث

عرض لازم تیری فرقت میں مجھے ہیں چار چیز
آہ و زاری بیقراری دل پریشان الغیاث

کب بلاؤ گے ہمیں سوئے مدینہ یا نبیؐ
کب نکالو گے ہمارے دل کا ارمان الغیاث

آپ کی فرقت میں اس وست جنون نے یا نبیؐ
کر دیا پرزے بہ رنگ گل گریبان الغیاث

ناخن وصل مبارک سے نکالو یا نبیؐ
دل میں ہر دم ہو کھٹکتا خار ہجران الغیاث

اسقدر غمگین و محزون ہوں نبیؐ کے ہجر سے
خواب میں بھی آپ کو دیکھا نہ خندان الغیاث

صورت کشتی تراؤ یا محمدؐ تم اسے
احسنؔ عاصی ہے غرق بحر عصیان الغیاث

کیا مناقب ہوں بیان مجھسے تمہارے یا غوثؓ
آپ ہیں ماہ و ولی سب ہیں ستارے یا غوثؓ

دل و جان سے بھی مجھے آپ ہیں پیارے یا غوثؓ
نام نامی پہ ہوں قربان تمہارے یا غوثؓ

فرق دو دان کی لکھوں آپکے گر مدح و ثنا
کہکشان شعر نہیں نقطے ہوں تارے یا غوثؓ

اللہ اللہ یہ بزرگی یہ شرف یہ رتبہ
اولیا آپ کے محتاج ہیں سارے یا غوثؓ

روضۂ پاک پہ قربان کریں ہم اوسکو
دل و جان کے ہیں ہمارے یہ اشارے یا غوثؓ

دیکھکر شان تیری چرخ خجل ہے ایسا
سر اوٹھاتا ہی نہین شرم کے مارے یا غوث رض

لاکھ کیطرح پگھل جاینگے لاکھوں یاقوت
آتشین لب کے مقابل ہین تمھارے یا غوث رض

جلد بلوایئے بغداد کی جانب ہم کو
بگڑے جاتے ہین حواس ابتو ہمارے یا غوث رض

ہائے کس روز مقدر مرا ہوگا بیدار
ہونگے کب روضۂ اقدس کے نظارے یا غوث رض

آپ مقبولِ خدا آپ ہین منظورِ نبی ﷺ
نہین عالم کو فقط آپ ہین پیارے یا غوث رض

ایسے اونچے ہین کہ کرتے ہین فلک سے باتین
آپکے روضۂ اقدس کے منارے یا غوث رض

حسن دلکش کو تمھارے جو زلیخا دیکھے
تمپہ یوسف ع کے عوض جان کو وارے یا غوث رض

تمکو خالق نے بنایا ہے مغیثِ عالم
کیون نہ احسن تمھین ہر بار پکارے یا غوث رض

وصلِ نبی کی ہین یہ دعائین نہ کین عبث
اونکے سوا مجھے ہے یہ دنیا و دین عبث

خالِ نبی کا وصف نہ تل بھر بھی ہو سکا
کرتے ہین نقطہ چینی نہین نقطہ چین عبث

بگڑیگا کیا ترا جو ہو وصلِ نبی ﷺ مجھے
رکھتا ہے اے فلک مجھے زار و حزین عبث

محوِ جمالِ سرورِ عالم ازل سے ہون
خوبانِ دہر سے مجھے نفرت نہین عبث

قربان کرون نبی ﷺ پہ نہ لینے دون جان تمھین
او نہ عزرئیل دمِ واپسین عبث

پیدائشِ نبی ﷺ سے شرف یاب ہو گئی
اے آسمان نہین ہے یہ نازان زمین عبث

ق

معراج شہ سے رتبہ ترا بھی بڑھا فلک
ورنہ تری بلندی تھی ساری یقین عبث

دریا جبین تھے سرورِ کونین مومنو
پیشانی پر نہ آتی تھی کچھ موج چین عبث

ہوتا جو صرف آبی تو آتا مین سیل سا
افسوس سدِ راہ ہوئی مجکو طین عبث

تا مرگ تھا مین عاشق ریشِ رسولِ ﷺ پاک
سبزہ مرے مزار پہ اوگا نہین عبث

کی جبہ سائی درِ رسولِ ﷺ کریم کے
احسن نہ چاند کا ہے یہ داغِ جبین عبث

(ردیف الجیم)

اللہ سے حضرتؐ ہوئے واصل شبِ معراج — تھا لطف عجب آپ کو حاصل شبِ معراج

کس پیار سے حوروں نے بلائیں تری لے لین — تو جب ہوا فردوس مین داخل شبِ معراج

اللہ رے یہ امتِ عاصی کی محبت — حضرتؐ پئے اُمت تھے حزین دل شبِ معراج

قربان فرشتے تھے گلِ روئے نبیؐ پر — کس شوق سے مانند عنادل شبِ معراج

اِسطرح شتاب آئے وہ معراج سے ہوکر — بستر سے نہ گرمی ہوئی زائل شبِ معراج

اللہ نے کین فرض اوسی شب کو نمازین — طاعت ہوئی اُسکی ہمین حاصل شبِ معراج

آمد کی محمدؐ کی خبر سنکے عزیزو — حورین ہوئین سنگار مین شاغل شبِ معراج

اللہ رے رفتار براق شہؐ والا — طے پل مین کئے سارے منازل شبِ معراج

اس فرط خوشی مین بھی نہ امت کو وہ بھولے — بخشائش امت کے تھے سائل شبِ معراج

مشعل لئے تعظیم سے استادہ ملک تھے — حضرتؐ کے پس و پیش مقابل شبِ معراج

اللہ نے احسن وہ حسین اونکو بنایا — حورین بھی ہوئین حسن کی قائل شبِ معراج

ہوتی بیان ہے نعتِ جناب رسولؐ آج — کیونکر نہ ہوگی رحمتِ خالق نزول آج

بہر ثنائے عارضِ محبوبؐ کبریا — شاداب و تر زبان ہین گلشن ہین پھول آج

درگاہ حق مین ہاتھ اوٹھا کر دعا کرو — ہوگی طفیلِ سرورِؐ عالم قبول آج

سننے کو وصف شاہؐ رسالت پناہ کا — ہوتے ہین آسمان سے ملائک نزول آج

محفل مہک رہی ہے معطرّ مشام ہے — موجود بزم مین ہین گلاب اور پھول آج

دامانِ گوش بھرتے ہین مقصد کے پھول سے — ہم سنتے ہین ثنائے لقائے رسولؐ آج

مداحون کے زبان پہ محمدؐ کا نام ہے — اےدل درود پڑھنے کو ہرگز نہ بھول آج

توصیف کر رہا ہون محمدؐ کے زلف کی — زنجیر ہے سخن کی دراز اور طول آج

کیا یاد پاک باغ مدینے کی آئی ہے — کیون عندلیب دل ہے ہمارا ملول آج

پڑھتا ہوں شوق و ذوق سے حسنینؑ کی ثنا
ہوتی ہے شاد روح جناب بتولؑ آج

تشریف لا کے محفل میلاد شاہ مین
اجر عظیم کیجئے احسن حصول آج

مصرعہ طرح

اے شہ دین نہ فقط تیرے ہین بے زر محتاج
وہ سخی تو ہے کہ تیرے ہین تونگر محتاج

قد رعنا کا تمھارے ہے صنوبر محتاج
گل عارض کا تمھارے ہے گل تر محتاج

کب تری شکل ہے غازہ کی پیمبرؐ محتاج
کب ہے روغن کی تری زلف معنبر محتاج

حسن تیرا ہے یقین حسن خداداد نبیؐ
تو سجاوٹ کا نہین دلبر داور محتاج

وہ اولوالعزم پیمبر ہے تو ماشاء اللہ
تری سرکار کے سارے ہین پیمبر محتاج

جان بلب پیاس سے ہون شربت دیدار پلا
آب کوثر کا نہین ساقی کوثر محتاج

مجھکو ثابت یہ ہوا اوسکو جھکا جب دیکھا
تری پابوسی کا ہے گنبد اخضر محتاج

شمع روئے شہ دین کی ہو محبت دلمین
اب کسی شمع کا اپنا یہ نہین گھر محتاج
یعنی دل

ہین فرشتے بھی سخن کے مرے مشتاق احسن
کیا تعجب کی ہے جا ہون جو سخنور محتاج

یا محمدؐ گر نہوتا جسم خاکی دام روح
اُڑ کے یثرب ہی مین آتا طائر ناکام روح

گر فنا عشق لب شیرین شاہ دین مین ہو
خلق مین فرہاد ہی مشہور ہوگا نام روح

ہجر احمدؐ مین طبیبو چین آئے کس طرح
روز و شب ہے درد دل درد جگر آلام روح

سرور دین کے سبب سجدہ فرشتون نے کیا
ورنہ کرتا کون یہ تعظیم یہ اکرام روح

حور بنکے جنت یثرب مین یا احمدؐ پھرے
انقلاب چرخ سے برآئے اتنا کام روح

کیا کرے پرواز مرغ جان جفائے ہجر سے
عشق گیسوئے محمدؐ بنگیا ہے دام روح

کہتے ہین کیا کیا نبیؐ کو ہمتو جوش عشق مین
انبساط و بہجت دل راحت و آرام روح

یا نبیؐ سایہ تمھارا کیون نہ آتا تھا نظر
کیا وہ رکھتا تھا ازل سے تا ابد اندام روح

روح کو اپنے نہین دنیا کی روز و شب خبر
زلف و روئے سرورِ عالم ہے صبح و شام روح

آہ کا کوڑا لگاؤن تو مدینہ پہنچے اب
رکتے رکتے کیون چلا ہے توسنِ خوش گامِ روح

گر نہین آتے ہین وہ تو اے اجل آ جا تو ہی
دیکھ پہنچایا تجھے احسن نے یہ پیغامِ روح

فرقت مین مصطفیٰ کی ہون رنجور کیطرح
آنسو روان ہین آنکھ سے ناسور کیطرح

تابان ہے رخ ترا مہِ پرنور کی طرح
لمعان ہے قد ترا شجرِ طور کیطرح

گر شام زلف آپ کی آوے نظر مجھے
پاؤن نجات سعی سے مزدور کیطرح

کھا کھا کے نیش گژدمِ فرقت کے یا نبیؐ
دل ہو گیا ہے خانۂ زنبور کیطرح

دندان گڑاؤن اپنے محبت کے جوش مین
تیرے اویسؓ عاشقِ مغفور کیطرح

پڑھتا ہون تارِ زلف محمدؐ کی جب ثنا
آتی صدا ہے نغمۂ طنبور کیطرح

روشن نبیؐ کے نور سے کون و مکان ہوا
نورِ قمر نبیؐ کے ہین نور کیطرح

دل جل رہا ہے آتشِ فرقت سے یا نبیؐ
سینہ ہمارا گرم ہے تنور کیطرح

شفاف و صاف و روشن و تابان و پرجلا
جسمِ رسولِ پاکؐ تھا بلور کیطرح

برپا کیا ہون حشر جدائی مین یا نبیؐ
فریاد بے گمان ہے مری صور کیطرح

جنت مدینہ کو نہ کہین ہم تو کیا کہین
غلمان سے مرد عورتین ہین حور کیطرح

تیرے مے ولا کا چڑھا ہے نشہ مجھے
آنکھین عبث ہین مری مخمور کیطرح

کیجے نگاہِ لطف سلیمانِ دو جہان
احسن ضعیف و زار ہوا مور کیطرح

(ردیف خا)

کس لئے بلبل خوشی سے ہے اچھلتا شاخ شاخ
کیا گلِ دین کا نظر آتا ہے جلوہ شاخ شاخ

بلبلون پر منحصر کیا مدح خوان ہے آپ کا
غنچہ غنچہ پتا پتا کانٹا کانٹا شاخ شاخ

جب سے عاشق ہون گلِ روئے رسول اللہ کا
صبحدم لیتے ہین بلبل نام میرا شاخ شاخ

کوئی گل تجھسا نہ پایا اے گلِ گلزارِ دین
قمریون مین قامتِ رعنا کا تیرے شور ہے
گر پسینہ سے نہین ہوتا تمھارے یا نبیؐ
سرو شرمندہ نہ کیون ہو نخلِ قامت سے تیرے
نخلِ قد گاہے میانہ گاہ ہوتا تھا بلند
بلبلِ دل کہہ رہا ہے کاش وہ آتا نظر
غم نہین شیطان جو چھانٹے نخلِ الفت یا نبیؐ

گلشنِ عالم مین ہو نہین بھی اوسی کا مدح خوان
جسکا ہو مداح احسن پتا پتا شاخ شاخ

باغ مین جاکر بہت مین نے ٹٹولا شاخ شاخ
بلبلون مین تیرے عارض کا ہی چرچا شاخ شاخ
رنگ و بوے گل پہ بلبل یون نہ مرتا شاخ شاخ
عرشِ اعظم سے بھی اوسکی پہنچی بالا شاخ شاخ
قدرتِ حق کا دکھاتی تھی تماشا شاخ شاخ
جس سے خوشبودار ایسا پھول پھولا شاخ شاخ
اور ہی ازدن پھلے انگور آسا شاخ شاخ

یا الٰہی گلشنِ عالم مین پھیلا یہہ شجر (یعنے غزل)
اس سے کرکے قلمِ احسن نے باندھا شاخ شاخ (یعنے ردیف شاخ شاخ لکھی)

لطف قلمبندی و توسیع شجر ظاہر ہے

مجھکو کیا خوف ہے ترا دوزخ
یار احمد کی جاے جنت ہے
جو وہ دین وہ قبول ہے مجھکو
مین ہون دیوانۂ رسول اللہ
جلگیا ہون تمھاری فرقت سے
حق کہے گا نہ جائین عاشق سے
جب سُنا مین نے ہین مرے وہ شفیع
مدح خوانِ رسولِ اکرم ہون

مرا شافع ہے مصطفیٰ دوزخ
دشمنِ مصطفیٰ کی جا دوزخ
وا عظو خلد ہو کہ یا دوزخ
مجھکو کیا جنت اور کیا دوزخ
پھر جلے کو جلائے کیا دوزخ
دیگی دل مِن کی جب ندا دوزخ
خوف دل سے ترا اوٹھا دوزخ
مجھکو اے دل جلائے کیا دوزخ

نہین بھولا شفاعتِ حضرتؐ
تجھسے احسن نہین ڈرا دوزخ

الٰہی دکھا دے جمالِ محمد
بیان کیا ہو حسن و جمالِ محمد

مجھے جاودان ہے خیالِ محمد
رہے نقشہ و رنگ و خالِ محمد

پڑا زلزلہ قصرِ نوشیروان مین | ہوا جبکہ پیدا جمالِ محمدؐ

کیا حقنے سلطانِ دنیا و عقبیٰ | زہے رعب و دابِ جلالِ محمدؐ

الٰہی دکھا وہ مزارِ مبارک | بحقِ علیؓ و بآلِ محمدؐ

غلامیِ حضرتؐ سے پایا شرف یہہ | خدا کو ہے پیارا بلالِ محمدؐ

جمیل و حسین گرچہ گذرے ہزارون | ہوا پر نہ کوئی مثالِ محمدؐ

مٹا صفحۂ دہر سے نامِ حاتم | زہے فیض و جود و نوالِ محمدؐ

مجھے کچھہ خبر اپنی رہتی نہین ہے | جو ہوتا ہون محوِ جمالِ محمدؐ

اطاعت ہے اونکی اطاعت خدا کی | بیان کیا ہو فضل و کمالِ محمدؐ

گرین کیون نہ آنکھون سے خوبانِ عالم | ہوا دل ہے محوِ جمالِ محمدؐ

خدا نے جو تعریف قرآن مین کی
وہ احسن ہے ذکرِ خصالِ محمدؐ

ردیف المیم

وردِ زبان ہے ہردم صلِّ علیٰ محمدؐ | کہتے ہین دمبدم ہم صلِّ علیٰ محمدؐ

بر آتی ہین مرادین لیتے ہی نامِ اقدس | کیا ہے وہ اسمِ اعظم صلِّ علیٰ محمدؐ

سنتے ہین نامِ اقدس محبوبِ کبریا کا | کہتے ہین شوق سے ہم صلِّ علیٰ محمدؐ

نورِ رسولِ حق سے روزِ ازل سے ایدل | روشن ہوا یہہ عالم صلِّ علیٰ محمدؐ

عرشِ برین پہ جسدم پہنچے رسولِ اکرم | تھی بانگِ عرش پیہم صلِّ علیٰ محمدؐ

کہتے ہین شوق دل سے صبح و مسا ہمیشہ | جنّ و پری و آدم صلِّ علیٰ محمدؐ

کشتیِ نوحؑ ایدل طوفان سے بچگئی تب | سب نے پڑھا جو باہم صلِّ علیٰ محمدؐ

روزِ ازل سے ایدل لکھا ہوا ہے ہر جا | بالائے عرشِ اعظم صلِّ علیٰ محمدؐ

لکھے ہین نامِ احمدؐ آتا ہے گر کہین تو | لکھتے ہین اوس جگہہ ہم صلِّ علیٰ محمدؐ

پاتا ہون مین رہائی قیدِ غم و الم سے | کہتے ہین دل سے جسدم صلِّ علیٰ محمدؐ

صلّوا علیہ حق نے قرآن میں جب کہا ہے
کیون کر نہ پھر کہیں ہم صلِّ علےٰ محمدؐ

نورِ نبیؐ سے آگے کچھ بھی نہ تھا محبّو
سب سے وہ ہے مقدم صلِّ علےٰ محمدؐ

غم کیا تجھے ہے احسن گر تو ہے خستہ خاطر
ہے زخم دل کا مرہم صلِّ علےٰ محمدؐ

برفت فصلِ خزان موسمِ بہار آمد
زمانِ ہجر شد و وقت وصل یار آمد

چو رفت بر فلک آن سرورِ زمین و زمان
غریو گشت بپا شاہ ذی وقار آمد

چو قصد مدحتِ زلف حبیبِ حق کردم
قلم بصفحۂ قرطاس مشکبار آمد

خوشا شود کہ بود کاسنی بہ نسخۂ من
بعشقِ خالِ شہؐ دین مرا بکار آمد

شنید وصف گل روئے تو چو یا احمدؐ
ہزار بار لقا پوشش بس ہزار آمد

بخورد لعل بدخشان بغصّہ خون دلش
چو بر زبان صفت لعل آن نگار آمد

بہ بادیان و بنفشہ شود علاجم کے
ز ہجر احمدؐ وصل مرا بکار آمد

علاجِ ما نشود جز وصالِ آنحضرتؐ
کہ چارۂ دلِ عاشق وصالِ یار آمد

سرم وابستۂ فتراک گیسوئے محمدؐ شد
تعالی اللہ کہ صیّاد م شہ لولاک احمدؐ شد

دران جائیکہ جبریلؑ امین را خوف شہپر بود
حبیبِ کبریا را در شبِ معراج مسند شد

عجب نی گر شدے یک نقطے دیگر ولا پیدا
نگر در نامِ احمدؐ بعد ازین میمِ احمدؐ شد

نوشتم وصفِ گیسوئے سیاہت اینقدر شاہا
کہ عالم را بدیوانم گمانِ سنگ اسود شد

بخوان بہر خدا تا کوئے والا یا رسولؐ اللہ
دلِ زارم بسوئے تو تنم اینجا مقیّد شد

دلا دینِ مبینِ سرورِ عالی مناقب بین
ز کل ادیان و ملت افضل و اعلیٰ و اسعد شد

ازان روزے کہ گوید وصف ابروی نبیؐ احسن
زبانش در جہان مشہور شمشیر مہنّد شد

[illegible]

چون وجودِ نبی عیان آمد — لات و عزّیٰ تہِ سنان آمد
وصف رویش چو بر زبان آمد — نکہتِ ورد از دہان آمد
خاتمہ شد بوقتِ مرگ بخیر — نامِ پاکت سرِ زبان آمد
عاشقانِ ترا گدائیت — خوشتر از شاہیِ جہان آمد
کشتیم را خلل چہ از طوفان — دامنت ہمچو بادبان آمد
ہر بشر بلکہ ہر ملک راہم — بہر توصیف تو زبان آمد
پردۂ حسن یوسفی ای مہ — پیشِ حسنِ تو چون کتان آمد
در فراقِ تو ای مہِ ملت — مرغ دل تنگ کبک سان آمد
جبرئیل از پئے شبِ معراج — باز ماند نہ چون مکان آمد
شرح ہر متن میشود لیکن — متن بے شرح آن دہان آمد

بوی نافش بریدہ ای احسن
چو بدنیا شہِ زمان آمد

الٰہی دکھا مجھکو روئے محمدؐ — شب و روز ہے جستجوئے محمدؐ
جو واللّیل ہے وصف موئے محمدؐ — تو ہے والضحیٰ مدح روئے محمدؐ
مدینے کا پانی کوئی لادے زائر — کہ ہون تشنہ آبِ جوئے محمدؐ
اُڑے گا ہوائے محبت مین اکدن — مِرا مُرغِ جان سمت کوئے محمدؐ
مِرے سر مین سودائے زلفِ نبی ہی — مِرے دل مین ہی عشقِ روئے محمدؐ
معطّر مشامِ دلِ زار کر دے — سُنگھا دے صبا مجھکو بوئے محمدؐ
رقم نامِ اقدس ہے عرشِ برین پر — بیان کیا ہو جاہِ سموئے محمدؐ
برائے ابوبکر صدّیقؓ مجھکو — الٰہی تو رکھ مدح گوئے محمدؐ
بحقِ عمرؓ عادلِ نام آور — خدایا دکھا مجھکو روئے محمدؐ

الہٰی پئے خاطرِ ابن عفانؓ — دکھادے کبھی مجھکو کوئے محمدؐ

برائے علیؓ راکبِ جست دُلدُل
تو احسن کو رکھ مدح گوئے محمدؐ

اِی هيَ آرزو بس منان یا محمدؐ — کہ دیکھن مین تهجا مکان یا محمدؐ
خدا شي کرون عرض روزِ قیامت — تُمھین سور وابس منان یا محمدؐ
نظر یا نظر یا ازُك بھی نظر یا — هي هونئا ورِيَ ماجی جان یا محمدؐ
کرون کیئی تعریف تُہجی بیان مین — هيَ تُمونُ تي نازل قران یا محمدؐ
هين زوُنئی مین مدّاح تهجا تو اَنئی — هي مداح ماجی جهان یا محمدؐ
گناه ئی توان کاءِ هيَ خوف آملا — تُمهين وهال حامي زوان یا محمدؐ

یُو احسن ثنا آپجی جان و دِلشی
هی دِ شراَت کرتے بیان یا محمدؐ

رشکِ قمر ہے روئے محمدؐ — کیا جلوہ گر ہے روئے محمدؐ
ہے نورِ یزدان روئے محمدؐ — ہے مہر لمعان روئے محمدؐ
دل مین نظر مین قلب مین گھر مین — ہر جا عیان ہو روئے محمدؐ
ہین رشکِ سنبل لاریب کاکل — ہے غیرتِ گل روئے محمدؐ
عنقا میان ہے غنچہ دہان ہے — باغِ جنان ہے روئے محمدؐ
چاہِ زنخدان ہے چاہِ حیوان — بیشک ہے بستان روئے محمدؐ
یارب تمنا یہ میری بر لا — مجھکو تو دکھلا روئے محمدؐ
ہے رشکِ ریحان گوہر ہین دندان — ہے صبحِ خندان روئے محمدؐ

ہے رحلِ گردن کیا خوب روشن
مصحف ہے احسن روئے محمدؐ

(ردیف دال)

عمر بھر نامِ محمدؐ کو مین سمجھا تعویذ
عاملون سے کبھی جا کر نہین مانگا تعویذ

پر اثر نامِ نبیؐ سا نہین دیکھا تعویذ
ہو مریضانِ جدائی محمدؐ کو یہ اچھا تعویذ

یاد گیسو و خطِ روے نبیؐ رہتی ہے
مرضِ ہجر کو کافی ہے یہ گنڈا تعویذ

آتشِ غم سے ہون سوزان و اسیرِ غم ہون
خود ہون بیمارِ نبیؐ خود ہے فلیتا تعویذ

مرضِ جرم سے آدمؑ کو شفا اس سے ہوئی
کام آیا یہ اُنھین نامِ نبیؐ کا تعویذ

مین ہون بیمارِ فراقِ شہِ اوراد و عمل
عاملو وصل ہے اُنکا مجھے گنڈا تعویذ

کیون نہ حاصل ہوئے عشقِ محمدؐ اے دل
چاٹے جو بعدِ فنا میری لحد کا تعویذ

زلفِ احمدؐ کا ہے دلبر میرے نقشِ الفت
مشک سے کاتبِ قدرت نے یہ لکھا تعویذ

ہو گیا زرد مرا رنگ غمِ حضرتؐ سے
زعفرانی مرے مرقد کا بنے گا تعویذ

نہ ملی پر نہ ملی دولتِ وصلِ حضرتؐ
عمر بھر گو کہ کیا مین نے فلیتا تعویذ

کبھی بیمارِ محمدؐ نہوا اچھا احسن
عمر بھر کھاے دوا یا کرے گنڈا تعویذ

وصفِ رخسارِ محمدؐ مین جو لکھا کاغذ
ہو گیا کاغذِ قرآن مصفّا کاغذ

حالِ سوزِ غمِ شہؐ مین جو لکھونگا کاغذ
ہے یقین مجھکو کہ جلجائیگا میرا کاغذ

گر لکھون وصفِ سراپاے رسولِ عربیؐ
پھر تو مانی بھی مرے پاس سے لیگا کاغذ

دیکھکر خط ورقِ روے محمدؐ یہ کہون
آیتِ رحمتِ حق کو ہے یہ زیبا کاغذ

دیکھکر نامۂ اعمال کو شادان ہونگا
گریہ دھوکا ہو کہ تمنے مجھے بھیجا کاغذ

حشر مین نامۂ اعمال کھلیگا جو مرا
تری مدحت سے نہ خالی کوئی ہوگا کاغذ

گر لکھون وصفِ طلائی بدنِ سرورِ دینؐ
کیا تعجب ہے کہ ہو جاے سُنہرا کاغذ

وصف پورا نہوا زلفِ درازِ شہؐ کا
رات بھر گو کہ لکھا بیٹھکے صدہا کاغذ

اے صبا مجھکو اڑاکر تو مدینہ لیچل
ضعفِ ہجرانِ محمدؐ نے بنایا کاغذ

کوچۂ احمدؐ مرسل کی جو تعریف لکھی
بنگیا گلشن فردوس کا نقشہ کاغذ

صفتِ رنگ بنیؐ لکھنی ہو گنگا جمنی
جا وہین اسکی روپہلی ہون سنہرا کاغذ

پے تحریر ثنائے رخ حضرتؐ کب سے
عارض حور کا بھی لائق و زیبا کاغذ

گر نہ بیداری مین تو خواب مین ہی احسن کو
آپ کا لاوے کوئی پاشہؐ والا کاغذ

درِ حضرتؐ پہ چلین کیون نہین انسان جھککر
جبکہ چلتا ہے تو ای گنبدِ گردان جھککر

بارِ عصیان نے جوانی مین کیا خم ایسا
کہ چلا کرتا ہون مین صورتِ پیران جھککر

لاکھہ کر ہمکو نصیحت پہ قدم حضرتؐ کے
ہمتو چومینگے ابھی ناصح نادان جھککر

فلکِ پیر مہ و خور کی لگا کر عینک
دیکھتا ہے کمرِ سرورِ دوران جھککر

آیتِ سجدہ ہے بس مصرعۂ وصفِ ابرو
سجدہ کرتا ہون مین سنکے شہِ ذیشان جھککر

دشتِ طیبہ سے نکلنے جو لگا مین مجنون
لپٹی دامن سے مرے خارِ مغیلان جھککر

کوچۂ پاک کو جاروب شعاع خور سے
جھاڑتا ہے فلک ای سیّدِ دوران جھککر

تیرا مداح درِ خلد پہ جب آئے گا
کیون نہ آداب بجا لائیگا رضوان جھککر

عرصۂ حشر مین جو وقت میسّر ہو وصال
ہو قدمبوس نبیؐ گوشۂ دامان جھککر

تیرے ابروئے خمیدہ کی ادب سے مدحت
یانبیؐ پڑھتے ہین سب تیرے ثناخوان جھککر

اوس سلیمان جہان کی ہو ثنا کیا احسن
جسکا فرمان بجالاتی ہین پریان جھککر

شاد یون ہونگا رخ سلطان دوران دیکھکر
کبک خوش ہوتے ہین جیسے ماہ تابان دیکھکر

آئے ہین جو لوگ یثرب کا بیابان دیکھکر
شاد وہ کیا خاک ہونگے باغ رضوان دیکھکر

نور ایمان جنکے تھا تقدیر مین روز ازل
لائے وہ ایمان تمھین ای ماہِ تابان دیکھکر

یانبیؐ آئینہ صورت کا مین مشتاق ہون
رحم فرماؤ کبھی تو مجھکو حیران دیکھکر

ہے رقم نام محمدؐ شہپرِ جبریلؑ پر
بخشے جائینگے طفیل ہوے حضرتؐ روسیاہ
صورتِ اختر چمک جائیگا دل کا داغ داغ
عاقل و بالغ ہون کچھ مین کودک و نادان نہین
کاش مین ہوتا زمانہ مین تمھارے یا نبیؐ
ہاے کب سرسبز ہوگا یہ مرا کشتِ مراد
عاشقِ زلف قد و خطِ نبیؐ ہون باغبان
رنگ نظمِ بلبلِ شیرازؒ ہین تیرا ہے وصف

کیون نہ ہون ہوشِ ملک پرواز یہ شان دیکھکر
حشر مین خوش ہوینگے عاصی زلف پیچان دیکھکر
شاد ہونگا جب تمھارا روئے تابان دیکھکر
یادِ رخ کیسا ترا بھولون گلستان دیکھکر
شادمان ہوتا مرا دل تمکو ہر آن دیکھکر
گنبدِ اخضر ترا یا شاہِ دوران دیکھکر
کیا کرون مین سنبل و شمشاد و ریحان دیکھکر
بھول جاؤن یادِ رخ کیسا گلستان دیکھکر

یا محمدؐ یا محمدؐ کا وظیفہ لب پہ ہے
کیون نہ احسن خوش ہون مجھکو اہل ایمان دیکھکر

دل فدا ہے ذاتِ پاک احمدِؐ مختار پر
یا نبیؐ ہے زلف آویزان ترے رخسار پر
روز و شب کرتا نظارہ روضۂ پرنور کا
وصفِ چشمِ مصطفیؐ مین مین نے لکھی ہے غزل
سرو کو بہتر قدِ احمدؐ سے جانوگی اگر
کیون نہ مستانِ نبیؐ کو لطف آئے دیکھکر
روز و شب وصفِ گلِ روئے نبیؐ مین ہے روان
مر مٹونگا انتظاری مین تمھارے یا نبیؐ
آپ کا دیدار جسکو خواب مین بھی ہو نصیب
دردِ فرقت آپ کا مجھسے سہا جاتا نہین
اُڑ کے کیا تڑپ مین آئے یہ اسیرِ دامِ تن

جان قربان ہے صفاتِ سیدِؐ ابرار پر
یا گھٹا رحمت کی چھائی ہے کسی گلزار پر
کاش جرتی آنکھ او سکے روزنِ دیوار پر
صاد کرنے کی نہین حاجت مرے اشعار پر
قمریو تمکو چڑھاؤنگا ابھی مین دار پر
بدلے بدلی کے ہین زلفین گلشنِ رخسار پر
کلک رکھتا ہے شرف بلبل تری منقار پر
پر نہین دیکھونگا ہرگز غیر کے رخسار پر
کیون نہ وہ نازان ہو اپنے طالعِ بیدار پر
طائرِ جان کے ابھی ہین یا نبیؐ بیکار پر
طائرِ جان کے ابھی ہین یا نبیؐ بیکار پر

آیئے جلدی نہین ہے تابِ فرقت یا نبیؐ
لطف کیجے لطف کیجے احسنِ ناچار پر

یاد دندانِ محمدؐ مین رو یا رات بھر
سوزنِ مژگان سے مین نے دُر پرویا رات بھر

صدمۂ ہجرِ محمدؐ سے نہ سویا رات بھر
تا سحر بستر پہ تڑپا اور رویا رات بھر

شام سے تا صبح لکھا وصفِ خالِ مصطفےٰ
تخمِ نیکی مزرعِ دنیا مین بویا رات بھر

تیرے تیغِ ہجر نے ایسا مجھے گھایل کیا
بیکلی سے یا محمدؐ مین نہ سویا رات بھر

رات میری ذکرِ حضرت مین کٹی ای زاہدو
یا محمدؐ یا محمدؐ مین تھا گویا رات بھر

گو کہ سامانِ طرب موجود فضلِ حق سے تھا
ہجرِ احمدؐ نے مگر سب عیش کھویا رات بھر

مجھکو مضمونِ میانِ شہ کی تھی شب بھر تلاش
واقعی او مو تو عنقا تھا جویا رات بھر

تا سحر تیرے پسینہ کی لکھی مین نے ثنا
نامۂ اعمال اپنا مین نے دھویا رات بھر

یا محمدؐ آپ کے طوفانِ فرقت نے مرے
کشتیِ دل کو یمِ غم نے ڈبویا رات بھر

سوزِ فرقت سے تمھارے یا محمدؐ مصطفےٰ
شمع کے مانند مین محفل مین رویا رات بھر

ای یمِ رحمت جدائی مین تڑپتا تھا تری
ماہیِ بے آب یہ احسن تھا گویا رات بھر

یا نبیؐ کوئی نہین تم سا پیمبر ہرگز
سروروں مین کوئی تم سا نہین سرور ہرگز

تیری ابرو کی طرح کوئی نہ خنجر ہرگز
ترے دندان کی طرح کوئی نہ گوہر ہرگز

ہمسرِ قامتِ احمدؐ نہ صنوبر ہرگز
صورتِ صورتِ احمدؐ نہ گلِ تر ہرگز

کاشش تقدیر جو تدبیر کے آگے چلتی
پھر تو رہتا نہ جدا آپ سے دم بھر ہرگز

حسن مین ثانیِ احمدؐ مہِ کنعان کیا ہو
ہمسرِ مہر بنے گا نہین اختر ہرگز

ٹوٹ کر گو کہ فلک سر پہ مرے گر جائے
سنگِ در سے ترے سرکاؤن نہ مین سر ہرگز

دل ہے لبریز مرا عشقِ محمدؐ سے مدام
ہوگا خالی ہی نہین یہ مرا ساغر ہرگز

دمِ تحریرِ ثنائے قدر عنائے نبیؐ
لکھا تو مجھکو نہیں حاجتِ مسطر ہرگز

اثرِ جذب اگر ملک عرب دکھلاتا
یا نبیؐ ہند میں رہتا نہیں دم بھر ہرگز

دیکھتا گر رخِ شفافِ نبیؐ اے ہمدم
آئینہ ہاتھ میں لیتا نہ سکندر ہرگز

تشنۂ دیدِ نبیؐ ہوں مجھے دکھلاؤ نہیں
آبِ کوثر یہہ ندو ساقیِ کوثر ہرگز

نامِ شیرینِ نبیؐ لب پہ ہو مانندِ عسل
دمِ آخر نہ ہو غفلت مجھے داور ہرگز

رنگ و خوشبو میں گل نرگس و سنبل احسن
چشم و گیسوئے نبیؐ کے نہیں ہمسر ہرگز

روتا ہوں ہجر میں شہِ ابرار روز روز
رکھتا ہے زار مجھکو یہ آزار روز روز

آتی ہے یاد آپ کی رفتار روز روز
ہوتا ہے گرم حشر کا بازار روز روز

لکھتا ہوں وصفِ احمدؐ مختار روز روز
پڑھتا ہوں نعتِ شاہ میں اشعار روز روز

کٹتے ہیں مدعی ترے ابرو کے وصف سے
آتی ہے کام مجھکو یہہ تلوار روز روز

بلبل کی طرح یادِ گلِ رخ میں آپ کے
جاتا ہوں یا نبیؐ سوئے گلزار روز روز

میں بادۂ ولائے رسولِ کریم سے
ہوتا ہوں مست و بیخود و سرشار روز روز

کیا خوش نصیب یا شہِؐ والا وہ لوگ تھے
جو دیکھتے تھے آپ کا دیدار روز روز

گردش میں ہو ستارہ میرا چرخ کی طرح
فرقت میں تیری یا شہِ ابرار روز روز

یارب تو قیدِ ہجرِ محمدؐ سے کر رہا
خواہاں یہی ہے بس یہ گرفتار روز روز

اللہ گر بنائے مدینہ میں گھر میرا
آیا کرونگا روضہ پہ ہر بار روز روز

ہفتہ میں مہ میں سال میں دکھلائیے کبھی
دکھلاتے آپ گر نہیں دیدار روز روز

یارب تو میری امتِ عاصی پہ رحم کر
کرتے تھے یہ دعا شہِ ابرار روز روز

یارب فراقِ سرورِ دیں کی مصیبتیں
کبتک اوٹھائے احسنِ ناچار روز روز

(ردیف سین)

آہ ہوئے دل کا نہ نکلا میرے ارمان افسوس
کبھی دیکھا نہ مدینہ کا بیابان افسوس

مال و زر ہوتے زیارت جو نبی کی نہ کرے
ہاتھ مل مل کے کرے کیون نہ وہ نادان افسوس

ہجر مین آپ کے فریاد ستون نے جب کی
کیا عجب ہے جو کرین حضرتِ انسان افسوس

آبلہ اپنی تمنا کا نہ پھوٹا ہرگز
نہ چبھے تلوے مین وہ خار مغیلان افسوس

نوجوان پیرِ فلک مثل زلیخا ہوتا
تو جو ملتا اوسے ای یوسفِ دوران افسوس

نوحہ گر نَے ہے تو فریاد جرس کرتا ہے
رکھتے ہین دوریِ احمدؐ کا تو بیجان افسوس

شانۂ وصل سے سلجھایئے محبوبِ خدا
زلف سا ہجر مین رہتا ہون پریشان افسوس

مجھپہ ثابت یہ ہوا منہ سے دھوان جب نکلا
تری فرقت مین ہو سینہ مرا سوزان افسوس

بلبل باغ ثنا احسنؔ شیدا تیرا
ہجر مین تیرے گلِ رخ کے ہو نالان افسوس

لوگ جاتے ہین زیارت کو پیمبرؐ ہر برس
تکتے ہین حسرت سے ہم روئے مقدر ہر برس

محفلِ میلاد ہوتی ہے جو گھر گھر ہر برس
خاک ہوتے ہین وہابی سارے جلکر ہر برس

غم جدائی کا ترے ہو غم نہین اوسکا مجھے
ملتوی شادی رہے گویا پیمبرؐ ہر برس

آب و دانہ یا نبیؐ آنے نہین دیتا مجھے
شوق سے ورنہ اوٹھاتا ہون مین بستر ہر برس

یا محمدؐ مصطفےٰ زیبا ہے معشوقی تمھین
عاشقون کا جھگڑا ہوتا ہے در پر ہر برس

زائرون سے تیرے روضہ کی جو سنتا ہون ثنا
اور ہو جاتا ہے مضطر قلب مضطر ہر برس

اک نیا دیوان چھپواونگا تیری مدح مین
صورتِ تقویم یا محبوبِ داور ہر برس

مادۂ میلادِ نبیؐ ہے بیگمان فصلِ بہار
ہوتے ہین گلزار محفل تازہ و تر ہر برس
واہ کیا

عید ہے روزِ زیارت اور یثرب عیدگاہ
کیون نہ ہون پھر شاد زائر یا پیمبرؐ ہر برس

گھر چمن ہوتا ہے میرا محفلِ میلاد سے
کیسے کیسے بچھتے ہین فرش مشجر ہر برس

دلمین یون مضمون دندانِ محمدؐ آتے ہین
جیسے پیدا ہوتے ہین دریا مین گوہر ہر برس

ہجر بڑھتا ہے تمھارا عمر گھٹتی ہے میری
یہ کمی وبیشی ہے ہوئی یا نبیؐ ہر ہر برس

یا نبیؐ کبتک زیارت سے رہے محروم وہ
ہو سکے گا صبر یہ احسن سے کیونکر ہر برس

(ردیف شین)

شہرِ مدینہ کی ہے زمین آسمانِ عرش
کنگرہ ہاکے مؤمنو ہین اخترانِ عرش

تیری زمین کو کیا تری چاہِ زمین کو بھی
کیونکر کہون کہ اوج مین ہو ہمعنانِ عرش

جن وبشر ہی تیرے ثناخوان نہین فقط
تعریف کررہے ہین تیری قدسیانِ عرش

قربان تمھارے عارض وقدپہ شش زمان
قمری وعندلیب سے ہین طائرانِ عرش

اوجِ منار روضۂ اقدس کو آپ کے
سر کو اُٹھاکے دیکھتے ہین ساکنانِ عرش

مدّاح تیرے فرش سے ہین عرش تک تمام
جن وبشر کہین تو کہین حاملانِ عرش

ہون عندلیبِ باغ ثنائے رسولؐ مین
مجھکو ہے افتخار سرِ طائرانِ عرش

جب عرش سے بھی آگے گذر آپ کا ہوا
حیران برنگِ آئینہ تھے قدسیانِ عرش

مین نے کیا ہے قصد ثنائے قدِ نبیؐ
کیا ہمعنان فکر ہین سائرانِ عرش

اللہ رے مزارِ نبیؐ کی یہ عزّ وشان
بہرِ زیارت آتے ہین کرّوبیانِ عرش

احسن ہی کی زبان ہے کلید اوسکی بیگمان
جو گنج عرش کے ہو تلے ساکنانِ عرش

ہجر احمدؐ نے کیا یون قلب مضطر پاش پاش
جیسے شیشہ کو کیا کرتا ہے پتھر پاش پاش

یاد گر آجائے حضرت کا لبِ شیرین مجھے
تیشۂ غم سے کرون فرہاد سا سر پاش پاش

دیکھ پاتا گر صفائی رخ سلطانِ دین
آئینہ کو شرم سے کرتا سکندر پاش پاش

زندگی میری محال عقل اب ہے وادریغ
زہر فرقت سے ہوا دل یا پیمبر پاش پاش

چھو لیا جسدم غمِ فرقت نے تیرے یا نبیؐ
ہو گیا سیماب آسا قلب مضطر پاش پاش

گر تہی پاتا ہو سودائے گیسوے ترے
یا نبیؐ مین کر ہی دیتا ساغرِ سر پاش پاش

جبہ سائی کرتے کرتے شوقِ دل بڑھ جائے گر
یا نبیؐ سر کر ہی ڈالون تیرے در پر پاش پاش

جبہ سائی تیرے در کی ہے مجھے مدنظر
ورنہ کرتا ہجر مین سر یا پیمبرؐ پاش پاش

گر لب و دندان کو دیکھے آپکے یا مصطفےٰ
آتشِ غیرت سے ہو ہر لعل و گوہر پاش پاش

آہ کا ڈنڈا لگاؤن گر غمِ احمدؐ مین مین
ٹوٹ کر ہوگا سرِ چرخِ ستمگر پاش پاش

یہ دلِ صد پارہ احسن وصلِ احمدؐ سے جمے
جسطرح سیماب جمجاتا ہے ہو کر پاش پاش

مجھے ہے لقائے پیمبرؐ کی خواہش
کسے سیم کی ہے کسے زر کی خواہش

مجھے تو ہے وصلِ پیمبرؐ کی خواہش
خدا جانے کیا ہو مقدر کی خواہش

فدا قد پہ ہون آپکے مثلِ قمری
یہ ہے یا نبیؐ ہر صنوبر کی خواہش

ترے رخ پہ قربان ہو شکل بلبل
یہ ہے یا نبیؐ ہر گل تر کی خواہش

پیاسا ترے شربتِ دید کا ہون
مجھے کچھ نہین آبِ کوثر کی خواہش

بنائے خدا امتیِ محمدؐ
یہی تھی دلِ ہر پیمبرؐ کی خواہش

مین عاشق ہون دندان و لب کا تمھارے
نہین کچھ مجھے لعل و گوہر کی خواہش

ترے دولتِ وصل کی ہے تمنا
نہین مجکو گنجینۂ و زر کی خواہش

تری رویت و جبہہ سائیِ در ہو
یہی ہے مرے دیدۂ و سر کی خواہش

گدائے شہِ دین بنا مجھکو یارب
نہین تخت و تاجِ سکندر کی خواہش

جمالِ دل آرام دکھلاؤ اپنا
یہی ہے مرے قلبِ مضطر کی خواہش

سدا فقر و فاقہ سے تھا کام اونکو
نہ رکھتے تھے وہ نعمت و زر کی خواہش

قصیدہ پڑھے کوئی روضہ پہ آکے
یہ پوری ہو تیرے ثناگر کی خواہش

جمالِ محمدؐ کو دیکھا کرون مین
نہین ہے کسی حور منظر کی خواہش

فنا عشقِ حضرتؐ مین ہو جاؤن احسن

مجھے مارڈالے پیمبر کی خواہش

ابروئے مصطفےٰ ہے خنجر خاص
لب و دندان ہین لعل و گوہر خاص

ہے قدِ مصطفیٰ صنوبر خاص
ہے رخ مصطفےٰ گلِ تر خاص

تمسا کوئی نبیؐ نہ نبیون مین
رہبرون مین ہین آپ رہبر خاص

تیرے محتاج ہین تو انگر بھی
نہین محتاج تیرے بے زر خاص

رکھتے ہین احتیاج سب تمسے
یا نبیؐ آپ ہین تونگرا خاص

باغ عالم کے سارے پھولو نمین
آپ ہی کا ہے رخ گل تر خاص

باعثِ خلقتِ زمین و سماع
ہے تری ذات یا پیمبرؐ خاص

جو کرون فخر مجھکو زیبا ہے
یا نبیؐ ہون ترا ثناگر خاص

نہوئے وہ کسی نبیؐ سے عیان
جو تھے اعجاز تیرے سرور خاص

کُل علوم و فنون و خُلق و کرم
ختم ہین آپ پر پیمبرؐ خاص

سارے نبیونؑ پہ ہے شرف تمکو
سرورون مین ہین آپ سرور خاص

عاشقو نمین ہون خاص مین عاشق
دلبرو نمین ہین آپ دلبر خاص

یا نبیؐ بخشوا دُو احسن کو
کیونکہ ہو تم شفیع محشر خاص

ایسی کرتا ہون ثنا بہر محمدؐ خالص
جیسی کرتا ہون عبادت پئے سرمد خالص

نیکنامی کے لئے نعت نہین لکھتا ہون
ہان یہ کرتا ہون عبادت پئے احمدؐ خالص

یا نبیؐ سبز بھی ہو اور چمکتا بھی ہے
کیا زمرّد کا وہ ہے روضہ کا گنبد خالص

یا نبیؐ کیون نہ معطر ہو دماغ عالم
مشک کے ہین ترے گیسوئے مسوّد خالص

باغ عالم مین تنِ پاک محمدؐ گل ہے
عطرِ گل ہے عرقِ جسم محمدؐ خالص

دخل ہوتا جو عناصر کا تو سایہ ہوتا
نور کا سرورِ دین کا ہے یقینن قد خالص

فخرِ عالم ہی نہین آپ ہین فخرِ اب وجد
مین نے طفلی مین پڑھی ہی یہی ابجد خالص

دور کب عقل سے ہر کوچہ مہک جاتا ہے
عطرِ گل جبکہ ترا ہے عرق خد خالص

ہائے کس روز زیارت سے مشرف ہم ہون
یا محمدؐ ہے ازل سے یہی مقصد خالص

جان بلب قیدِ جدائی سے ہون یا سرورِ دین
دامِ گیسو مین نہین تیرے مقید خالص

آکے کرتے ہین زیارت تیرے روضہ کی ملک
نہین انسان ہی ترے زائر مرقد خالص

لب چمٹ جائین نہ کیون فرطِ حلاوت سے مرے
یا محمدؐ ہے ترا نام مقند خالص

دخل ظلمت کا نہین اوسمین ہر مطلق احسن
نورِ رحمت سے ہی پُر نور وہ مشہد خالص

(ردیف ضاد)

شیدا ہُے قد کو تیرے صنوبر سے کیا غرض
مفتون رخ کو تیرے گُل تر سے کیا غرض

عاشق ہون یا نبیؐ لب و دندان کا آپ کے
کیا کام مجھکو لعل سے گوہر سے کیا غرض

تیرا مطیع ہون ترے رخ کا ہون شیفتہ
کیا کام آئینہ سے سکندر سے کیا غرض

خود عشق روضہ تک ترے پہنچائیگا مجھے
یا مصطفےٰؐ مجھے کسی رہبر سے کیا غرض

روزِ ازل سے تشنۂ دیدار ہون ترا
زمزم سے کیا غرض مجھے کوثر سے کیا غرض

رہتی تھی ساتھ جنگ مین فوجِ ملائکہ
اونکو جہان کے حشمت و لشکر سے کیا غرض

انگشت کے اشارے سے مہ کو کیا دو نیم
اوس ترکِ دین کو مؤمنو خنجر سے کیا غرض

خواہش جسے ہو دولتِ وصلِ رسولؐ کی
کیا کام اوسکو زر سے تونگر سے کیا غرض

جسکو ہو عشق رنگِ طلائیِ مصطفےٰؐ
ای مُنعمو تمھارے اوسے زر سے کیا غرض

لیٹون تری زمین پہ چوکھٹ پہ سر رکھون
تکیہ سے کیا غرض مجھے بستر سے کیا غرض

احسن سوئے مدینہ چلا جائے گا ابھی
خویشون سے کیا غرض ہو اوسے گھر سے کیا غرض

جلد دکھلاؤ مجھے یا شہِ دوران عارض
ہجر عارض سی ہوئی ہے تپ ہجران عارض

نہ دہن غنچہ ترا ہے نہ گلستان عارض
حوض کوثر ہے دہن گلشن رضوان عارض

لب و دندان ہین ترے یا کہ ہین لعل و گوہر
مہ و خورشید ہین یا یہ ترے لمعان عارض

یا نبیؐ بلبلِ شیراز بھی دیکھے تو کہے
حاشیہ خط ہے ترا اور گلستان عارض

رخِ حضرتؐ کا ہون مشتاق سکندر کی طرح
آبِ حیوان ہے عرق چشمۂ حیوان عارض

یا نبیؐ کب اوسے بھائین در و یاقوت و قمر
جسنے دیکھے ہون تمھارے لب و دندان عارض

ہے بجا کون و مکان تمسے جو پُر نور ہوا
نور مین ہین مہ و خور سے بھی دوچندان عارض

یا نبیؐ اوڑتی جو دیکھون ترے رخپر تو کہون
زلف تیری ہے پری اور پرستان عارض

فلکِ حسن ہو تم گلشن خوبی تم ہو
زلف سنبل ہین تمھارے مہ تابان عارض

دیکھون کس روز پھلے پھولے نہالِ امید
کب نظر آئے محمدؐ کا زنخدان عارض

باندھتا ہون جو تصور تو نظر آتے ہین
یا نبیؐ مجھسے نہین آپکے پنہان عارض

باغِ عالم مین یقین بلبلِ نالان مین ہون
اور ہین سرورِ دین کے گل خندان عارض

اے شفا بخشِ مریضانِ گنہ کرنا علاج
ترے احسن کو ہوئی ہے تپ عصیان عارض

چہرہ حضرتؐ ہے قرآن اور ہے تفسیر خط
وصف مین کیا اوسکے مجھسے ہو سکے تحریر خط

گر ثنائے خطِ احمدؐ مین کرون تحریر خط
جز خطِ ریحان کوئی کب ہو سکے تسطیر خط

یا محمدؐ کاش اگر نامہ پہنچ سکتا تمھین
روز لکھتا شوق سے یہ عاشقِ دلگیر خط

گر لکھون تعریف مژگانِ محمدؐ مصطفےٰ
منکرونکے حق مین بیشک ہوگا مہر انیر خط

چشم حضرتؐ کی ثنا مین کیا ہوا مجھسے قصور
دیکھتے ہین کسلئے میرا یہ آہو گیر خط

اب نہین تابِ جدائی اور نہین تابِ فراق
اے صبا پہنچا مدینہ مین کسی تدبیر خط

ہے خطِ گلزار لاثانی خط روئے نبیؐ
کیا کسی کاتب سے ایسا ہو سکے تسطیر خط

جا بجا لکھا ہوا ہے وصف ابروئے نبیؐ
بیگمان ہے منکرونکے حق مین یہ شمشیر خط

نامۂ اعمال مین ہے جابجا مدحِ نبیؐ — حشر مین ہوگا مرا یہہ باعثِ توقیر خط
جو خطِ حضرتؐ کو دیکھے وہ مسخّر کیون نہو — سرمۂ تسخیر کی رکھتا ہے وہ تاثیر خط
ایک عالم کو حدیثون نے مسخّر کرلیا — یا نبیؐ لاریب یہ ہے نسخۂ تسخیر خط
دعوےٰ تحریرِ وصفِ زلفِ حضرتؐ جب کیا — خامۂ مجنون کے حقمین بنگیا زنجیر خط

جنتی جنکو لکھا احسن وہ ہونگے جنتی
سرورِ دنیا و دین کا ہے خطِ تقدیر خط

حشر کے روز کہینگے یہہ گنہگار فقط — کام آئی کرمِ سیدِ ابرار فقط
تو وہ دلبر ہے کہ مشتاق ہے عالم تیرا — مین ہی بیچارہ نہین طالبِ دیدار فقط
شبِ فرقت کو مری روز منوّر کیجے — اب دکھادیجے ذرا روے پر انوار فقط
ماسوا اسکے نہین شام و سحر کام مجھے — یاد آتے ترے گیسو و رخسار فقط
خالقِ ارض و سما بھی ہے ثناگو تیرا — نہین مخلوق ثناخوان تری زنہار فقط
شبِ معراج تھے مشتاق ترے حور و ملک — حق تعالیٰ ہی نہ تھا طالبِ دیدار فقط
ٹکٹکی باندھکے ہر نخلِ چمن تکتا ہے — منتظر ہے نہ ترا نرگسِ بیمار فقط
ملک و جن و بشر جھکتے ہین تیرے در پر — کچھ خمیدہ نہین ہی گنبدِ دوّار فقط

ہے چراغِ سحری ہجر مین تیرے احسن
اک رمق باقی رہی ہے شہِ ابرار فقط

اپنے دل کا مُنھ سوا جب ہے مجھپر احتیاط — خانۂ عشقِ نبیؐ کا چھوڑون کیونکر احتیاط
زاہد و خوفِ جہنم ہم گنہگارون کو کیا — شافعِ محشر رہینگے روزِ محشر احتیاط
احتیاطِ دولتِ عشقِ نبیؐ رکھتا ہون یون — جیسے سیم و زر کا رکھتے ہین توانگر احتیاط
مثلِ اول تا نہین سارق چرا لیجاے اِسے — رکھیے اِس دیوان کا مہرسے یا پیمبرؐ احتیاط
مین تو خواہانِ اجل فرقت مین ہون بیساختہ — ہو نہین سکتا ہی مجھسے یا پیمبرؐ احتیاط

چاہتا ہے دل نہ لون نام محمدؐ بے وضو
پر ہو مجھ عاصی سے ای ہمدم یہ کیونکر احتیاط

عشقِ دندانِ نبیؐ سے امن مین ہو دل مرا
تو یہان تو درج کار کھتے ہین گوہر احتیاط

آپکی فرقت مین نقدِ جان تلف ہونیکو ہے
یا محمدؐ رکھئے اوسکا بہرِ داور احتیاط

فرقتِ احمدؐ مین خود مضطر رہا کرتا ہون مین
کیا رہے مجھسے ترا ای قلبِ مضطر احتیاط

لشکرِ رنجِ جدائی نے ہے گھیرا اب مجھے
کیا ہوا اپنا مجھسے ای محبوبِ داور احتیاط

دفن کر احسن کو یثرب مین نہ کر مٹی خراب
ای فلک اتنا تو کر بہرِ پیمبرؐ احتیاط

(ردیف ظ)

مرا ہے گیتی و عقبیٰ مین مصطفیٰ حافظ
نہ دوسرا ہین کوئی بھی ہو دوسرا حافظ

ہوا ہے لطفِ شفیع الوریٰ مرا حافظ
کہے نہ کیون مجھے خوف و خطر خدا حافظ

مرینگے الفتِ زلف و رخِ نبیؐ مین جو ہم
پڑھینگے قبر پہ واللیل والضحیٰ حافظ

جہان نہین قبر مین محشر مین باغ جنت مین
سوائے سرورِ دین کون ہو مرا حافظ

ازل سے ابروی چشمِ نبیؐ کا عاشق ہون
مجھے تو سورۂ صاد اور نون پڑھا حافظ

بچا ہوا ہے وہی رنج و آفت و شر سے
خدا ہے جسکا نگہبان و مصطفیٰ حافظ

نبیؐ کی ہجر مین کہتی ہو روح تن سے مرے
نہین کچھ آج سے تیرا مرا خدا حافظ

نبیؐ کے مصحفِ رخ کی ثنا ہے حفظ مجھے
عبث جہان مین نہ مشہور مین ہوا حافظ

نہین ہے رہزنِ ابلیس کا کچھ اندیشہ
شارعِ دین کا ہمارے ہو مصطفیٰ حافظ

کرون نہین ناز نہ کیون اپنی خوش نصیبی پر
کہ مجھکو سرورِ عالم سا مل گیا حافظ

زمینِ ہند مبارک تمہین ہوا ہے یارو
چلا ہے سوئے عرب احسن اب خدا حافظ

مجھکو دوزخ سے خوف کیا واعظ
مین ہون مداحِ مصطفیٰ واعظ

مین ہون یادِ نبیؐ مین گوشہ نشین
گردشین کر تو جا بجا واعظ

تونے وصفِ نبیؐ سے شاد کیا
آج تجھسے ہین خوش ہوا واعظ

کر بیان وصف باغ یثرب کا
مدح جنت نہ تو سنا واعظ

عاصیون کو نہین غمِ عصیان
بخشوا ئینگے مصطفیؐ واعظ

خوف کیا ہے عذاب محشر کا
ہوگا شافع نبیؐ مرا واعظ

جامِ کوثر مجھے علیؑ دینگے
تشنگی سے ہو خوف کیا واعظ

مجھکو قہرِ خدا سے کیا دہشت
ہے وسیلہ رسولؐ کا واعظ

ہوگیا ہین نبیؐ کا دیوانہ
فرض و سنت ہے مجھکو کیا واعظ

پی مئے عشقِ مصطفیٰ تو بھی
ہین تو جی بھر کے پی چکا واعظ

احسنِ زار کو دو عالم ہین
ہے محمدؐ کا آسرا واعظ

از لطف زبان [illegible] شفیع

شکر ہے خالق نے ہمکو وہ دیا بہتر شفیع
جسکو روزِ حشر گردانینگے پیغمبرؐ شفیع

روز محشر عاصیون کے ہونگے پیغمبرؐ شفیع
کب کوئی ہوگا سوا اونکے سرِ محشر شفیع

آپکی ہر جنبشِ لب مین ہین لاکھون بخششین
آپ سے کوئی نبی ہرگز نہین بہتر شفیع

ذکر خوفِ حشر واعظ کر نہ میرے سامنے
ہونگے مجھ عاصی کے خود وہ شافع محشر شفیع

کیا عجب دوزخ کے بدلے گر مجھے جنت ملے
یا محمدؐ آپ سا جب ہے کرم گستر شفیع

شادمان ہوگا دلِ ناشاد میرا عاصیو
حشر مین لینگے خبر جب میری وہ اکبر شفیع

کیون تو گھبراتا ہے ایسا بے وسیلون کی طرح
ہونگے حضرت روزِ محشر اے دلِ مضطر شفیع

لاکھ عاصی ہو کوئی پر قہرِ داور سے بچے
لطف فرمائیگا روزِ حشر وہ جسپر شفیع

کیون نہ طوفانِ بلا سے کشتیِ امت بچے
جبکہ وہ نوحؑ زمان ہوگا دمِ محشر شفیع

کیا ہے غم گر عاصیو ہین سب سے عاصی تر ہمین
یا نبیؐ جب سب شفیعون سے ہو تم بڑھکر شفیع

خوف روزِ حشر کا کیا یا محمدؐ مصطفیٰ

آپ سا رکھتا ہے جب یہ احسنِ کمتر شفیع

جل رہا ہون ہجر مین یا مصطفٰے مانند شمع
اشک عارض پر مرے ہین برملا مانند شمع

آتشِ ہجرِ نبیؐ سے جل رہا ہو دل مرا
آہ وزاری بیقراری ہے بجا مانند شمع

شمعدان کا کیون نہو وہ پیر گمان اپنے مجھے
جبکہ عشقِ ساق اسمین ہو ترا مانند شمع

گر رخِ تابانِ حضرتؐ کی لکھون مدح و ثنا
ہر الف دیوان کا ہو پرضیا مانند شمع

غم نہین گر سر بھی جائے عشقِ احمدؐ مین مرا
اور افزون شعلہ زن ہوجاؤنگا مانند شمع

کر دیا اے سوزِ عشقِ نورِ حق تو نے مجھے
روشنی افزائے بزمِ دہر کیا مانند شمع

کیا عجب گر خانۂ تاریک دل روشن ہوا
پرضیا ہے داغِ عشقِ مصطفٰےؐ مانند شمع

کیون نہ پروانہ کی صورت جان ہم قربان کرین
یا نبیؐ چہرہ ترا ہے پرضیا مانند شمع

جب جنونِ عشقِ روئے مصطفٰےؐ مین روئے ہم
بنگئے اشکِ روان زنجیر پا مانند شمع

ہے مرا سینہ یقین فانوس آسا یا نبیؐ
اور داغِ غم ہے اُسمین آپکا مانند شمع

پائینتی قبرِ نبیؐ کے سر سے چلنا ہے قبول
موم کا مجھکو بنادے یا خدا مانند شمع

کاش گر شمعِ لحد بنتا رسول اللہؐ کا
سوزِ فرقت سے نہ جلتا دل مرا مانند شمع

تا قیامت کیون نہ روشن نامِ احسن کا رہے
ایک اک مصرع ہے اسکا پرضیا مانند شمع

(ردیف الغین)

سنکے اوصافِ نبیؐ ہوتا ہون ایسا باغ باغ
جیسے ہوجاتا ہے کوئی سنکے مژدہ باغ باغ

دیکھکر مین تمکو ہوجاؤنگا ایسا باغ باغ
تابعینؓ جیسے رہا کرتے تھے شاہا باغ باغ

زاہدون کو ہے غمِ محشر مجھے تو ہے خوشی
مژدۂ وصلِ نبیؐ سے دل ہے میرا باغ باغ

رنگ و بو مین کوئی گل تجھسا نہین پایا کہین
یا محمدؐ بنکے بلبل مین نے ڈھونڈا باغ باغ

ہائے کب دیکھونگا تمکو یا محمدؐ مصطفٰےؐ
ہائے کسدن یہ دلِ ناشاد ہوگا باغ باغ

بخشوا لینگے محمدؐ حق تعالیٰ سے مجھے
کیا غمِ عصیان ہے مجھکو دل ہے میرا باغ باغ

شادیِ دنیا سے بہتر ہے غمِ احمدؐ مجھے
عشقِ احمدؐ سے مرا دل ہوگیا باغ باغ

سرو کوئی ہمسرِ قدِ نبیؐ پایا نہین
بنکے قمری مدتون گو مین نے ڈھونڈا باغ باغ

ذکرِ یثرب سے ہوا کرتا ہون زاہد شاد یون
سنکے نامِ خلد تو ہوتا ہی جیسا باغ باغ

مدح خوانی ہے تری لاریب سامانِ طرب
دل رہا کرتا ہی کیا کیا شاد کیا کیا باغ باغ

مین قد و عارض کا شیدا ہون تمھارا یا نبیؐ
سرو گل کے قمری و بلبل ہین جویا باغ باغ

یہ بھی ہے اعجاز تیرا یا محمدؐ مصطفےٰ
تیرے عاشق رہتے ہین باہم ہمیشہ باغ باغ

ہے غمِ جانسوز غمِ ہجرِ رسول اللہؐ کا
ہمدمو کیا خاک دل میرا رہیگا باغ باغ

اے گلِ گلزارِ دین تیری جدائی کے سبب
باغِ عالم مین رہا کب دل ہمارا باغ باغ

کیا طرب انگیز احسن محفلِ میلاد ہے
ہوگیا دل حاضرونکا بیجا باغ باغ

حضرت سے مین ہوا نہین دوچار وادریغ
نکلی نہ دل سے حسرتِ دیدار وادریغ

کیونکر نہ لب پہ ہو میرے ہر بار وادریغ
دیکھا نہ روئے سیدؐ ابرار وادریغ

دکھلاکے زلف کیسے رہا مجھکو یا نبیؐ
دامِ بلا مین ہون مین گرفتار وادریغ

بہرِ خدا کبھی تو عیادت کو آئیے
فرقت مین ہون مین آپکے بیمار وادریغ

کیجے علاج دردِ جدائی کا یا نبیؐ
بڑھتا چلا ہے روز یہ آزار وادریغ

بدحال ہجر مین دلِ پرداغ ہے ترے
وقتِ خزان مرا یہ ہے گلزار وادریغ

آنکھونمین اشک دلمین الم لب پہ ہے فغان
یاشاہ حال ہجر مین ہے زار وادریغ

پھولا نہ نخلِ آرزوئے دل کبھی مرا
آیا نظر نہ وہ گلِ رخسار وادریغ

بہرِ خدا سنو مری فریاد شاہِ دین
کرتا ہے ظلم چرخِ ستمگار وادریغ

فرقت مین مصطفےٰ کے شبستان مزار ہے
تاریکیِ لحد ہے شبِ تار وادریغ

باغِ امید مین مرے آئی بہار کب
دیکھی نہ آپ کی کبھی رفتار وادریغ

در تک ترے رسائی نہین میری وانصیب
سر پہ نہین وہ سایۂ دیوار وادریغ

بے لطف سیرِ باغ ہے ہجرِ رسولؐ مین
گل بھی مری نگاہ مین ہے خار وا دریغ

للہ آپ مجھکو سبکدوش کیجئے
بارِ گناہ سے ہون گرانبار وا دریغ

احسن کو تیرے ہجر مین گلشن ہے قتلگہ
گل خون ہے شاخ تیغ سنان خار وا دریغ

(ردیف فا)

رافع ہر الم درودِ شریف
دافع درد و غم درودِ شریف

تم پڑھو دمبدم درودِ شریف
برسرِ شر ذی حشم درودِ شریف

کیون نہ طاؤسِ دل ہو اس سے خوش
ہے سحابِ کرم درودِ شریف

عاشقانِ نبیؐ کو شیر و شکر
منکرون کو ہے سم درودِ شریف

ہے مفرح مگر کوئی معجون
دور کرتا ہے غم درودِ شریف

ذِکْرُکَ کَاللِّسَانِ فِي الْفَهِيِ
ہے خدا کی قسم درودِ شریف

پڑھتے ہین شوق و سے تمپر ہم
یا نبیِ امم درودِ شریف

صفحۂ دل پہ اہلِ عرفان کے
مؤمنو ہے رقم درودِ شریف

رخ و زلفِ نبیؐ پہ پڑھتا ہون
روز و شب دمبدم درودِ شریف

بس مریضانِ درد و غم کے لئے
ہے دوا سے نہ کم درودِ شریف

دلِ احسن پہ نقش ہو یارب
مثلِ نقشِ درم درودِ شریف

جسکی پڑ جائے نظر روئے پیمبرؐ کیطرف
بھولے سے بھی نہ وہ دیکھے مہِ انور کیطرف

گر نظر آئے تو یون دیکھون رخِ حضرتؐ کو
جسطرح دیکھتی بلبل ہے گلِ تر کیطرف

مین ہون شیدائے رخِ احمدؐ مرسل ایدل
کسلئے دیکھون گلستا نمین صنوبر کیطرف

یا نبیؐ تیری شفاعت کی ہمین ہمت ہے
بیخطر جائینگے ہم عرصۂ محشر کیطرف

تیری رویت جو میسر ہو تو کس شوق سے ہم
جانبِ رخ کبھی دیکھین تو کبھی سر کیطرف

حاجیو حاجی و زائر بہ مجھے اللہ کرے
لیچلے کعبہ سے اوس روضۂ اطہر کیطرف

پاؤن ٹھہریگا خوشی سے نہ زمین پر میرا
جانے نکلونگا جو مین کوئے پیمبرؐ کیطرف

کرکے ہجرت جو مدینہ کو چلا جاؤن مین
پھیر لائے نہ خدا مجھکو میرے گھر کیطرف

یادِ دندانِ و رخِ سرورِ دین مین شب بھر
دیکھتے رہتے ہین ہمتو مہ و اختر کیطرف

ہے یقین دیدۂ خورشید مین آئے پانی
اک نظر دیکھے جو تیرے رخِ انور کیطرف

التجا احسنِ کمتر کی یہی ہے ہر دم
مجھکو لیجائے شہِ دین کے خدا در کیطرف

خالِ حضرتؐ کی ہوئی مجھسے نہ تل بھر تعریف
زلف شہ کی نہ ہوئی بال برابر تعریف

ابروئے احمدؐ مرسل کی لکھون گر تعریف
منکرو تیغ کا دکھلائیگی جوہر تعریف

کیا عجب قندِ مکرّر کا سخن مین ہو مزہ
لبِ شیرین کی ترے کی ہو مکرّر تعریف

کیا بشر بلکہ ملک بھی ہین ثنا خوان تیرے
کیا ملک بلکہ ہے کرتا تری داور تعریف

موجبِ وصفِ محمدؐ ہے ربیع الاوّل
ہوتی ہے آپکی اس ماہ مین گھر گھر تعریف

جن و انسان و ملائک ہین ثنا خوان تیرے
یہ زمین پر تو وہ کرتے ہین فلک پر تعریف

گر لکھون رنگ طلائیِ محمدؐ کی ثنا
شاہدِ نظم کو ہو جائے گا زیور تعریف

وصف مین تیرے ہے معجونِ مفرّح کا اثر
شاد ہوتا ہے مرا دل تیری سنکر تعریف

کیا شبِ قدر کی مین قدر کرون اس سے فزون
زلفِ مشکین کی پڑھونگا تری شب بھر تعریف

مثلِ پروانہ وہان آتے ہین تیرے عاشق
شمع رخکی ترے ہوتی ہے جہان پر تعریف

مین نے احسن کی سنائی یہ غزل وہ تمکو
جابجا جسکی کہ کرتے ہین سخنور تعریف

یون رخِ حضرتؐ کی ہم پڑھتے ہین مدحت صاف صاف
جسطرح کرتے ہین قرآن کی تلاوت صاف صاف

سرورِ عالم نے ظاہر کی شریعت صاف صاف
منفجرِ آدمؑ نے واضح کی طریقت صاف صاف

(ردیف قاف)

اپنے رہبرؐ نے دکھائی سبکو راہِ معرفت — اپنے پیغمبرؐ نے ظاہر کی حقیقت صاف صاف

منکرِ حضرتؐ سے کب ڈرتے ہیں ہم ای بدمو — پڑھتے ہیں ہر وقت ہم اوصاف حضرتؐ صاف صاف

بارہا سنگ و شجر نے روبرو بوجہل کے — دی محمدؐ کی نبوّت کی شہادت صاف صاف

عرضِ حالِ دل کی یا حضرت مجھے حاجت نہین — آپ پر ظاہر ہی میری ساری حالت صاف صاف

جابجا دیوان مین وصفِ روئی حضرتؐ ہے رقم — ہین مضامین اپنی آئینہ کی صورت صاف صاف

کون عالم مین ہوا مثلِ رسولؐ اللہ فصیح — ہر حدیثوں سے عیان انکی فصاحت صاف صاف

وہ بھی دن مجھکو خدا دکھلائے ای حاجت روا — آگے روضہ پر کرونمین عرض حالت صاف صاف

مین ہون شیدائے نبیؐ اور حور کا شیدا ہے تو — حشر مین کھلجائیگی زاہد حقیقت صاف صاف

جانتی ہے تجھکو سب خلقِ خدا احسن فصیح
ہر کسی پر ہے عیان تیری حقیقت صاف صاف

ز فصاحت

ز مدینہ وطن کا عاشق

روزِ میثاق سے ہون شاہِ زمن کا عاشق — نہ کسی سیم تن و غنچہ دہن کا عاشق

قمریو مین نہین شمشادِ چمن کا عاشق — ہون مگر قامتِ سلطانِ زمن کا عاشق

ہون سراپائے شہنشاہِ زمن کا عاشق — قد و قامت کا رخ و سر کا دہن کا عاشق

جنّت و حلۂ جنّت کا نہین مین طالب — ہون مدینہ کی زمین اور کفن کا عاشق

ترے ہر خرو کا عاشق ہی جہان مین ہر اک — کوئی رخسار کا ہر کوئی دہن کا عاشق

عاشقِ زار مدینہ ہون ازل سے مین تو — نہ یمن کا نہ ختن کا نہ عدن کا عاشق

تری الفت مین الم کو بھی سمجھتا ہو خوشی — تجھسے شاکی نہین یہ رنج و محن کا عاشق

قفسِ ہند مین کیونکر نہ وہ گھبرا جائے — بلبلِ دل ہے مدینہ کے چمن کا عاشق

جب سے لکھتا ہون مدینہ کی ثنا ای احسن
تب سے ہے ایک جہان میرے سخن کا عاشق

جو ہے محبوب خدا ہے وہی میرا معشوق — ایسا ذیجاہ کسیکا بھی نہ ہوگا معشوق

ہند مین یہ ترا عاشق ہے جدائی مین تپان
رحم کر جلد مدینہ سے کہین آ معشوق

اللہ اللہ یہ تیری شان رسولِ عربی
کہ ہوا روزِ ازل سے تو خدا کا معشوق

کبھی گریان کبھی نالان کبھی رہتا ہون حزین
رنج فرقت مین اٹھاتا ہو نہین کیا کیا معشوق

اس تمسک سے تو سب کا تو ہی ٹھہرا دلبر
سب کا معشوق خدا تو ہی خدا کا معشوق

رحم کر مجھپہ بُلا مجھے جلد مدینہ مین
ہے یہی حسرت وارمان و تمنا معشوق

معجزون سے ترے ثابت ہی کہ تو رکھتا ہے
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا معشوق

عاشقو نہین کوئی ہوگا نہین مجھسا عاشق
خوبرو یو نہین نہ ہوگا کوئی تجھسا معشوق

نام تعظیم سے سب خلق خدا لیتی ہے
تیرے باعث ہے مدینہ کا یہ رتبا معشوق

کام حوروں سے مجھے ہو نہ غرض پریوں سے
مین ازل سے ہون ترا والہ و شیدا معشوق

رنگ لاتا نہ گلِ عشق نہ عاشق ہوتے
باغِ عالم مین اگر تو نہین ہوتا معشوق

گو اُولُو العزم نبی اور بھی دنیا مین ہوئے
پر نہ اونمین بھی ہوا کوئی خدا کا معشوق

کیون نہ نازان ہو مقدر پہ یہ احسنؔ اپنے
جبکہ ہاسرورِ دین آپ سا دیکھا معشوق

ل

جو مہر روئے نبی تجھکو ضو دکھائے فراق
چراغ صبح کے جیسا تو جھلملائے فراق

نبی کا وصل دکھا یفلک بجائے فراق
کرم یہ ہو کہ نظر تک نہ میری آئے فراق

گلِ امید وصالِ نبی گیا تاراج
بُری ہے بادِ خزانسے تو اے ہوائے فراق

یہ میرے عشق کی خوبی ہے ورنہ کیا ممکن
کہ مجھ سے عاشقِ حضرت کو تو ستائے فراق

فراق حاکم ظالم تو ملکِ عشق مین ہے
ترے نہ ملک مین واقف کوئی بھی آئے فراق

نبی کو ہجر مین کرتے ہین روز و شب نالہ
ہمارے نالہ کو سنتی ہی کب بلائے فراق

رسولِ پاک کی فرقت مین لب پہ آتا ہے
کبھی تو ہائے فراق اور کبھی تو وائے فراق

نگاہِ لطف ہو بیمار پر خدا کے لئے
مرے مسیح ترے ہاتھ ہی دوائے فراق

(ردیف کاف)

نظر اوٹھا کے نہ دیکھونگا اوسکو اے احسن
جو حور بنکے بھی میرے حضور آئے فراق

یا شہِ دوجہان سلامٌ علیک
سرورِ انس و جان سلامٌ علیک

گمرہون کو دکھائی تمنے راہ
ہادیِ گمرہان سلامٌ علیک

تم شفیعِ گناہگاران ہو
شافعِ عاصیان سلامٌ علیک

رخِ انور دکھاؤ بہرِ خدا
مہرِ برجِ زمان سلامٌ علیک

لب پہ جاری ہے عاجزونکے یہی
حامیِ عاجزان سلامٌ علیک

تم سلیمان سے بھی ہو عالیجاہ
بادشاہِ شہان سلامٌ علیک

جن و انس و ملک ترے ہین مطیع
شاہِ کون و مکان سلامٌ علیک

دوجہان آپ سے منور ہے
خاتمِ مرسلان سلامٌ علیک

کہہ یہی روز و شب تو اے احسن
یا نبیِ زمان سلامٌ علیک

بارِ فرقت شہِ دین ہم پہ اوٹھائین کبتک
سر ضعیفون کی طرح آہ جھکائین کبتک

روئے حضرت تو دکھا چشمِ تصور ہمکو
آنکھ مین شکلِ خیالی کو جمائین کبتک

ابتو بلوائیے بس ملکِ عرب مین ہمکو
یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کبتک

آپ ہی وصل سے تسکین دمِ وقت دیجے
برقِ سینہ دلِ مضطر کو بنائین کبتک

خوف ہے نوح کا طوفان نہین برپا ہو جائے
آپکے ہجر مین ہم اشک بہائین کبتک

تم اگر آکے مناؤگے تو من جائیگا
دلِ ناداں نہین منتا ہے منائین کبتک

ہمکو دکھلاتے نہین آپ جمالِ دلکش
التجا کیلئے ہم ہاتھ اٹھائین کبتک

ہمکو منظور نہین ہو کہ یہ بستی اجڑے
ملک دلمین تمھین یا شاہ بسائین کبتک

تنگ آئے ہین جدائی سے تمھارے احسن

صدمے فرقت کے تمھارے وہ اٹھائین کبتک

ہے ماتمِ نبیؐ سے گریبان چاک چاک
مغموم دل ہے اور ہو دامان چاک چاک

تارِ کرم سے کرتو رفو وصلِ مصطفیٰؐ
ہے مدتون سے دامنِ ارمان چاک چاک

باغِ جہا نمین ماتمِ ہجرِ رسولؐ سے
مانندِ گل مرا ہے گریبان چاک چاک

سنکر ثنائے خنجرِ ابروئے مصطفیٰؐ
ہوتا ہے صدرِ منکرِ شیطان چاک چاک

دستِ جنون کا ہجرِ نبیؐ مین یہ حال ہے
کرتا نئے نئے ہے گریبان چاک چاک

رویا ستون بھی جب غمِ فرقت مین آپکے
کیا ہے عجب جو ہو دلِ انسان چاک چاک

تیرے ضیائے سے شکلِ کتان ای مہِ زمان
ہوجائے چادرِ مہِ تابان چاک چاک

دستِ جنون کا حال لکھون اپنے مین اگر
ہوجائے یا نبیؐ مرا دیوان چاک چاک

وہ مہ تو ہے کہ شکلِ کتان نور سے تیرے
ہوگیتم حسنِ یوسفِ کنعان چاک چاک

روزِ ازل سے خنجرِ ہجرِ رسولؐ سے
ہے غنچہ کی طرح دلِ پنہان چاک چاک

احسن رسولِ پاکؐ نے پائی ہی جب وفات
غمسے ہوئے ہزارون گریبان چاک چاک

(ردیف لام)

قصرِ جنت سے بھی بہتر ہے شبستانِ رسولؐ
بڑھکے رتبہ مین ہین حورون سے کنیزانِ رسولؐ

کوئی ہمدرد نہین حال کہون مین کس سے
مرگ سے بد ہے خدایا غمِ ہجرانِ رسولؐ

اشکباری سے ہوئی اپنی جہان پر ظاہر
کب چھپانے سے چھپی الفتِ دندانِ رسولؐ

کسی صورت نہ پریشانی ہماری جائے
جبتلک آئے نہ نظر زلفِ پریشانِ رسولؐ

آتشِ ہجر سے جلتا ہون سراپا ایدل
ہے لقب میرا بجا سروِ چراغانِ رسولؐ

ایک مدت سے ہون ای گل مین ثناخوان تیرا
شعرا کیون نہ کہین بلبلِ بستانِ رسولؐ

تیری گرمی سے نہین میری جلن اور ہی ہے
یاد ای مہر ہے آیا رخِ تابانِ رسولؐ

غم نہین مہرِ قیامت سے مجھے اے واعظ
سایہ مین بیٹھ رہونگا تہِ دامانِ رسولؐ

میری وحشت کا تقاضا ہے یہی شام و سحر
کب چلیگا تو سوئے دشت و بیابانِ رسولؐ

جن و انسان و ملک پر ہے حکومت اونکی
عرش تک فرش سے ہین تابعِ فرمانِ رسولؐ

کیا ملک کیا بشر و جن و پری اے احسن
کون عالم مین نہین بندۂ احسانِ رسولؐ

ہون فراقِ احمدِؐ مرسل مین گریان آجکل
وصل کا حد سے بڑھا ہے اونکے ارمان آجکل

اے گلِ دین کب مجھے ہے تابِ ہجران آجکل
ہون برنگِ عندلیبِ زار نالان آجکل

یا محمدؐ روز و شب مداح ویسے ہون تیرا
مشتہر عالم مین ہون تیرا ثنا خوان آجکل

یا محمدؐ وحشتِ دل جوش پر ہے اندنون
یاد آتا ہے مدینہ کا بیابان آجکل

ہے تصور مجھکو تصویرِ رسول اللہ کا
صورتِ نادیدہ اے دل ہے نمایان آجکل

یا محمدؐ رنجِ فرقت سے تڑپے رہتا ہون مین
گاہ مضطر گاہ نالان گاہ گریان آجکل

آتشِ فرقت سے ہون سوزان و گریان آپکی
شمع کے مانند میرا تر ہے دامان آجکل

حشر ہے نزدیک آیا پر امیدِ وصل سے
ہے دلِ مغموم میرا کیا ہی شادان آجکل

ہو منور عشقِ رخِ تابانِ شاہِؐ دین سے دل
ہوگیا ہے برجِ خورشیدِ درخشان آجکل

حشر مین کیجئے شفاعت جلد میری یا نبیؐ
بید آسا خوفِ عصیان سے ہون لرزان آجکل

عشقِ قدِ شاہِ دین مجھکو ہوا ہے اندنون
خار ہے آنکھون مین شمشادِ گلستان آجکل

تیری فرقت مین جو روتا ہون تو کہتا ہے یہ دل
کیسا ہے موسم برستا ہے یہ باران آجکل

گو کہ لاکھون ہین جہا مین شاعرانِ نغز گو
پر ہے احسن سا کہان کوئی سخندان آجکل

کب نبیؐ کی ہوگی رویت ہائے دل افسوس دل
ہوگی کسدن تجھکو صحبت ہائے دل افسوس دل

عالمِ رویا مین بھی رویت نہین اونکی ہوئی
کسقدر ہے خفتہ قسمت ہائے دل افسوس دل

خواب مین بھی وہ نہین دکھلاتے ہین اپنا جمال
کیون انھین ہے مجھسے نفرت ہائے دل افسوس دل

مین نے دیکھا ہی نہین ابتک جمالِ مصطفیٰؐ ـ رہ گئی یہ ایک حسرت ہائے دل افسوس دل
ایک مدت سے مریضِ عشقِ پیغمبرؐ ہون مین ـ کب میسر ہوگی صحت ہائے دل افسوس دل
عمر بھر مین نے لکھی گو مدحتِ سلطانِ دین ـ رہ گیا پر حقِ مدحت ہائے دل افسوس دل
شادیِ دنیا سے کب حاصل مجھے ہوگی خوشی ـ جب ہے اُنکا رنجِ فرقت ہائے دل افسوس دل
عیش کو کرتا ہے کڑوا اور شادی کو غمی ـ ہے وہ رنجِ ہجرِ حضرتؐ ہائے دل افسوس دل
فرقتِ زلفِ پریشانِ رسول اللہ سے ـ کیا پریشان ہے طبیعت ہائے دل افسوس دل
روضۂ پاکِ جنابِ احمدِ مختار کی ـ کب مجھے ہوگی زیارت ہائے دل افسوس دل
رستگاری کی ہے صورت شہ کی ثنا ـ کیون مجھے ہے اس سے غفلت ہائے دل افسوس دل
بارِ ہجرانِ نبیؐ کیسا اٹھایا جائے گا ـ مجھ سے عاجز پر یہ زحمت ہائے دل افسوس دل

کسطرح مانندِ احسن وصفِ حضرتؐ مین لکھون
کب مجھے رہتی ہے فرصت ہائے دل افسوس دل

ہمین تو خون رولاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ ـ کلیجا منہ کو لاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
کبھی نالان کبھی گریان کبھی بیتاب رہتا ہون ـ الم کیا کیا دکھاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
ابھی ہمکو گئے ہیہات دنیا سے رسول اللہ ـ پیاپے یاد آتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
مثالِ شمع اس بزمِ جہان مین ہمہ مو ہر دم ـ میرے آنسو بہاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
جہان مین کون ہے ایسا نہو غم جسکو حضرتؐ کا ـ نہین کسکو رولاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
ہمیشہ غم مین کھاتا ہون یہی میری غذا ٹھہری ـ یہی مجھکو کھلاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
کفِ افسوس ملتے ہین گریبان چاک کرتے ہین ـ ہمین جب یاد آتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ
بجائے اشک خون بہتا ہے آنکھون سے سرِ محفل ـ یہی تو رنگ لاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ

بسانِ شمع اس بزمِ جہان مین رات بھر احسن
مرے دلکو جلاتی ہے وفاتِ احمدِ مرسلؐ

یارسولِ پاک یزدان الصلوٰۃ والسلام
ای نبیِ جن وانسان الصلوٰۃ والسلام

یا دلیلِ ذاتِ رحمان الصلوٰۃ والسلام
یا شہِ جملہ رسولان الصلوٰۃ والسلام

روشنی سے تیرے زائل کفر کی ظلمت ہوئی
آفتابِ چرخِ ایمان الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ ہون کھڑا ہین محفلِ میلاد مین
شوق سے لب پر ہی ہر آن الصلوٰۃ والسلام

جان بلب مین ہجر بن ہون آیئے بہرِ خدا
ای شفیقِ جان نثاران الصلوٰۃ والسلام

تمنے گمراہون کو دکھائی ہی راہِ دینِ حق
رہنمای راہِ ایمان الصلوٰۃ والسلام

ہون مریضِ دردِ عصیان ای مسیحای زمان
جلد کیجے میرا درمان الصلوٰۃ والسلام

وہ بھی دن اللہ دکھلائے کہ آکے پیشِ در
ہم کہین یا شاہِ دوران الصلوٰۃ والسلام

مومنو صلّوا علیہ حقنے فرمایا ہے جب
شوق سے کہیئے ہر آن الصلوٰۃ والسلام

دیکھتے ہی مصطفیٰ صلعم کو کہتے تھے سنگ و شجر
یارسول اللہ رحمان الصلوٰۃ والسلام

شان وہ حضرت کی احسن ہی کہ کہتے ہین مدام
جن وانسان حور و غلمان الصلوٰۃ والسلام

بلبلِ گلشنِ وصفِ شہِ والا ہستم
جان نثارِ گل روی و رخِ زیبا ہستم

مدحتِ قامتِ حضرت چہ نویسم ای دل
کلکم آواز دہد غیرتِ طوبیٰ ہستم

یا نبی بہرِ خدا برمنِ مسکین بنگر
کہ دلم سوی تو رفت است و من اینجا ہستم

فکر من گشت چو جویاے میانِ احمد
زو ندا از عدم آباد کہ عنقا ہستم

بہرِ حق لطف و کرم کن بدرِ خود بطلب
کشتۂ تیغِ فراقتِ شہِ والا ہستم

عشقِ دندانِ نبی گرد سرایت چہ درو
کہ دلم گفت مرا عقدِ ثریا ہستم

بر گلِ عارض و شمشاد قدش ای احسن
بلبل و فاختہ سان والہ و شیدا ہستم

وصفِ احمد مدام میگویم
نہ سوائش کلام میگویم

تیغِ عشقِ محمدؐ است درو — قلب را من نیام میگویم
دائماً یا نبیؐ بروحِ شما — من درود و سلام میگویم
جز میِ عشقِ چشمِ مستِ نبیؐ — بادہ ہا را حرام میگویم
لبِ جان بخشِ آن مسیحا را — روح بخشِ عظام میگویم
روز و شب وصفِ گیسو و رویت — یا نبیِؐ کرام میگویم
بسکہ تعریفِ زلفِ آنحضرتؐ — منطقی نامی دام میگویم
قد و زلف و دہانِ احمدؐ را — الف و میم و لام میگویم
در خیالِ سیاہ زلفِ شما — روز را نیز شام میگویم
ہالہ و ماہ خط و روئے ترا — یا شفیعؐ الانام میگویم

مدح خوانِ محمدؐ ام احسن
مدحِ پاکش مدام میگویم

عشقِ احمدؐ مدام میدارم — ہر دم و صبح و شام میدارم
بسکہ در عشقِ ابرو و قدش — من سجود و قیام میدارم
روضۂ پاکِ خود مرا بنما — آرزوئے تمام میدارم
وصفِ گلقندِ لبِ مصطفیٰؐ گویم — شہد آسا کلام میدارم
بر درِ مصطفےٰؐ رسان فوراً — ای صبا من پیام میدارم
قلب از داغِ عشقِ روئے شما — رشکِ ماہِ تمام میدارم
شر چگونہ بود نہ حالِ من — ہجرِ خیر الانامؐ میدارم
از میِ عشقِ مصطفےٰؐ مملو — ساغرِ دل مدام میدارم
اشک از چشم صبح سان ریزم — ہجرِ چون تو امام میدارم

احسنا در فراقِ مہرِ دین

روز روشن چو شام میدارم

ای معدن لطف و سخا مشتاق دیدار توام
وای منبع جود و عطا مشتاق دیدار توام

من بیکس و بیچاره ام بر من بکن لطف و کرم
مهر عرب ماه عجم مشتاق دیدار توام

ای غیرت ماه مبین شد از تو روشن راه دین
از لطف خود سویم ببین مشتاق دیدار توام

در هجرت ای بحر کرم هردم چو ماهی می طپم
بین حال زار و مضطرم مشتاق دیدار توام

شیدای روی تو قمر آشفته دندان گهر
بهر خدا شو جلوه گر مشتاق دیدار توام

بس هر زبان موی ما گوید همین یا مصطفیٰ
چهره نما چهره نما مشتاق دیدار توام

یا دافع رنج و محن هستم حزین و زار من
ورد زبان است این سخن مشتاق دیدار توام

من احسن کمتر شها گویم همین صبح و مسا
اگاهی مرا چهره نما مشتاق دیدار توام

چو دوک از هجر آنحضرت حقیرم
الهی رحم کن ورنه بمیرم

بگویم پیر و سلطان و بنهم
درون قبر چون پرسد نکیرم

اگر ساقی نباشی روز محشر
نه هرگز جام کوثر را بگیرم

پلاس یثربی خواهم الهیا
که خوش اصلاحی آید حریرم

چو عشقت جائے کرده در دل من
تهی از عشق خوبان شد ضمیرم

منم محصور عشق زلف احمدؐ
زهی قسمت بدام او اسیرم

ثنا خوانی الو لازم شمارم
تو سلطان جهانی من فقیرم

منم سلطان وصف ملک احمدؐ
مضامین لشکر و فکرم وزیرم

زبان تاب بیان تا دارد احسن
بود وصف محمدؐ دلپذیرم

یا نبیؐ ورد زبان ہے صلوٰۃ اللہ علیکم
روز و شب لب پر روان ہے صلوٰۃ اللہ علیکم

وہ نبیِ پر فضایل جب ہوئے جنا مین داخل
حورین بولین ہو کے خوشدل صلوٰۃ اللہ علیکم

جب نبیؐ جن و انسان جاتے تھے سوے گلستان
کہتے تھے شجر ہو قربان صلوٰۃ اللہ علیکم

یا نبیؐ فخرِ عالم دست بستہ ہین کھڑے ہم
کہتے ہین ادب سے ہر دم صلوٰۃ اللہ علیکم

معجزہ سنئے نبیؐ کا گھر سے کرتے تھے جو نکلا
کہتے تھے یہ سنگ خارا صلوٰۃ اللہ علیکم

سنتے ہین جو یا پیمبرؐ آپ کا نامِ مطہر
لاتے ہین یہی زبان پر صلوٰۃ اللہ علیکم

کفر کو تمنے مٹایا دین کو تمنے جلا یا
نیک و بد سبکو جتا یا صلوٰۃ اللہ علیکم

تم شفیعِ مذنبین ہو تم بہارِ باغِ دین ہو
تم امامِ مرسلین ہو صلوٰۃ اللہ علیکم

احسن مداح کمتر دست بستہ سر جھکا کر
گویا ہے یہ یا پیمبرؐ صلوٰۃ اللہ علیکم

(ردیف نون)

ہو شامل سر کے بل آ کر رسول اللہؐ کی محفل مین
مؤدب ہو کے بیٹھا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

سنے جب تو ثناے سرو قدِ احمدِؐ مرسل
تو قمری دل کو جانا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

ثناے طاق ابروے نبیؐ سنکے تو سجدہ مین
خوشی سے سر جھکایا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

محمدؐ کے پسینے کی کرین مدح و ثنا جِس دم
گلاب و عطر چھڑکا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

لبِ شیرینِ حضرتؐ کے ثنا سنکر تو شیرینی
بخاص و عام بانٹا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

بیانِ ہجرِ زلفِ شاہؐ سنکر صورتِ سنبل
بحسرت پیچ کھایا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

جب آئے آپؐ کے میلادِ اقدس کا بیان ایدل
پئے تعظیم اُٹھا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

درود ایدل پڑھا کر دمبدم روح محمدؐ پر
نہ تو خاموش بیٹھا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

جب آئے شوق سے احسن کوئی نعتِ نبیؐ سننے
مسند بٹھایا کر رسول اللہؐ کی محفل مین

الٰہی کاہ کی صورت ہوا ہون ہجرِ احمدؐ مین
ہویدا کہربا کی خاصیّت روضہ کی گنبد مین

مزہ کیون کرنہ آئے میرے اشعارِ مجدّد مین
نہین ممکن کہ ہوگا فرق فرمانِ محمدؐ مین
یعنے بالکل جدید لفظ ہے

ازل سے عشق مجھکو ہی نبی کے روئے تابان کا
نہین ممکن کہ ہوگا دخل ظلمت میری مرقد مین

گرہ نہین جو ثنا اونکی کہان مقدور یہہ میرا
زبان غنچہ صفت میری ہوا اوصافِ محمدؐ مین

گئے یہ لامکان تک وہ رہے چرخِ چہارم پر
بہت ہی فرق شانِ احمدؐ و روحِ مجرّد مین

ہی گا روضۂ ذی رتبہ رشکِ قصرِ جنت سے
شرف پیدا کیا مسند الیہ نے یہ مسند مین

منافات آب آتش مین ہی جب ای منطقی توپھر
ہمہ گیون ہی یہ سوزِ جان و زاری ہجرِ احمدؐ مین

گل و برگِ ریاضِ کوئے حضرت مین جو خوبی ہی
کہان وہ خوشنمائی ہی کہو لعل و زمرّد مین

جمالِ پاک احمدؐ سے ہوا کون و مکان روشن
یہ خوبی اور یہ جلوہ نہ تھا حسنِ مقید مین

وہ خود ہے اسم اقدس افعل التفضیل کا صیغہ
لکھون کیا اس سے بڑھکے مین ثنای نامِ احمدؐ مین

مین احسن بلبل بستان وصف شرورِ دین ہون
زبان وا ہے مری وصفِ گلِ روئے محمدؐ مین

پڑھکے رضوان مدح کوئے احمدِ مختار مین
لونگا خالق سے صلہ مین خلد کا گلزار مین

گر لکھونگا وصف دندانِ شہِ ابرار مین
سلکِ گوہر سے بھر دونگا دفترِ اشعار مین

ای صبا جلدی اڑا لیچل مدینہ مین مجھے
بنگیا ہون فرقتِ احمدؐ مین بس کہوار مین

فاختہ کی طرح ہوشِ لک اوڑ جائین ابھی
سرورِ دین کی لکھون گر خوبیِ رفتار مین

حالِ دنیا کی نہین مستخبر و مجھکو خبر
ہون مئی عشقِ رسول اللہ سے سرشار مین

ای مسیحائے زمان لیجے ذرا میری خبر
مدتون سے آپکی فرقت مین ہون بیمار مین

مال و زر کی کیا حقیقت جان و دل سے مو منو
ہون فدائے نامِ پاکِ سیّدِ ابرار مین

منہ مین ہی تیغِ زبان اور ذکرِ ابرو آپ کا
اک میان مین ہین لیے رکھتا ہون دو تلوار مین

کیون نہ ای احسن مین روزِ حشر بخشا جاونگا
وہ شفاعت کار ہین اور معصیت کردار مین

مرے اشعار مین اکثر ثنائے پاک حضرت ہین
نہ خوبانِ جہان کے وصف زلف و خال و قامت مین

لکھون کیا کاکلِ مشکین حضرتؐ کی ثنا اے دل
ادا ہو کسطرح مجھسے ثنا روئے محمدؐ کی
زیادہ کیون نہون معلوم قند و نیشکر سے بھی
مرا محبوب وہ یکتا ہی جسکی شانِ یکتائی
الف بنکے سمایا ہی خدا کے دلمین اس باعث
لکھی ہی عمر بھر مدحت درِ دندانِ حضرتؐ کی
مریضِ عشق احمدؐ ہون معالج جز خدا میرا

کیا اللہ نے واللیل نازل اسکی مدحت مین
کہ نازل والضحیٰ ہی اسکی شانِ باکرامت مین
محدث کو احادیثِ نبیؐ اے دل حلاوت مین
لکھی ہے حق تعالیٰ نے کلامِ باشرافت مین
نہ سایہ یا محمدؐ مصطفےٰ تھا تیری قامت مین
ہر اک نقطہ ستارہ بنکے چمکے میری تربت مین
نہین معلوم ہوتا ہی کوئی اس دار کلفت مین

ختم ردیف دال مہملہ

دلِ احسن مین عشقِ آفتابِ دین ازل سے ہی
یقین چرخِ چہارم کے برابر ہی وہ عظمت مین

ترے مسخر ہین یا پیمبرؐ ملک فلک پر زمین پہ انسان
تمھارے ہی ہجر سے ہین مضطر ملک فلک پر زمین پہ انسان
مثالِ بلبل فدا ہین تمپر ملک فلک پر زمین پہ انسان
تمھارے رخسارِ پُر ضیا کی صفا پہ ہونیر ستر دو عالم
وہ تھے خصائل ترے ستودہ وہ تھے شمایل ترے حمیدہ
پسینے کو میل کو بھی تیرے کچھ ایسی خوشبو خدا نے دی ہی
شرابِ الفت سے آپ ہی کے جہانِ فانی کے میکدہ مین
دکھائی دیتا ہی باغِ ایمان ہمیشہ سرسبز تیرے باعث
تو شاہِ ارض و سما ہی بیشک تری رعیت ہے جملہ عالم
تمھارے تابع ہین جن و انسان تمھارے محکوم دام و دد ہین

تجھے سمجھتے ہین دل سے سرورؐ ملک فلک پر زمین پہ انسان
برنگِ سیماب یا پیمبرؐ ملک فلک پر زمین پہ انسان
تمھین سمجھتے ہین بس گلِ تر ملک فلک پر زمین پہ انسان
ہین آئینہ کی مثال ششدر ملک فلک پر زمین پہ انسان
کہ جنکے ہین آجتک ثنا گر ملک فلک پر زمین پہ انسان
کہ جانتے ہین گلاب و عنبر ملک فلک پر زمین پہ انسان
ہوئے ہین مدہوش و مست یکسر ملک فلک پر زمین پہ انسان
کہین نہ کیون پھر تجھے صنوبر ملک فلک پر زمین پہ انسان
عجب رعیت عجب ہے لشکر ملک فلک پر زمین پہ انسان
تمھین سلیمان کہین نہ کیونکر ملک فلک پر زمین پہ انسان

ترا ثنا خوان ہی جب سے احسن ندایہ ہاتف سے سن رہا ہی
نہین ہی تجھسا کوئی سخنور ملک فلک پر زمین پہ انسان

تخمیس

تری جدائی مین یا پیمبرؐ کرون نہ زاری تو کیا کرون مین
بہت ہے رنج و ملال دلپر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

جمالِ احمدؐ دکھائیے یارب وگرنہ جلدی اُٹھالے مجھکو
کہ جان ہے بیتاب دل ہے مضطر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

خبر جو میثاق مین یہ ہوتی تو عرض کرتا نہ کر تو پیدا
مگر ابھی اپنے بخت بد پر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

مین عاصی بندہ وہ دن سزا کا تمھین بچاؤ تو مین بچونگا
ہے دلپہ بیحد ہراس محشر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

ہزار کوسونکا فاصلہ ہے مدینہ مین اور بمبئی مین
کہان مین عاشق کہان وہ دلبر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

تمھارے دندان پرضیا کی چمک جو یاد آئی یا شہؐ دین
تو پھر شب ماہ دیکھ اختر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

کہان مین ہون اور کہان مدینہ کہان مین بلبل کہان وہ گلشن
بہت ہون بیکل بہت ہون مضطر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

رہِ جدائی یہ کیسی رہ ہے کہ خضرؑ تک ہے وہان ندارد
بھٹک رہا ہون مین یا پیمبرؐ کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

ملائیگا کون مجھکو تمسے دکھائیگا کون راہ مجھکو
نہ کوئی مونس نہ کوئی رہبر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

مدینہ مین گر نہو گا مدفن تو بعد مردن بھی ہے جدائی
یہی ہے فکر و ملال اکثر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

جگر ہے مانند شمع سوزان غمِ حسینؓ و حسنؓ سے احسن
تو جان سے اپنے مین ہاتھ دھو کر کرون نہ زاری تو کیا کرون مین

نہین مجھسا کوئی بلبل گلستانِ محمدؐ مین
چہکتا ہون نئے مضمون کیا شانِ محمدؐ مین

نبیؐ کے سامنے اے دل فلاطون طفل مکتب ہے
بجا ہے گر سبق خوان ہو دبستانِ محمدؐ مین

ازل سے لیلیِ زلفِ محمدؐ کا مین مجنون ہون
الٰہی ہو میرا مسکن بیابانِ محمدؐ مین

کرو حاصل مزے سے نعمتین مضمونِ حضرتؐ کی
تنا خوانو نہین کچھ ہے کمی خوانِ محمدؐ مین

الٰہی رحم کر مجھپر مجھے پہنچا مدینے مین
بہت بیتاب و مضطر ہون مین ہجرانِ محمدؐ مین

نہین لعل و گوہر مین بھی وہ سرخی اور وہ تابش
جو سرخی لب مین جو تابش ہے دندانِ محمدؐ مین

شمیم اسکی جو سونگھے درد سر اوسکا چلا جائے
یہ ہے تاثیر مشکین خطِ ریحانِ محمدؐ مین

عجب کیا سوکھ جائے گر نہالِ قد مرا اے دل
کہ وہ لپٹا ہوا ہے عشق پیچانِ محمدؐ مین

اکھاڑا باب خیبر کو بنایا بہر لشکر پل
علیؓ طاقت مین یکتا تھے جوانانِ محمدؐ مین

بھلا کیون چھوڑ کر حسنینؓ اس سیبِ زنخدان کو
سفر جل ڈھونڈھتے تھے جیب و دامانِ محمدؐ مین

ہمیشہ ہی ترو تازہ سخن احسن کا رہتا ہے
شجر ہے یہ سہاگن کا گلستانِ محمدؐ مین

مؤذن جب اذان مین مصطفےٰ کا نام لیتے ہین
تو کس تعظیم سے ہم بوسۂ ابہام لیتے ہین

تصورؐ یا نبیؐ ہر دم تمھارا ہمکو رہتا ہے
دل و جان سے تمھارا نام صبح و شام لیتے ہین

دلِ اعدا جلاتے ہین سنا کر وصف حضرتؐ ہم
زبان سے آتشِ سوزان کا اب ہم کام لیتے ہین

فقیرون کو ترے خواہش نہین ہے مال دنیا کی
نہ تاجِ کَے کے خواہان ہین نہ جم کا جام لیتے ہین

خدا حضرتؐ کو کہنے چاہتے ہین جوشِ الفت مین
مگر پاسِ شریعت کے سبب منہہ تھام لیتے ہین

جنھین منظور آسانی ہے اپنے مشکلون کی وہ
دمِ مشکل علی رضؓ مشکلکشا کا نام لیتے ہین

متاعِ عشق احمدؐ سے گران قیمت نہین کچھ شے
تبھی دیتے ہین وہ نقدِ جان جب دام لیتے ہین

صلہ مین مدح گوئی کے مدینے وہ بلائین گے
شگونِ نیک ہم ای طالعِ فرجام لیتے ہین

شرف اللہ نے خاکِ رہِ حضرتؐ کو وہ بخشا
کہ ملنے دیدہ و سینہ کو خاص و عام لیتے ہین

ہمارا عندلیبِ دل نہ کیون صلِّ علیٰ بولے
ترا نام مبارک جبکہ ای گلفام لیتے ہین

مسلمانو نکا ای احسن یہان بھی بول بالا ہے
کہ جزیہ کافرون سے صاحبِ اسلام لیتے ہین

محمدؐ یون نمایان تھے زمین پر اپنے یارون مین
نظر آتا ہے جیسا ماہ گردون پر ستارون مین

لکھے القاب جو شایانِ شانِ سرورِ عالم
نہین ایسا کہین پایا کوئی نامہ نگارون مین

فدا ہون ہر گھڑی مین جان و دل سے یا نبیؐ تم پر
نہین فدوی کوئی مجھسا تمھارے جان نثارون مین

عجب کیا لاغری کا گر مرے مجھسے سبب پوچھین
کہا مین نے غمِ فرقت ترا اک غمگسارون مین

تمھارا نام کلمہ مین ملایا نام سے اپنے
نہین پیارا کوئی تمسا خدا کو اپنے پیارون مین

ترحم یا رسول اللہ ترحم یا رسول اللہ
نہین ہے تاب فرقت اب تمھارے عشق دارون مین

لکھا حق نے مرا بھی نام مدّاحوں کے دفتر میں
ملا اچھا مجھے منصب ترے خدمت گذاروں میں

ہر اک خمسہ کے جیسا مصرعوں میں ربط رہتا ہے
یونہی تھا ربط دائم مصطفیٰ میں چار یاروں میں

ثنا خوانِ نبیؐ میں اور شاہوں میں ہے فرق اتنا
تفاوت ہے عیاں جتنا بد و نیکوں نیک کاروں میں

رہا کر ذکر دنیا کو رہا کر یادِ احمدؐ میں
ہو شامل دولتِ عشقِ نبیؐ کے مالداروں میں

مئے عشقِ رسول اللہؐ سے گو مست ہے احسن
مگر ہشیار ہے مشہور ایدل ہوشیاروں میں

تو میرا حامی ہے یا پیمبرؐ سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں
نہیں ہے میرے دلکو خوفِ محشر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

تو ہی ہے میرا معین و یاور سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں
تو ہی ہے میرا نبیؐ و رہبر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

نظر جو آئے رخِ پیمبرؐ تو میں کہونگا یہی مکرر
زہے مقدر زہے مقدر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

نہ حمدِ خالق کبھی بیاں ہو جو ہر سر مو مرا زباں ہو
کہ ہے بنایا ترا ثنا گر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

نہ کیوں مقدر پہ ہم ہوں نازاں نہ کیوں کریں ہم ہمیں سپاسِ یزداں
ملا ہے تجھسا حسین دلبر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

جو رہنما و نگار رہنما ہے جو پیشواؤں کا پیشوا ہے
وہی پیمبرؐ ہمارا ہے رہبر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

شفیعِ محشر قسیمِ کوثر حبیبِ داور غریب پرور
تمہیں ہو لاریب یا پیمبرؐ سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

خدا کا احسان ہے ہمیں یہ بجا کیا ہمیں امتیِ احمدؐ
کہیں نہ کیوں ہم نہ شاد ہو کر سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

عذابِ محشر کا کیا ہمیں غم نہ دل یہ رکھتے ہیں کچھ الم ہم
ہے ہاتھ میں دامنِ پیمبرؐ سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

بجا ہے اپنا یہ فخر احسن کہ جسکے ہیں امتی وہ پُرفن
ہے سرورانِ زماں کا سرور سپاسِ یزداں سپاسِ یزداں

یا محمدؐ نیست در عالم سوایت جانِ من
بس تو ہستی جانِ من جانانِ من سلطانِ من

بی تو کی آرام گیرد جانِ زارم یا نبیؐ
بی تو کی راحت پذیرد این دلِ حیرانِ من

تا زبان دارم کنم وصفِ لبِ شیرینِ تو
این شکر خواہم چو طوطی اند تا دندانِ من

تا قدم دارم کنم من سیرِ راہِ عشقِ تو
جادۂ عشقت بپیمایم ہست تا امکانِ من

تا حرم باشد بود سودائے زلفِ تو درو
تا دلم باشد بود عشقت درو ای جانِ من

یا محمدؐ شد دلم خون از غم ہجر شما
اشک خونی چون نبارد دیدۂ گریان من

یا رسول اللہ بنگر حال زار مضطرم
کز غم ہجر تو بر لب آمد اکنون جان من

کن تر و تازہ چو شاخ نو درین گلشن مرا
گرچہ من خارم تو ہستی یا نبیؐ باران من

گر نویسم شرح رنج ہجر تو یا مصطفےٰؐ
دفتر ماتم شود لاریب این دیوان من

از جہان پرداختم دل چون بتو پرداختم
بس توئی مقصود من اسلام من ایمان من

روزگاری صرف کردم در ثنائی کوی تو
یا رسولؐ اللہ تو مقبول کن دیوان من

یا محمدؐ ذرہ ام من بس توئی خورشید من
م
یا محمدؐ قطرہ ام بس توئی عمان من

احسن مضطر ہمین فریاد بر دارد شہا
در عذابست از جدائی تو جسم و جان من

(ردیف واو)

یا نبیؐ حال شکستہ یہ ہمارا دیکھو
تیغ فرقت سے ہوا دل ہی دوپارا دیکھو

یا محمدؐ میری جانب کو خدارا دیکھو
ہون غم ہجر کا مین آپکے مارا دیکھو

دیکھکر زلف محمدؐ کو کہونگا اے دل
ہمدمو آکے ذرا عنبر سارا دیکھو

تجھکو سو بار بھی دیکھینگے جو تیری عاشق
شوق دیدار رہیگا کہ دوبارا دیکھو

غل مچایا شب معراج فرشتون نے یہ
آگیا آگیا اللہ کا پیارا دیکھو

حاسدون سے بھی بدی ہو نہ کبھی پیش آئے
دشمنون سے بھی کیا شہؐ نے مدارا دیکھو

دیکھکر خال رخ سرور دین یہ کہون
نظر آتا ہے وہ مہتاب مین تارا دیکھو

مین بھی شیدائی ہون مانند اویسؓ قرنی
جان و دل مین نے بھی حضرتؐ ہی پہ وارا دیکھو

روز محشر یہ گنہگار کہینگے باہم
کیا ہی محبوب شفاعت کا اشارا دیکھو

واعظو کیون مجھے دوزخ سے ڈراتے ہو تم
کسکی ہمت ہے مجھے کرکا سہارا دیکھو

بے کنار غم تیرے دریائے جدائی مین ہین
تو ہی دکھلادے ہمین یہ ہو کنارا دیکھو

کیا تعجب ہے نقاہت جو ہویدا تن مین
خون رلاتا ہے ہمین ہجر تمہارا دیکھو

زیور وحلۂ مضمون سے بڑھا کر زینت
شاہدِ نعت کو احسن نے سنوارا دیکھو

ہست خلاقِ جہان خود باغبانِ کوئے تو
چون ترو تازہ نباشد بوستانِ کوئے تو

کی شود از من ثنائے جاہ وشانِ کوئے تو
ہست جبرئیلؑ امین یک پاسبانِ کوئے تو

برتر از عرشِ معلّی ہست شانِ کوئے تو
کیست جز خلاقِ عالم رتبہ دانِ کوئے تو

خواب چون آمد مرا وقتِ بیانِ کوئے تو
شد برویا بر سرِ جنت گمانِ کوئے تو

چون نگویم یا نبیؐ باغِ جنانِ کوئے ترا
حور وغلمان اند بیشک ساکنانِ کوئے تو

خواہشِ حوران ہمیدارند شیدایان تو
کی جنان خواہند شاہا عاشقانِ کوئے تو

کی بود از گردشِ گردون چنین زوری شہا
گر تنم جانم برآید درمیانِ کوئے تو

مؤمنم من مستحقم یک مکانم کن عطا
ہست قصرِ باغِ جنت ہر مکانِ کوئے تو

چون نیایم یا محمدؐ جائے در دار السلام
گر ازل ہستم بدل توصیف خوانِ کوئے تو

جانبِ خود می کشد زنجیرِ مجنونانِ تو
ہست مقناطیس شاہد درمیانِ کوئے تو

گنبدت دارد شرف بر گنبدِ گردون شہا
نیست بر روئے زمین کوئی بسانِ کوئے تو

خاک میریزد بسرِ مشکِ غزالانِ حرم
تا ز چشمم نکہت عنبر فشانِ کوئے تو

ما ز ہندوستان رسیدہ بر درِ تو جا کنیم
گر ز اعجازت شود گویا زبانِ کوئے تو

لامکان گشتہ مکانت یا محمدؐ مصطفیٰؐ
غیرِ خالق کس نمیداند نشانِ کوئے تو

وصف کویت کی شود از احسنِ کمتر بیان
چون فرو ماند ند جملہ واصفانِ کوی تو

منور کرد عالم را شہا نورِ جمالِ تو
بچشمِ عشقبازان خوش نماید چہرۂ خوبان
سیاہی نور در روزِ جزا بخشد سفیدی را

نگشتہ مہ رخی پیدا درین عالم مثالِ تو
چہ خوش آمد و عالم را شہ الاجمالِ تو
منور چہرۂ حوران کند رنگِ بلالؓ تو

دلِ مغموم یا یا مصطفےٰ کی شادمان گردد
بتیسر کی شود ما را شہِ والا وصالِ تو

زنرگس چشم تو بہتر زمہ رخسار تو انور
ز مہرویانِ کل آفاق شد کامل کمالِ تو

ز ابروی خود بہر خدا من منتظر ہستم
نگردد عیدِ من شاہا نہ بینم تا ہلالِ تو

نگویم چون ترا شاہِ شہان یا سیدِ عالم
کجا جاہ و جلالِ شان کجا جاہ جلالِ تو

بروئت جن و انسان حور و غلمان یا نبی قربان
چہ رنگ تو چہ بوی تو چہ خد تو چہ خالِ تو

بو ہجرت زیستن شاہا خوشم اصلا نمی آید
وصالِ من شود یا حاصلم گردد وصالِ تو

دماغ آسا بسر سودائی زلفت یا نبی دارم
بجائی خون میان قلب میدارم خیالِ تو

ہمیشہ مدحِ تو گوید غلامم کمترین احسن
صحابت را ثناخوانست و ہم مداحِ آلِ تو

میری مدحت طرازی کا ملے بس یہ صلا مجھکو
مدینہ مین بلاؤ اے شہِ ہر دوسرا مجھکو

جدائی نبی نے الٰہ ساالاغر کیا مجھکو
سنبھل سکتا نہین ہون نہین جو لگتی ہو ہوا مجھکو

نہین دہشت ہی خورشیدِ قیامت کی ذرا مجھکو
چھپا لینگے شفیع المذنبین زیرِ لوا مجھکو

مدینہ مین نہوگی احتیاج رہنما مجھکو
ملیگا نقشِ پائے دلسے روضہ کا پتا مجھکو

معاصی کا خطر خاطر سے میرے ہوگیا رخصت
تصور جب شفاعت کا نبی کی آگیا مجھکو

جدہر لگتی ہی آگ اُس سمت قرآن کو دکھاتے ہین
دکھا کر مصحفِ رخ تو بھی جلنے سی بچا مجھکو

کھچی ہی جب سے آنکھو نمین بہارِ وادیِ حضرت
پسند آتی نہین گلزارِ رضوان کی فضا مجھکو

نبی کے بوئے الفت سے مشامِ دل معطر ہے
نہ ای عطار عطر و مشک و عنبر تو سنگھا مجھکو

مدینہ کے زمین پر دو گھڑی آرام کرنے دے
خدارا اب نہ ای چرخِ ستمگر تو ستا مجھکو

کہانتک مین اٹھاؤن و میدم صدمے جدائی کے
دو بارا کاش کر دے دفعتاً تیغِ قضا مجھکو

دمِ مردن زبان پر یا محمد یا محمد ہو
نہ دے غفلت نہ دے غفلت تو اس سے یا خدا مجھکو

گر دو لگا فخر کیا کیا ساکنانِ عرش پہ ایدل
مدینہ کی زمین پر گر ملے تھوڑی سی جا مجھکو

ہوا روشن جہا نمین نام میرا نعت گوئی سے
نہ کیون سمجھون کہ حق نے یہ دیا احسن دیا مجھکو

سرم قربان آقائے مدینہ دلم محوِ تولائے مدینہ
الٰہی بہرِ مولائے مدینہ بدہ افزون تولائے مدینہ
بچشم کم مبین زاہد مرا تو منم مولائے مولائے مدینہ
غلام صاحب
بسانِ بلبلِ شیدا حزینم ولا در ہجر گلہائے مدینہ
نگو زاہد بطیبہ نیست طوبےٰ کہ قدش ہست طوبائے مدینہ
چہ گنجِ حق نشد ادل ہویدا بمنگر شانِ والائے مدینہ
ز ہستی بہتر و برتر شمردم چو دیدم بر سرش پائے مدینہ
تبِ ہجرِ تو میدارم ہمیشہ بہ بین نبضم مسیحائے مدینہ
کلامم را عطا مقبولیت کن الٰہی بہرِ آقائے مدینہ
ندیدہ چشمِ عالم زیرِ گردون زمینی پاک ہمپائے مدینہ

چہ احسن جمعیت صورت بہ بندد
پریشانم ز سودائے مدینہ

ز ہجرِ سرورِؐ عالم منم بیمار یا اللہ بدہ صحت مرا از وصلِ آن سردار یا اللہ
توان و تاب و صبر و ہوش از من شد عدم آرا چنان از فرقتِ احمدؐ شدم ناچار یا اللہ
عنانِ ہوشم از دستم برفت از فرقتِ احمدؐ شدم دیوانۂ عشقِ سرِؐ ابرار یا اللہ
مرا از خویش و بیگانہ بغیر از ذاتِ آنحضرتؐ نہ کس دلدار یا اللہ نہ کس غمخوار یا اللہ
گلستانِ امیدم را کنی سرسبز کی یا رب نمائی کی مرا آن گنبدِ زنگار یا اللہ
مرا سیراب کن از شربتِ دیدارِ آنحضرتؐ کہ ہستم از ازل من تشنۂ دیدار یا اللہ
بجان و دل منم قربان بنامِ سرورِؐ عالم چنان دارم بدل عشقِ شہِؐ ابرار یا اللہ

بخندان باغ امیدم تو از بادِ بہارِ خود
کلامم را پسندِ خاطرِ خورد و کلان گردان
تو ہرگز جانِ من مستان برای فاطمہ زہرہ

نماگاہے مرا روئے شہ ابرار یا اللہ
بحق مصطفٰے و حیدرِ کرار یا اللہ
نہ بینم تا لقای احمدِ مختار یا اللہ

کنی مقبول کی یارب دعائی احسن کمتر
نمائی کی مزارِ سید ابرار یا اللہ

ہو غیرتِ فردوس بیابانِ مدینہ
طوبا سے بھی بہتر ہیں مغیلانِ مدینہ

کیا لکھوں ثناؤ صفت و شانِ مدینہ
تعریف نہیں ہو کوئی شایانِ مدینہ

ہیں روز ازل سے ہوں ثناخوانِ مدینہ
کہتے ہیں مجھے بلبلِ بستانِ مدینہ

پایا نہیں پھر کشورِ دلمیں کوئی ایسا
سردار ہے ار مانو نکا ارمانِ مدینہ

مجنوں کیطرح مسکن و ماوی میں بناؤں
اللہ جو دکھلائے بیابانِ مدینہ

ہوتے ہی رہا بلبلِ جان پنجرۂ تن سے
اوڑجائیگا سوئے چمنستانِ مدینہ

وہ مسکنِ حضرت ہو وہ ہو منزلِ جبریل
کیا ہم سے بیان ہو صفت و شانِ مدینہ

جنت سے مدینہ کی بزرگی ہے زیادہ
رضوان پہ شرف رکھتے ہیں دربانِ مدینہ

ہے دستِ دعا پنجۂ مژگان یہ نہیں ہے
اللہ سے مردم بھی ہیں خواہانِ مدینہ

تر دامنوں کو خوف نہیں روزِ جزا کا
نکلیگا وہاں مہرِ درخشانِ مدینہ

تعویذ محبت کی کشش ہیری طرف بھی
اے نقش و نگارِ در سلطانِ مدینہ

مژگان کیطرح سے انھیں آنکھوں پہ رکھوں میں
حاصل ہوں اگر خارِ بیابانِ مدینہ

یارب کہیں بر آئے تمنائے نظارہ
آنکھیں ہوں میری نرگسِ بستانِ مدینہ

اے بند تڑپتا ہے کیوں دلِ احسن
بے چین کئے دیتا ہے ارمانِ مدینہ

جدائی میں ہیں تجھا محبوب حیران یارسول اللہ
زیادہ بے بس دل بھی پریشان یارسول اللہ

ولکھلی نائین جانی آپ جی شان یارسول اللہ
تو انسان نائین بیشک تو ھی حیوان یارسول اللہ

اوترلا تموری اللہ نی قرآن یارسول اللہ
عیان تمجا سبب ھے دین وایمان یارسول اللہ

اگر اللہ چاہندین لامین عاشق ھین تے تمجا ھین
فدا ھی تموری مازا دل و جان یارسول اللہ

منان تو آٹھویان جنت جا باغا شی بھی بہتر ھے
جو ھی انی مدینہ جا بیابان یارسول اللہ

سورن جنت جا باغا لا کریل روضہ جی دربانی
اگر دیکھیل مدینہ ایون رضوان یارسول اللہ

یقین تمجا سبب اللہ نی پیدا یہ کیلن بس
زمین و آسمان نی حور و غلمان یارسول اللہ

زوان رھبر تمین ھانی مین پیرو دلشی تمجا ھین
منگے کیسا کریل گمراہ شیطان یارسول اللہ

گما جا جنتین بھی نائین بس تمجا سوین بالکل
اگرچہ محبوب بھی ھن حور و غلمان یارسول اللہ

ٹھویل جو آپشی کینہ تو کافر دو زخی بس ھے
محبت آپ جی ھی دین وایمان یارسول اللہ

ازل تھی آپ ورنی آپ جا اصحاب ورھر دم
دل و جانشی یو احسن بس ھے قربان یارسول اللہ

بیمار میں ہوں ہجر نبیِ کریم سے
میرا علاج ہوگا نہ ہرگز حکیم سے

کیا خوف اب ہمیں ہے عذابِ جحیم سے
الفت ہے دل کو نعتِ رسولِ کریم سے

دل کا یہ حال ہے ترے لطفِ عمیم سے
گویا کھلا ہے باغ میں غنچہ نسیم سے

مستِ شرابِ عشقِ نبیِ اد فقیہ ہوں
کیا کام مجھکو قولِ جدید و قدیم سے

نفع و ضرر کا عشق میں تیرے نہ دھیان ہے
خواہش نعیم کی ہے نہ دہشت جحیم سے

باغِ جہان میں سرو سا آزاد ہو گیا
جب سے ہے عشق قدِ نبیِ کریم سے

کیا وصف قد و زلف و دہن کا ترے کروں
آدم عیاں ہے اس الف و لام میم سے

ترسان ہے ہر عدوِ نبی مجھسے اسطرح
بدکار جیسے ڈرتے ہیں اہلِ یتیم سے

معدوم دردِ سر میرا ہو جائے ای طبیب
خوشبو جو آئے اُس خطِ ریحان شمیم سے

مریخ تھا ستارہ مرا مشتری ہوا
فیض پایا نعتِ نبیِ کریم سے

(باقی آتا)

ہر ذرہ ذرہ نور سے پر نور ہو گیا
ای مہرِ دین تمہارے ہی لطفِ عمیم سے

درمان دردِ ہجر مسیحِ زمان کرو
بیماری اب بھی نہین جاتی سقیم سے

احسن کو کیون ڈراتی ہو دوزخ سے واعظو
رحمت کی ہے امید خدائے رحیم سے

عاشق کوئی مجھسا تیرے کوچہ کا کہان ہے
گو مین ہون یہان پر دلِ شیدا تو وہان ہے

عشقِ مہِ دین حال سے بندہ کے عیان ہے
صد چاک گریبان مرا مانند کتان ہے

وصفِ رخ و گیسوئے نبی ؐ لب پہ روان ہے
رنگین و مسلسل مری تقریر و بیان ہے

پیکر ترا آنکھون مین میرے باغ جنان ہے
طوبیٰ ہے قد و چشمۂ تسنیم دہان ہے

ای بحر کرم تیری جدائی مین ہمیشہ
دل ماہیِ بے آب کے مانند تپان ہے

آرام ہے تکلیف مدینہ کے سفر کی
خوفِ رہِ یثرب تو مجھے عین امان ہے

طوبیٰ ہے نظر مین میرے ہر نخل مدینہ
گلزار مدینہ مجھے گلزار جنان ہے

بوئے عرقِ عارضِ احمد ؐ کے مقابل
کیا بو تیری ای عطر گل باغ جنان ہے

کونین مین ثانی نہ تمہارا کوئی ہرگز
وہ تم ہو کہ تمسا نہ یہان ہو نہ وہان ہے

ظاہر مین تو خاکی ہو پہ باطن مین ہے نوری
گو جسم ہے پر ترا سایہ نہ عیان ہے

اللہ رے نزاکت وہ کمر تھی کہ نہین تھی
پٹکے کے نکلنے سے مجھے وہم و گمان ہے

آنکھین پسِ مردن بھی کھلی میری رہینگی
وہ خواہشِ دیدارِ شہ ؐ کون و مکان ہے

لکھے تو بھی کوئی غزل ایسی پھڑکتی
مداحِ محمد ؐ کوئی احسن سا کہان ہے

یا رسول اللہ فرقت مین ہون نالان دیکھئے
آتشِ غم سے جگر میرا ہے سوزان دیکھئے

یا محمد ؐ مین کوئی دم کا ہون مہمان دیکھئے
آ گئی ہے ہونٹون پہ فرقت مین مری جان دیکھئے

غمزدہ بیتاب و مضطر آگئی فرقت سے ہون
یا محمد مصطفیٰ ؐ حالِ پریشان دیکھئے

کسقدر ہی عشق مجھکو آپ سے یا شاہؐ دین
جان و دل سے ہو رہا ہون تم پہ قربان دیکھئے

دیکھکر شہ کو شب معراج حورین کہہ اوٹھین
وہ ہے بیٹھا خالق عالم کا مہمان دیکھئے

جوشش وحشت یہی کہتی ہی مجھکو ہر گھڑی
دو گھڑی چلکے مدینہ کا بیابان دیکھئے

کب نظر آئے خدا جانے رخ سلطان دین
کب دل ناشاد یہ ہو جائے شادان دیکھئے

دور سے وہ سبز گنبد دیکھکر سب سے کہون
وہ ہی گنبد روضۂ شہ کا نمایان دیکھئے

دیکھکر ہر بزم مین مجھکو یہی کہتے ہین لوگ
سرور دین کا وہ آتا ہی ثنا خوان دیکھئے

گر نظر آئے لب سرخ محمدؐ تو کہون
ہمدمو آکر ذرا لعل بدخشان دیکھئے

آپ کی زلف پریشان کی جدائی سے مدام
یا محمدؐ مصطفیٰ دل ہو پریشان دیکھئے

صرف نعت سرور عالم کے باعث مومنو
ہو گئی مقبول سعدیؒ کی گلستان دیکھئے

دیکھکر دیوان مرا کہتے ہین عشاق نبیؐ
اب نہ جز دیوان احسن کوئی دیوان دیکھئے

جب شفیع روز محشر شہ لولاک ہے
کیون غم محشر تجھے پھر اے دل غمناک ہے

ہے وضو میرا یقین مدحت طرازی نبیؐ
زاہد و پانی سیاہی اور قلم مسواک ہے

ق

اور انکی نعت گوئی ہے میری بیشک نماز
سورۂ الحمد توصیف شہ لولاک ہے

داغ دل میرا نہ کیون تابان ہو مانند قمر
پرتو افگن اوسپہ عشق شمس روے پاک ہے

رتبہ مین رفعت مین عظمت مین ضخامت مین یقین
روضۂ حضرتؐ کا گنبد گنبد افلاک ہے

شور سن سنکر شفاعت کا تیرے یا شاہؐ دین
خوف محشر سے دل عاصی مرا بیباک ہے

کون محبوب خدا ایسا ہو جہان مین جامہ زیب
کالی کملی ہی اونھین کیا خوشنما پوشاک ہے

یا نبیؐ مین ہون تمہارا مبتلائے دام عشق
میری گردن مین تمہارے عشق کا فتراک ہے

جو تیرا عاشق نہ مدفون تیرے کوچہ مین ہوا
یا محمدؐ خاک مین بھی اسکو راحت خاک ہے

آج کل مدحت طرازی رسولؐ اللہ مین

کون احسن سا جہان مین جیت ہو چالاک ہے

احمدؐ مین شامل ہے احد دلدار مین دلدار ہے
فی قولہٖ قول الصمد گفتار مین گفتار ہے

فرقت سو تیرے جسم و جان میرا علیل و زار ہے
دیکھو ای مسیحائے زمان آزار مین آزار ہے

باغ مدینہ مین کہین دیکھو نگا جب گوئی چمن
یہ کہہ اوٹھو نگا شوق سے گلزار مین گلزار ہے

طاؤس کی رفتار مین کچھ ہین چلن بھی آپکے
یہ عاشقون کا قول ہے رفتار مین رفتار ہے

شمشیر ابروئی نبیؐ آئی نظر جب تیغ مین
کہنے لگے حضرت علیؓ تلوار مین تلوار ہے

نورِ خدا سے ہے بنا نورِ محمد مصطفےٰ
کیونکر نہ بولون دیکھکر دیدار مین دیدار ہے

اک تو مریضِ عشق ہون درد جدائی تپ ہے
دیجے شفا یا مصطفےٰ آزار مین آزار ہے

نارِ فراقِ شاہ ہین دوزخ مین ہو گا گر مکان
مالک سے کہد ونگا یہان انگار مین انگار ہے

منکر سے بحثِ نعت مین بحثِ شفاعت چھڑ گئی
گفتار مین گفتار ہے تکرار مین تکرار ہے

ہر زیر ابروئے نبیؐ پرتو مہِ نو کی طرح
محراب مین محراب ہے تلوار مین تلوار ہے

بازار عشق مصطفےٰ اب شوقِ دلمین گرم ہے
ہے طرفہ احسن ماجرا بازار مین بازار ہے

عنادل کرتے ہین گلزار مین مدحت گلِ تر کی
ثنا ای بلبلِ دل کر گلِ روئے پیمبر کی

مئی جنت نہ پینا شربتِ دیدار کے بدلے
قسم ہے تجھکو اے دل اُس قسیم حوض کوثر کی

فراخی اور تنگی جہانمین خوشنما ای دل
وہانِ پاک ہو اور ہو جبین محبوبِ داور کی

رہونگا مین اسی صورت فنا کے بعد بھی مضطر
کوئی سِل میرے سینہ پر نہ کھینچے جو اُس در کی

سفیدی و سیاہی دونون عالم مین پسند آئی
مجھے رنگت تمھارے چہرۂ و زلفِ معنبر کی

خطا ہم کرتے ہین اس شوق مین ای واعظو واللہ
کہ تا ہمکو شفاعت ہو شفیعِ روزِ محشر کی

ازل سے تشنہ لب ہون شربتِ دیدار حضرتؐ کا
نہ خواہش آبِ حیوان کی نہ چاہت جام کوثر کی

بیانِ حرمتِ مے کر نہ ای واعظ عموماً تو
کہان حرمت ہو آئی کہہ مئے عشقِ پیمبرؐ کی

خدا لیجائے گر احسن مجھے باغ مدینہ مین
کرونگا مثل بلبل سیر مین ہر اک گل تر کی

ستم و جور فلک کی یہ ملی داد مجھے
باغ دنیا مین کرو فاختہ ساشاد مجھے
مین ہون مداح نبیؐ مجھسے انھین کیا نسبت
لب شیرین کا تیرے مین ہون ازل سے عاشق
کیا عجب ہے کہ شفاعت ہو محمدؐ کی ندا
کاش وہ روز مبارک بھی خدا دکھلائے
عشق ابروئے محمدؐ سے مجھے دائم ہے
لب شیرین کا تیرے جام فضالہ جو ملے

مژدہ ای بخت کہ حضرت نے کیا یاد مجھے
جلد دکھلا دے قد غیرت شمشاد مجھے
شاعرو پھر نہ کہو آتش و آباد مجھے
یوہی کچھ لوگ نہین گنتے ہین فرہاد مجھے
شعر منشور شفاعت ہون اگر یاد مجھے
کہ مدینہ مین کرین وہ شہ دین یاد مجھے
یہی محراب عبادت کی ہے زہاد مجھے
مین یہ سمجھون کہ ملا کوزۂ قناد مجھے

سنی طوبائے قد شاہ کی احسن جو ثنا
گلشن خلد ہوئی محفل میلاد مجھے

حشر مین معمار لطف سرور دین گر بنے
ہم فراق مصطفیٰ مین اسقدر لاغر بنے
آفتاب دین اگر آئے کسی شب خواب مین
عاشق لیلیٔ گیسوئے نبی جب سے ہوئی
حسن مین یوسف سے بڑھکر تھے محمد مصطفیٰ
شان عالی آنکی ہمسے کسطرح ہوگی بیان
کیا مہ و خورشید نے دیکھا رخ شفاف وہ
خاک کو سونا کیا چاہے جو اعجاز آپ کا
اے زمین مصطفیٰ تیری طرف آنکھو ہون

اُنھی کے واسطے ایوان لب کوثر بنے
صفحۂ عالم مین مثل رشتۂ مسطر بنے
کیا عجب وہ رات دن سے بھی منور تر بنے
صورت مجنون پھرا کرتے ہین ہم اکثر بنے
اس تمسک سے کہ وہ اللہ کے دلبر بنے
جنکی خاطر فرش نیلی گنبد اخضر بنے
آئینہ کی طرح اے دل کسلئے ششدر بنے
ہر سفال زر و طیبہ اشرفی زر بنے
آرزو یہ ہے کہ تربت بھی مری تعمیر بنے

یون تو بنے کو بنے آدمؑ سے تا عیسیٰؑ بنی
پر تم اے ختمِ رسالت سب سے افضل تر بنے

شوقِ صحرائے مدینہ جائے ممکن ہی نہین
پھر دلِ دیوانۂ احسن بگڑ کر گر بنے

رقم کرتا ہون جب تعریف مین اُس غیرتِ گل کی
دہانِ کلک سے ایدل صدا آتی ہے بلبل کی

وصالِ پاک اُنکا ہو کہ اب طاقت نہین مجھ مین
الٰہی بارِ ہجرِ سرورِ دین کے تحمل کی

مناسب کیا ہے یہ تشبیہ تیرے زلف پیچان کو
کہ تیرے حسن کے گلشن مین وہ ہو بیل سنبل کی

رہا ثابت قدم مین ہون صراطِ عشقِ احمدؐ پر
نہ ٹھہرے کیون قدم میرا جو نوبت آئی اس پل کی

مضامینِ قد و چاہِ ذقن کا تیرے جویا ہون
نہین کچھ حد ہوا اب میرے تساعد کی تنزل کی

ہمیشہ وردِ لب ہو ذکرِ چشم و زلفِ آنحضرتؐ
زبانی یاد مجھکو بحث ہے دورِ تسلسل کی

رہا مین ہند مین اور قافلہ پہنچا مدینہ کو
شکایت کر رہا ہے شوقِ دل میرے تغافل کی

نہین ممکن کہ ہو تعریف اے سلطانِ دین مجھسے
تمہارے شان کی صولت کی شوکت کی تجمل کی

نبیؐ کے عارض و قد پر گل و شمشاد قربان ہین
حقیقت کچھ نہین احسن یہان قمری و بلبل کی

ہمکو اُلفت ہے نبیؐ کے ابروئے خمدار سے
ہم بھی گھایل ہو رہے ہین آپ کی تلوار سے

کفر اور اسلام کا ظاہر ہوا عالم پہ فرق
احمدِؐ مرسل تمہارے گیسو و رخسار سے

معجزہ ادنیٰ یہ تھا یا سرورِ عالم تیرا
موم ہو جاتا تھا پتھر پائے خوش رفتار سے

سرورِ عالم کا ہوتا تھا گذر جب مؤمنو
تین دن آتی تھی خوشبو کوچہ و بازار سے

وصل کا معجون کھلاؤ اے مسیحائے زمان
دردِ فرقت اب سہا جاتا نہین بیمار سے

تشنۂ دیدار آپ کا ہون یا محمدؐ مصطفےٰ
کیجیے سیراب مجھکو شربتِ دیدار سے

کہربائی کا اثر دکھلادے اے کوئے نبیؐ
کاہ کب ہے لاغری مین پڑ کے جسمِ زار سے

آفتابِ صبحِ روزِ حشر سے کیا ڈر اونھین
اُلفتین جنکو ہین تیرے سایۂ دیوار سے

بلبل باغ نبی ہون پر قضا و قدر نے / ہند مین ڈالا چھڑا کر مجھکو اُس گلزار سے
سر مین ہے سودائے مژگان حبیب کبریا / فصد میری کھول اے فصاد نوک خار سے
گر لکھونگا مدح مین انکے گل رخسار کی / نکہت گل آئیگی بیدل میرے اشعار سے
گیسوئے حضرت ہے رشک سنبل باغ جنان / کیون معاذ اللہ دون تشبیہ موذی مار سے
میرے گھر آیا ہے احسن آفتاب دو جہان / جلوہ گر نور الٰہی ہے در و دیوار سے

عشق ہے جب سے مجھے روئے شہ ابرار سے / گل دکھائی دیتے ہین واللہ مجھکو خار سے
ہو مدینہ کی تیرے حق مین مفید آب و ہوا / کہتے ہین یہ حضرت عیسیٰ تیرے بیمار سے
آرزو مجھکو بھی دامان نبی بھرنے کی ہے / اے کریم خلق تیرے دولت دیدار سے
اونکو دیکھا سایۂ جن و پری آسیب کیا / لائینگے جو خاک تیرے سایۂ دیوار سے
کیا گل باغ مدینہ کی ثنا خوان تو بھی ہے / پھول کیون جھڑتے ہین اے بلبل تری منقار سے
امتی حضرت کا اور بندہ خدا کا مین ہون / ہے عیان اقرار زاہد میرے اس انکار سے
ناتوانی نے تو ہم آغوش بستر کر دیا / اب اوٹھا بیٹھا نہین جاتا تیرے بیمار سے
تیریون پر فضل حق سے آگیا اسلام حق / کون کہتا ہے بڑھا دین نبی تلوار سے
اسکی گر تسبیح دین آمادۂ اعجاز ہو / ہو عیان کلمہ ابھی احسن لب زنار سے

رخ تابان محمد کی یہ شوکت کیا ہے / مہر و مہ کو رخ روشن سے شباہت کیا ہے
نکہت گیسوئے مشکین شہ والا سے / دل معطر ہے میرا مشک کی حاجت کیا ہے
کان مین میرے حدیث شہ دین نے یہ کہا / قول سحبان مین کہے کوئی فصاحت کیا ہے
لب و دندان محمد کے مقابل اے دل / اصل کیا لعل کی گوہر کی حقیقت کیا ہے
شان اقدس مین کہا حق نے ہو لولاک لما / اللہ اللہ یہ بزرگی یہ شرافت کیا ہے

سرو و شمشاد و صنوبر تو ہین کیا طوبیٰ کو
قدِ رعنائے محمدؐ سے مشابہت کیا ہے

سائبان ہوگا قیامت مین لوائے احمدؐ
واعظو تابشِ خورشید کی دہشت کیا ہے

ذائقہ پاکے یہی یوسفِ مصر نے کہا
نامِ شیرینِ محمدؐ مین بھی لذت کیا ہے

تیز رو ہو رہِ الفت مین ہی آگے احسن
دور کر حبِّ جہان تجھکو یہ غفلت کیا ہے

فرش گیتی بچھا دیا کس نے
دونون عالم جلا دیا کس نے

ہر روش گل کھلا دیا کس نے
باغ مین مسکرا دیا کس نے

جلوۂ رخ دکھا دیا کس نے
مجھکو بیخود بنا دیا کس نے

دامِ زلفِ نبیؐ مین طائر سا
میرے دل کو پھنسا دیا کس نے

چرخ پر مصطفیٰؐ کو بلوا کر
عرش و کرسی دکھا دیا کس نے

جابجا ہمکو یاد قرآن مین
حق و باطل جتا دیا کس نے

لن ترانی کا حکم موسیٰؑ کو
ہمصفیرو سنا دیا کس نے

سارے دینون سے دینِ احمدؐ کا
جاہ و رتبہ بڑھا دیا کس نے

لیلیِ زلفِ سرورِ دین کا
مجھکو مجنون بنا دیا کس نے

بادۂ عشق سے زلیخاؑ کو
مستِ یوسفؑ بنا دیا کس نے

بحرِ مواج سے سفینۂ نوحؑ
پار ایدل لگا دیا کس نے

سرمۂ عشق سرورِ عالم
چشمِ دل مین لگا دیا کس نے

نعت کا تیرے دل مین ای احسن
شوق ایسا بڑھا دیا کس نے

مدینہ مجھے اب دکھا دیجیے
میرا بختِ خفتہ جگا دیجیے

مجھے مست و بیخود بنا دیجیے
شراب محبت پلا دیجیے

مریضِ جدائی ہین ہون آپ کا
شفا دیجیے اب شفا دیجیے

گرفتار محشر مین جب ہونگے ہم
ہمین یا نبیؐ تب چھڑا دیجیے

لکھون اور تا حال معراج کا
مجھے اور فکرِ رسا دیجیے

مسیحِ زمان آپ ہین بیگمان
مرے مردہ دلکو جلا دیجیے

مرے دل سے یہ داغ رنجِ فراق
برائے خدا اب مٹا دیجیے

نسیمِ تلطف سے یا شاہِ دین
مرا غنچۂ دل کھلا دیجیے

یہ ہے آرزو یا محمدؐ مجھے
مزارِ مبارک دکھا دیجیے

تپِ ہجر سے مین تو مدہوش ہون
مجھے زلف مشکین سنگھا دیجیے

شبِ ہجر کو روز روشن کرو
ذرہ رخ سے گیسو ہٹا دیجیے

زمینِ مدینہ پہ آئے اجل
پئے قبر تھوڑی سی جا دیجیے

جو ویران ہے احسن کا دل یا نبیؐ
محبت سے اپنے بسا دیجیے

یا نبیؐ آپ کا وہ قامت ہے
جس سے شمشاد کو ندامت ہے

انبیا بلکہ مرسلون پر بھی
یا نبیؐ آپ کو شرافت ہے

مین تمھارا مریضِ فرقت ہون
تمکو لازم میری عیادت ہے

جو ہے شیرینی انکے باتون مین
قند مین وہ کہان حلاوت ہے

واعظو جب شفیع حضرت ہین
مجھکو کیا دہشتِ قیامت ہے

آپ کے چہرۂ منور سے
مہ و خورشید کو ندامت ہے

نازکی جو ترے کمر مین ہے
رگِ گل مین وہ کب نزاکت ہے

کب وہ سحبان مین فصاحت تھی
سرورِ دین مین جو فصاحت ہے

کف پائے حبیبِ خالق سے
یدِ بیضا کو کیا شباہت ہے

ناک تیری کلی ہے شبّو کی / کیا نزاکت ہے کیا صباحت ہے
نفس میرا ہے موجدِ عصیان / لب تر موجدِ شفاعت ہے
انبیا سب ہین صورت سبزہ / تو گل گلشنِ رسالت ہے
آپ کا رنج ہجر سہنے کی / کسکو ہمت ہے کسکو طاقت ہے
مژدہ وصل مصطفےٰ سنکر / دل غمناک کو بشاشت ہے

روضۂ پاک کی زیارت کا
شوق احسن کو بے نہایت ہے

نعتِ احمدؐ جہان بیان ہووے / رحمتِ حق وہان عیان ہووے
ہجر احمدؐ کا گر بیان ہووے / اپنی مجلس مین اک فغان ہووے
اسکی توقیر کیا بیان ہووے / جسکا جبرئیلؑ پاسبان ہووے
کوے احمدؐ مین گر مکان ہووے / دلِ مغموم شادمان ہووے
جو حبیبِ خدا کا عاشق ہے / اسکا فردوس مین مکان ہووے
مہ دین کا ہو عشق جس دل مین / چاک وہ صورت کتان ہووے
در پہ تیرے جو آئے یہ بندہ / یا نبیؐ سنگ آستان ہووے
نام شیرین جنابِ احمدؐ کا / نزع مین لب پہ شہد سان ہووے
بلبلِ دل کی ہے یہی خواہش / باغ یثرب مین آشیان ہووے
گر لکھون وصف انکے دندان کا / میرا ہر شعر درفشان ہووے

لکھ تو احسن نبیؐ کی مدح وثنا
تا ترا نام مدح خوان ہووے

کیا خوب ترا عارض و قد صلّ علیٰ ہے / شیدا جو عنادل ہین تو قمری بھی فدا ہے
شیدائے مسیحای زبان دل جو ہوا ہے / تو فتنۂ دجّال سے دھڑکا اُسے کیا ہے

۱۱ / سامان

سامانِ طرب اسکو کہین ہم تو بجا ہے
یادِ شہِ لولاک مین جینے کا مزا ہے

واللہ میری داد کا دن روز جزا ہے
دامن ہے ترا اور شہِ دین ہاتھ مرا ہے

جب خنجرِ ابرو کا ترے وصف لکھا ہے
سینہ میرے جامہ کا وہین چاک ہوا ہے

گیسوئے سیہ کی تیرے تعریف لکھون کیا
وہ رحمتِ اللہ کے بارش کی گھٹا ہے

کہتے ہین سخن دیکھکے میرا عرفا سب
بیشک یہ کوئی عاشقِ محبوبِ خدا ہے

بیمارِ جدائی محمد ہون طبیبو
معجون وصال آپ کا بس میری دوا ہے

میرے دلِ مضطر کا ہی رخ سوے محمدؐ
گویا ہین یہ زار کہ یہی قبلہ نما ہے

سیبِ زنخِ شہ کو جو دیکھین تو کہین ہم
کیسا یہ ثمر سروِ روان تجھپہ لگا ہے

کیون دیدۂ حساد مین کھٹکیگا نہ احسن
فرقت مین ترے سوکھکے کانٹا سا ہوا ہے

مونس ہے کم نہ رتبہ مین عاشق حضور کے
مغشی ہین (یعنے غش خواہند) وہ بھی نورِ خدا کے ہی نور کے

یارب طفیل شافعِ روزِ نشور کے
ارمان بر آئین میرے دلِ ناصبور کے

باغ جہان کے پھول ہمین کیون پسند آئین
گلچین ہین ہم تو گلشنِ نعتِ حضور کے

کیون ہون نہ مستحق صلۂ مغفرت کے ہم
مداح ویسے ہین جو حبیبِ غفور کے

کیا غم ہمین ہے جبکہ ہمارا ہے تو شفیع
گو مرتکب ازل سے ہین فسق و فجور کے

دل ہے میرا تجلی گہ نور کبریا
موسیٰ بیان نہ کیجئے اوصاف طور کے

ابرِ شفاعت آپ کا برسیگا جسگھڑی
انگارے سرد ہونگے خدا کے تنور کے

ای آفتابِ دین ہون ترا جب سے مدح خوان
واقف ہین لوگ مجھسے قریب اور دور کے

دنیا ہی باغ خلد ہوئی جیتے جی ہمین
عاشق ہوئے ہین جب سے کہ اُس رشکِ حور کے

سننے کو شوق سے یہ مرا نعتیہ کلام
آتے ہین لوگ شام و سحر دور دور کے

تعداد کیا ہو احسنِ کمتر سے یا نبیؐ

بجد و بے شمار ہین عاشق حضور کے

نظر جب ناخدائے دو جہان کی بے ترحم کی
تو کیا وحشت ہو پھر کشتی امت کو تلاطم کی
ملے گی داد کب مجھکو میرے آہ و تظلم کی
بہت عاجز ہون فرقت سے نظر کیجے ترحم کی
یونہی محو نظارہ ترا ہے برق خندان ہون
شباہت دلکو یاد آتی ہے حضرتؐ کے تبسم کی
ہزارون مردے جی اٹھینگے کلمہ پڑھتے مرقد سے
لب جان بخش حضرتؐ سے صدا نکلیگی گر قم کی
ترانو پر نہ اترائینگے اپنے طائر جنت
سنینگے جب صدا زاغ مدینہ کے ترنم کی
جہان مین کون ہے کہئے سوائے سرورؐ عالم
نہین حاجت ہوئی طفلی مین بھی جسکو تعلم کی
مئے عشق نبیؐ سے پر ہمارا دل ازل سے ہے
ہے رندان حقیقی پر عیان توقیر اس خم کی
کیا یہ ناتوان فرقت نے تیرے مجھکو یا احمدؐ
کہ فرط ضعف سے طاقت نہین مجھکو تکلم کی
جنون عشق احمدؐ نے کیا آزاد احسن کو
مبارک فکر ہو زاہد تجھے غسل و تیمم کی

زہے طالع اگر اب بھی شہ ابرار آجائے
لبون پر جان ہے یارب احمدؐ مختار آجائے
مسیحائے عرب سے کہہ صبا تشریف لائین خود
نہین جنبش کی ہے طاقت تو کیا بیمار آجائے
اگر دعوی درخشانی کا ہے شمس و قمر کو تو
مقابل تیرے رخ کے یا شہؐ ابرار آجائے
تیرے روضے کے جالی کو مین ایسا شوق سے لپٹون
نظر کا تجز و مہر سب کو جسم زار آجائے
و ر مقصد سے دامن یا نبیؐ عاشق بھرینگے سب
جو بخشش پہ تمہارا قلزم زخار آجائے
نظارہ کب مجھے محراب کعبہ کا میسر ہے
نظر کب مصطفیؐ کا ابروئے خمدار آجائے
دل غمگین مین ڈھونڈیسے نشان غم کا نپائینگے
مدینہ سے اگر وہ خواب مین غمخوار آجائے
خلائق کو بنادے مثل موسیٰ طور دنیا مین
جو چمکاتا ہوا وہ جلوۂ رخسار آجائے
نبیؐ کے ہجر مین آنکھین مری وہ اشک ریزان ہین
خجل ہو سامنے گر ابر دریا بار آجائے
اگر ہو چشم مست پاک کا ایما سوئے عاشق
تو جھکتا جھومتا مستانہ وہ سرشار آجائے

زبانِ بلبلانِ نعت پر نغمے ہین اس گل کے
نہ کیون کر وجد مین احسن سرِ گلزار آجائے

واعظو دیکھے بہت ایسے ڈرانے والے
ہین نبی امتِ عاصی کے چھڑانے والے

آج بلبل کا جگر ہم ہین جلانے والے
گلِ رخ کی ترے مدحت ہین سنانیوالے

ٹکڑے ٹکڑے سمِ فرقت سے جگر میرا ہے
ہین کہان چاند کے وو ٹکڑے بنانیوالے

تیغ ابرو کی صفت آج سنا کر ہم تو
منکرِ شاہ کا ہین خون بہانے والے

مر ہی جائینگے نہ اس سال بلاؤ گے اگر
ہم نہین بارِ فراق اب تو اٹھانیوالے

یا نبی آئے اجل میری درِ اقدس پہ
آپ ہی نزع مین ہون کلمہ پڑھانیوالے

دین میری نعش کو غسل آپکے خدامِ حرم
ہون جنازہ میرا زوار اٹھانیوالے

غل مچائینگے یہی روزِ قیامت عاصی
ہین کہان نارِ جہنم سے بچانے والے

یدِ بیضا ترے نورِ کفِ پا کو کہتے
ہین کہان موسئ عمران کے زمانے والے

تشنگی سے ہین پڑی حلق مین میرے کانٹے
رحم کر شربتِ دیدار پلانے والے

ہو گی کافور شبِ ہجر کی ظلمت اے دل
آج گیسو ہین نبی رخ سے اٹھانے والے

نصِ قرآن سے ہے ثابت کہ ہین اہلِ جنت
رخ مصلّٰی ترے جانب کو پھرانے والے

مردہ عشقِ شہنشاہ رسالت ہم ہین
تم سے جینے کے نہین قم سے جلانیوالے

آتشِ عشق میری اور بھڑک اٹھتی ہے
وصف کرتے ہین مدینہ سے جو آنیوالے

جائیے جائیے عیسیٰ کہ وہ آنے کو ہین
تم بڑے آئے میری لاش جلانیوالے

عاشقانِ قدِ محبوب الٰہی اے دل
ہجر مین آج قیامت ہین اٹھانیوالے

سرا ہیئے عمرہ بس نمبر ۱۱۵ دخم

عشقِ احمد مین عجب لطف و مزہ احسن ہے
دل کسی سے نہین ہم اب تو لگانے والے

یا نبی آپ چا تو قامت ہے
جاتی شمشاد لا ندامت ہے

آپ چا روضہ چا زیارت چا
یا نبیؐ شوق بے نہایت ھے

کون حضرت چا بعد زھیلا نبیؐ
ختم حضرت وري نبوّت ھے

بیگمان جنّتی کربل اُملا
ذکر تچا عجب عبادت ھے

جان و دلشی فدا مین تمو ھین
ایشی تمچی منان محبت ھے

خوف کُنینا ئین ھے گناہ شی منان
تچا ھاتن زوان شفاعت ھے

ایسا کمزور زھیلون فُرقت شی
کہ اُٹھاچی بھی نا ئین طاقت ھے

آپچا چھرے شی نبیؐ صاحب
چاند لانا ئین کین شباھت ھے

زائل تو جنتین ای **احسن**
جالا ایلیا نبیؐ چی الفت ھے

تو شاہِ ملکِ عرفانی محیؐ الدین جیلانی
تو تاجِ فرقِ دورانی محیؐ الدین جیلانی

مثالِ مار پیچانم سیہ بخت و پریشانم
بہجرِ زلفت ای جانم محیؐ الدّین جیلانی

بایماے تو ای جانی شدہ ابدال نصرانی
تو ئی واصل بر حمانی محیؐ الدّین جیلانی

بہجرت گشتم آوارہ تنم اینجا دلم آنجا
بخوان تا کوچہ والا محیؐ الدّین جیلانی

برنگِ بلبلِ نالان بہجرِ تو منم گریان
مرا بنما تو آن بستان محیؐ الدّین جیلانی

بہر دم من بعشقِ تو بیاؤ قم باذنی گو
ترحّم بر منِ بدخو محیؐ الدّین جیلانی

چون زالی کشتی مارا زگردابِ بلا شاہا
برون آور پی مولا محیؐ الدّین جیلانی

کجا یم من کجا جیلان کجا بلبل کجا بستان
ترحّم بر منِ حیران محیؐ الدّین جیلانی

تو ئی بمثیل در خوبی تراز یباست محبوبی
تو ئی جانِ خوش اسلوبی محیؐ الدین جیلانی

کرامت از تو پیدا شد ولایت از تو افشا شد
عیان فضلِ تو ہر جا شد محیؐ الدّین جیلانی

چہ توصیفت کند احسن کرامات ز خور روشن
فدا بر تست جان و تن محیؐ الدّین جیلانی

حضرتؐ چا جدائی لا منان چین کوان ھے
پس رات اي بیتابی اي بیچینی منان ھے

همتؐ منان حضرتؐ چا شفاعت جي وان ھے
دوزخ شي برا خوف منان کاي توان ھے

جو حسن نبیؐ صاب لا اللهُ نی د لآ
تو حضرت یوسف چا بهي حصّہ لا کوان ھے

دیدار جي یوسف چا زلیخا هوتي عاشق
حضرت چا تے دیدار جي مشتاق جهان ھے

دُنیان کونا لا بهي تشبیل ایشي محبّت
زیشي که محمدؐ جي محبت اِی منان ھے

دیکهالے مراتب اِي بزرگي اي شرافت
تعریف محمدؐ جي قرانان بیان ھے

تکلیف جدائي جي بیان کاي کرون مین
واقف ما جا احوال شي اللهُ میان ھے

حضرتؐ جي مین تعریف کون روز دِلا تي
زون تك که هین جیتا الي ٹونڈ لا زبان ھے

مالا جي اي احسن هي برا کاي حقیقت
قربان محمدؐ وری مازا دل جان هي

آج ہے مولودِ حضرت کیا مبارک رات ہے
کچھ عجب ہے وہ پہ فرحت کیا مبارک رات ہے

احمدِؐ مختار کے اوصاف ہوتے ہین بیان
کیون نہ پھر نازل ہو رحمت کیا مبارک رات ہے

قدسیانِ عرش بھی آتے ہین سننے کے لئے
مدحت و توصیف حضرتؐ کیا مبارک رات ہے

وصفِ رنگِ عارضِ حضرتؐ کا ہوتا ہے بیان
ہے یہ مجلس باغِ جنت کیا مبارک رات ہے

قدر کی شب سے فزونتر ہے قدر اس رات کی
ہوتی ہے حضرتؐ کی مدحت کیا مبارک رات ہے

خواب مین گر آئین حضرتؐ تو یہ کہتا مین انھون
واہ قسمت واہ قسمت کیا مبارک رات ہے

سُنکے نامِ مصطفٰےؐ پڑھیے درود اے مومنو
دیکھیے کیجے نہ غفلت کیا مبارک رات ہے

میرا رہنا ہوگا جس شب آپکے کوچہ مین تب
لب پہ ہر دم ہوگا حضرتؐ کیا مبارک رات ہے

مصحفِ روئے نبیؐ کے مدح خوان ہین شام سے
کر رہے ہین سب تلاوت کیا مبارک رات ہے

آئی ہے روحِ محمدؐ محفلِ میلاد مین
کہئے با شوقِ محبت کیا مبارک رات ہے

وصفِ احمدؐ سنکے احسن دل میرا شادان ہوا

ہوگئی کافور کلفت کیا مبارک رات ہے

گلِ باغِ مقصد کھلایا خدا نے
ثنا گو رہے احمدؐ بنایا خدا نے

محمدؐ کا رتبہ بڑھایا خدا نے
سرِ عرش اونکو بلایا خدا نے

مئے عشقِ احمدؐ پلایا خدا نے
مجھے مست اُنکا بنایا خدا نے

نہ ہے بخت اونکا نہ ہے قسمت اُنکی
محمدؐ سے جنکو ملایا خدا نے

نبیؐ رحمۃ العالمین عاصیوں ہے
یہ قرآن مین مژدہ سنایا خدا نے

محبت سے شمعِ رخِ مصطفیٰؐ کے
میرے دل کو روشن بنایا خدا نے

محبت سے یا مصطفیٰؐ آپ ہی کے
میرا خانۂ دل لبایا خدا نے

مگس کسطرح کیون نہ جویا ہو عالم
سخن میرا شیرین بنایا خدا نے

نسیمِ محبت سے حضرتؐ کے یارو
میرا غنچۂ دل کھلایا خدا نے

نظر سے اگر ہے میرے خوبانِ عالم
ترا جب سے عاشق بنایا خدا نے

محمدؐ کے نورِ مبارک سے احسن
دو عالم کو روشن بنایا خدا نے

جدائیِ محمدؐ مین عجب حالت ہماری ہے
جو شب کو آہ و زاری ہو تو دن کو بیقراری ہے

جو یثرب سے یہان آنیکو اُس گل کی سواری ہو
نہایت آج اتراتے ہوئے بادِ بہاری ہے

لبوں پر آکے جان ٹھہری ہو وقتِ دم شماری ہو
مگر میری زبان پر شکر ہے ذکر اُسکا جاری ہے

تصور ہے مجھے دندانِ تابانِ محمدؐ کا
نہیں بیوجہ اے دل یہ میری اختر شماری ہے

شبِ معراج حورون نے کہا یہ دیکھکر شہؐ کو
عجب تصویر بھولی ہے عجب صورت پیاری ہے

تصور خواب مین تیرا مجھے ہر شب کو رہتا ہے
مجھے ہر روز یا احمدؐ تیری ہی انتظاری ہے

جدا سب سے جدا سب سے جنابِ احمدِؐ مرسل
تمھارے جان نثارو ہمین ہماری جان نثاری ہے

کھڑے یونہی نہین ہین محفلِ میلاد مین ہم سب
کہ اب روحِ رسولِؐ پاک کی آتی سواری ہے

ہوئی کیوں روشنی ہو محفل میلاد میں اے دل
یہ کسکے آمد روح مقدس کی تیاری ہے

بیان کیا کیا کروں میں آفتیں تیرے جدائی کی
الم ہے رنج ہے زاری ہے غم ہے بیقراری ہے

ہوں محسوس فرط لاغری ہجر احمد سے
مجھے کیا کام اس سے ہو کہ کب بردم شماری ہے

نہیں محتاج دنیا کے ہیں محتاجان آنحضرت
گدایان نبی کو کب خیال مالداری ہے

مطلع

ہمیں یا مصطفےٰ فرقت تمہاری خون رلاتی ہے
بجائے اشک آنکھوں سے ہمارے خون جاری ہے

سنگھا دے نکہت یارب مجھے اس زلف مشکیں کا
غشی مجھپر فراق سرور عالم میں طاری ہے

ثناگوئی احمد میں ہے نفع دوجہان احسن
یہ توشہ حشر کا ہے یہ جہان کی یادگاری ہے

سراپائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

طبع کہتی ہے سراپائے پیمبر لکھو
فرق سے تا بکف پائے منور لکھو

پہلے اوصاف قد رشک صنوبر لکھو
پھر بہ تفصیل سراپائے مطہر لکھو

وصف قامت کو رقم شاخ صنوبر سے کرو
بلکہ طوبائے بہشتی کی رقم سر سے کرو

قامت سرور عالم کے لکھوں گر اوصاف
سرو شمشاد کے اوصاف ہوں سب لاف وگزاف

منصفو کیجے ذرہ اپنے دلوں میں انصاف
سرو سے دیتے ہیں تشبیہ بہت ہے یہ خلاف

سرو کیا شے ہے مقابل میں قد حضرت کے
حق تو یہ ہے کہ وہ قابل ہی نہیں نسبت کے

زلف مشکین محمد ہے سحاب رحمت
کیوں نہ مشتاق دل وجان سے ہو اسکی امت

ہے میرے دلکو بہت دید کی اسکے حسرت
گر نظر آئے تو حاصل مجھے ہوگی فرحت

دل پر داغ میرا دیکھکے شادان ہوگا

مثلِ طاؤسِ جناں شوق سے رقصاں ہوگا

جب ہوا عشقِ جبینِ شہِ والا مجھکو
شرفِ اول سے دیا اورِ و بالا مجھکو

نورِ اللہ نے ظلمت سے نکالا مجھکو
نظر آتا ہے وہ عالم میں اوجالا مجھکو

آئینہ ہے قدِ آدم کہ دہرا ہے آگے
نقشۂ لوحِ تجلیِ خدا ہے آگے

تیغِ ابروے محمدؐ پہ جو دل آیا ہے
یہ اسی تیغ نے جوہر ہمیں دکھلایا ہے

سر کٹانا بھی مجھے شمشیر سے بس بھایا ہے
کتنے کفار کو اسلام پہ بھی لایا ہے

اسکے تہدید سے کفار مسلمان ہوئے
کتنے بے دین بخدا صاحبِ ایمان ہوئے

سینہ عشقِ مژۂ پاک میں غربال ہوا
ہجرِ مژگان سے مجھے آفتِ جنجال ہوا

ابتدا ہی میں خدایا یہ مرا حال ہوا
داغ کا دل مرا اندوہ کا حمال ہوا

نوکِ مژگانِ شہِ والا کے ہیں نوکِ سوزن
دلِ عشاق میں کرتی ہیں یہ لاکھوں روزن

نرگسِ چشمِ محمدؐ کی سنی جب مدحت
مجھے کیا گلشنِ رخسارِ نبیؐ کی ہو صفت

آہوے دشت ہوئی دشت نشینِ خجلت
اسکی توصیف میں ہے میری زبان بے طاقت

غیرتِ گلشنِ فردوس ہیں رخسارِ نبیؐ
چار فصلوں میں بہار دینہ ہے گلزارِ نبیؐ

وصف کیا بینیِ احمدؐ کا لکھے گا آدم
کان ہیں کانِ جواہر سے بھی بہتر ہمدم

یدِ قدرت نے وہ کھینچا ہے الف ایک قلم
میں یہ دیتا ہوں دلیل آپ کو اسکی محکم

مسمعِ قولِ خدا کانِ پیمبرؐ ہے سنو
معدنِ ذاتِ حجر کانِ جواہر ہے سنو

گر لکھوں وصفِ لبِ لعلِ رسولؐ عربی
رشک در ہائے عدن گوہرِ دندانِ نبیؐ
آتشِ رشک سے جلجائے عقیقِ یمنی
بلکہ ہیں رشک وہ انجمِ افلاک سبھی
نہیں انجم میں چمک جو ہے درِ دندان میں
مدح اُنکی جو کرے تاب نہیں انسان میں

جب سنی سیب زنخدان نبیؐ کی مدحت
نہ اسکے ویسی ہے خوشبو نہ تو ویسی رنگت
سیب کی سرخ ندامت سے ہوئی تب صورت
رنگ و بو میں ہے اسے اُس سے کہو کیا نسبت
وصف اس سیب زنخدان کا نہو ہمسے ادا
سیب کیا شے ہے کریں اسکو جو ہمسر اُسکا

مصحفِ رخ کو ہوئی ریش سے دونی زینت
وصفِ گردن جو کروں اور ہی ہوگی زینت
دونی جدول سے کتابوں کی ہے جیسی زینت
رحل گردن سے ہوئی دیکھو یہہ کیسی زینت
شمع کافور ہے یا سروِ دیں کی گردن
یاد میں جسکے ہمیشہ ہے میرا تر دامن

شانے ہیں شانِ خدا نور کے قبے دونوں
جسنے دیکھے ہوں محمدؐ کے وہ شانے دونوں
نور میں شمس و قمر سے بھی ہیں بڑھکے دونوں
بھولے شمس و قمر اُسنے نہ دیکھے دونوں
اصل دیکھا ہو اوسے نقل کی حاجت کیا ہے
روضہ دیکھا ہوئے سے نقشہ کی چاہت کیا ہے

شاخِ بلور کی ہیں ساعد و بازوئے نبیؐ
سینۂ پاک وہ ہے مخزنِ حکمِ ربی
سایہ پڑتا ہی نہیں انکی صفت ہے ایسی
امتی آپکے جس سے ہوئے لاکھوں ہیں غنی
یہ وہ معدن ہے کہ لاکھوں کو غنی اسنے کیا
اسنے گنجینۂ عرفان خدا سبکو دیا

اب کفِ دست محمدؐ کی سنو مدح و ثنا
غیرتِ ماہِ جہانتاب کہیں ہم تو بجا

ید حضرت کی ثنا جسنے سنی کہنے لگا — دست احمدؐ کے نہ جلیسا ید بیضا بھی تھا

رشکِ مہ ہین جو کفِ دست تو ناخن ہین ہلال
اُنگلیان انکی کرن دیکھو یہ ہے اور کمال

صفحۂ چرخ سے بھی صفحۂ پُشت حضرت — لاکھہ درجہ بخدا بڑھکے ہے رکھتا زینت
اسکے رنگت کی طرح اُسکی کہان ہے رنگت — مہر کو مہرِ نبوت سے نہین کچھہ نسبت

بال ہین پیٹھہ پہ اشعار نظیر اے ہمدم
درمیان ٹیڑھ مفصل ہے لکیر اے ہمدم

مو میانِ محمدؐ کی ہو کیا مدح بیان — ہر سرِ مو بھی اگر اسکی ثنا مین ہو زبان
ثانی معدوم ہے مثانہ کہین اُسکا نشان — ڈھونڈھتے ملک عدم کو گئے لاکھون جویان

پر نہ ثانی کمرِ سرورِ دین کا پایا
بال موٹا ہے اگر بال کسی نے لکھا

شکم صاف وہ ہے بحرِ لطافت ایدل — ہے بھنور ناف شکم سیل نزاکت ایدل
حق پہ اظہار ہے سب خوبی عورت ایدل — تجھکو معلوم نہین اُسکی حقیقت ایدل

اُسکی توصیف سے رکھ بند زبان بہرِ خدا
گر کم و بیش ہو تو مفت ملے تجھکو سزا

ساق ابیض کی بیان کیسی صباحت ہوگی — شمع کافور گلے اسکی جو مدحت ہوگی
رونق افزا یہ جہان شمع ہدایت ہوگی — شمع برقی کی وہان کچھ نہین حاجت ہوگی

شمع برقی تو ہے کیا ماہ سے انور ہے ساق
مہ سے کیا روشنی مین خور سے بھی بڑھکر ہے ساق

پرتوِ خور سے قمر یار دہے جلیسا روشن — اُس کفِ پا سے ہو ویسا ید بیضا روشن
کفِ پائے شہِ دین ساکوئی چہرا روشن — ہمنے کیا چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھا روشن

کفِ پا سے یدِ بیضا کو نہین کچھ نسبت
مہر سے ماہِ مجلّی کو نہین کچھ نسبت

الف اللہ کا ہے سرورِ دین کا قامت — ایسا سیدھا ہو کہ ہو سرو کو اس کو غیرت
ہمسر اُس قامت بالا کی ہو کسکی طاقت — سرو شمشاد و صنوبر کو نہین کچھہ نسبت

مین نے جب قصد کیا لکھون درازی اسکی
پایۂ عرش معظم سے میری فکر لڑی

جان نثار آپ کا ہے احسنِ کمتر حضرت — جلد دکھلاؤ اسے چہرۂ انور حضرت
یاد عارض وہ کیا کرتا ہے دن بھر حضرت — شام کو تذکرۂ زلف معنبر حضرت

الغرض شام و سحر آپکی ہے یاد اسے
آپ دیدار مبارک سے کرین شاد اسے

مخمس

روز محشر چو شفاعت کند آن فخر نبی — عالمے را بود این زمزمۂ زیر لبی
مرحبا شافعِ امت شہ عالی نسبی — مرحبا سید مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مدح و خوبی رخ پاک تو انشا چہ کنم — آئینہ دید جمالِ تو چو ای شاہ امم
گفت از روی تحیّر بخدا خوردہ قسم — من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

چون درختِ رطب سوختہ ببیند انام — ایستادہ است تر و تازہ و شاداب دوام
می سرایند ہمین زمزمہ از شوق تمام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

بسکه مفهوم همین گشت ز لولاک لما
هم بوجهِ تو شده آدمؑ و حواؑ پیدا
بطفیلِ تو شده ارض و سما ای آقا
نسبتی نیست بذاتِ تو نبی آدمؑ را

برتر از عالم و آدمؑ تو چه عالی نسبی

زهی فکرت زهی هوشت زهی عقل و ادراک
لامکان گشت مکان بهرِ تو شاهِ لولاک
نشده هیچ نبیؑ مثلِ تو چست و چالاک
شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبیؑ

مدح و تعریف سگت ای شهِ والا چه کنم
زین سبب عذر کنان صبح و مسا میگویم
که نه من نیز مثالِ او بزرگی دارم
نسبتِ خوب بسگت کردم و بس منفعلم

زانکه نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

جان لبانیم ز گرمیِ فراقت هیهات
کاش زین مهلکه یابیم خلاصی و نجات
عنقریب است که میریم شهِ نیک صفات
باهمه تشنه لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

رفت عمرم همه در جرم و سیه کاری و شر
بدرت آمده ام بسکه ز حالِ ابتر
عملی خیر نه گشته ز من ای فخرِ بشر
چشمِ رحمت بگشا سوئی من انداز نظر

ای قریشی لقب و هاشمی و مطلبی

چه کنم وصف تو تحریر من ای شاهِ حجاز
آن اولوالعزم شهنشاهی تو ای بنده نواز
بجهان گشت نه مثلِ تو کسی ذی اعزاز
بدرِ فیض تو استاده بصد عجز و نیاز

زنگی و طوسی و رومی یمنی و حلبی

ای شهِ حشر ز ما نیکیِ افعال مپرس
مشکلها ئیم ببین کیفیتِ حال مپرس
مایهٔ خیر مجو خوبیِ اقوال مپرس
عاصیانیم ز ما نیکیِ اعمال مپرس

سوی ما رو ی شفاعت بکن از بی سببی

گشت حاصل بفراقِ تو مرا رنج دلی — مرضِ یاس فزود است بر آن بیتابی
شعر قدسی است ہمین بر لب احسن جاری — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمده سوئی تو احسن پی درمان طلبی

مسدس

آفتابِ فلکِ کشورِ عرفان مددے — ذرۂ ام بہدایت پیٔ یزدان مددے
من ضعیفم بمن ای شاہِ شجیعان مددے — مورِ مستم بمن ای فخرِ سلیمان مددے

غوث اعظم بمنِ بی سر و سامان مددی
قبلۂ دین مددی کعبۂ ایمان مددی

آئینہ وار تیرے ہجر میں حیران میں ہون — اور زلفون کی طرح تیرے پریشان میں ہون
صورتِ شانہ جگر خستہ و عریان میں ہون — عاشقِ زار ترا بے سر و سامان میں ہون

غوث اعظم بمنِ بی سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددی کعبۂ ایمان مددے

دلپہ میں تیر غمِ ہجر کے کھاؤن کب تک — ہدفِ تیر بلا اسکو بناؤن کب تک
صدمے فرقت کے میں یا غوث اٹھاؤن کبتک — لب پہ فریاد یہ ہر بار میں لاؤن کب تک

غوث اعظم بمنِ بی سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددی کعبۂ ایمان مددے

دلپہ آفت تیری فرقت نے یہ ڈھائی یا غوث — کی غم و رنج کے لشکر نے چڑھائی یا غوث
ہار جانے کی میری باری ہو آئی یا غوث — جان سے کھوئیگی تری مجھکو جدائی یا غوث

غوث اعظم بمنِ بے سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

کوچۂ پاک میں تیرے ہو مقامِ احسن
کاش بر آئے کبھی مقصد و کامِ احسن

ہے یہی حسرت و ارمان تمامِ احسن
ما سوا اسکے نہیں اور کلامِ احسن

غوثِ اعظم بمنِ بی سر و سامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

غزلیکه مصنف در وی اصلی حالات خود اظهار نموده

چه می پرسی تو ای همدم که من اخلاق چون دارم
جفاکارم گنهگارم سیه کارم خطا دارم

کسی چون دشمنم داند ز اعدائیم من انگارم
کسی چون دوستم دارد منم چندان دوستش دارم

نمی آید ز یاران مشورت کردن گهی عارم
نه ظاهر میکنم بر هر کسی زنهار اسرارم

من از روز ازل از مشرک و بدکار بیزارم
پر دگر بر سرِ عرشِ برین ابلیس انگارم

ز من با هر کسی دلبستگی هرگز روا دارم
مگر چون با کسی شد تا بود ممکن نگهدارم

ز من محظوظ احبابم گریزان از من اعدایم
پیِ احباب تریاقم بحقِ دشمنان مارم

گزندم چون رساند کس میان بندم برائیکش
مگر چون معذرت خواهد بدل معذور میدارم

چو با من میکند احسان کسی من منتظر باشم
که آید کی چنین روزی که من حقش بجا آرم

بدشمن من چنان باشم که با من دشمنم باشد
بیازارد بیازارم نیازارد نیازارم

یکی از [illegible] و دیگر از اہلِ کبائر من
سر و کاری نمیدارم سر و کاری نمیدارم

چون بیگا[illegible] خواهد من او را خویش میدانم
اگر خویشم نمی پرسد من او را غیر انگارم

نه من با اجنبی سبقت کنم در هم کلامیها
مگر چون احتیاج افتد ز دادارم روا دارم

ز تعلیم و تعلم نیست محرومم مرا چیزی
شوی واقف ز حالِ من اگر بینی تو اشعارم

به نثر و نظم اکثر من نویسم پندهای خوش
لبا نعتیه و عشقیه هم اشعار میدارم

نگردم خشمگین از کس مگر چون مصلحت بینم
عنانِ لطف و نرمی را ز دستِ خویش نگذارم